

۱۷۰۱۰۴



# کیا رسول شریف

ملک محمد اشرف نقشبندی القادری

لاہور

توحید پارک  
امامیہ کالونی - شاہدرہ

شہباز پبلشرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَاحْفَوفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا کُفْرٌ یَّجْرُؤُنَّ  
اللّٰهُ کے ولی بے غم اور بے خوف ہوتے ہیں (القرآن)

حقیقت

کیا رہیں شریف

از قلم اویب سخن رئیس العلم ممتاز الشعراء ملک محمد اشرف نقوی قادری  
ساکن کراچی گجرات ڈاکخانہ سید کسراں تحصیل گوہر خان ضلع راولپنڈی

منگوانے کا پتہ

شمع بکاشی  
الکریم مارکیٹ  
اردو بازار لاہور

جبلہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

98395

نام کتاب : حقیقت گیارہویں شریف  
مصنف : خلیفہ ملک محمد اشرف نقشبندی  
نظر ثانی : الحاج قاری عبدالحفیظ چشتی  
ناشر : صابر حسین  
اشاعت : ۱۹۹۹ء  
تعداد : ایک ہزار  
قیمت : روپے

نیکی ایڈیشن

اسٹاکسٹ

شمع ایک ایجنسی اولپک  
پنلازہ

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

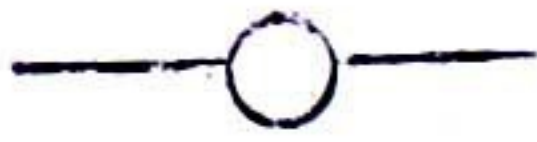
# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۵	غوث الثقلین پیرانِ پیر	۶	دیباچہ
۷۳	گیارہویں شریف کے نام موسوم کیوں؟	۱۱	حرفِ اول
۷۹	مقامِ عبرت	۱۲	نذر
۸۳	اہل سنت کے دلائل	۱۵	انتساب
۱۰۱	لطیفہ	۱۶	حسب الارشاد
۱۰۲	اکابرین کا فیصلہ	۲۱	تقریظ
۱۲۳	ثبوت گیارہویں شریف	۳۶	اظہارِ تشکر
۱۳۳	وسیلہ کے ثبوت میں	۳۹	فرمانِ الہی
۱۴۲	احادیث	۴۰	فرمانِ رسولؐ
۱۵۴	عقلی دلائل	۴۰	مسئلہ گیارہویں شریف
۱۶۲	وسیلہ اولیاء اللہ پر اعتراضات	۴۵	بدعت کی قسمیں
۱۶۲	اور جوابات	۵۰	اقوال اسلاف
۱۷۳	بزرگانِ دین کے اقوال	۵۸	گیارہویں شریف کی ابتداء
۱۷۹	اقوال مخالفین	۶۴	گیارہویں شریف کی حقیقت
۱۸۲	عاشقانِ غوثِ پاک کے نام	۶۵	کیا ہے۔
۱۹۵	تیجہ، ساتہ، گیارہویں، چہلم، عرس	۶۵	گیارہویں شریف
۱۹۵	یا برسی کرنا	۶۵	التحقیق الاخر فی عرس یا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۳	درود شریف ابراہیمی	۱۹۶	آداب فاتحہ
۳۲۰	وظائف نماز پنجگانہ	۱۹۷	طریقہ فاتحہ
۳۲۱	ختم شریف خواجگان		دن دسواں تے رات گیارہویں سی
۳۲۲	جموعہ کے دن کثرت درود شریف	۲۰۱	فاتحہ کے دلائل و فضائل
۳۲۶	افضل الذکر لا الہ الا اللہ	۲۱۳	استاد قصیدہ غوثیہ
۳۲۷	سایہ غوث الاعظم کا	۲۲۳	قصیدہ غوثیہ مترجم
۳۳۰	التجاء	۲۳۳	مناظرہ گیارہویں شریف
۳۳۳	مناقب شریف	۲۴۲	اشعار سیف الملوک شان اولیاء
۲۲۲	قصیدہ وطیبہ و مناجات	۲۷۱	واقعہ غوث پاک اور منکر نیکر
۳۲۵	صلوٰۃ و سلام	۲۷۶	شجرہ شریف قادریہ
۳۲۸	بشان ولایت	۲۸۰	شجرہ شریف مرشدی
۳۵۱	گنج بخش علی ہجویری کے ارشادات	۲۹۰	ختم شریف غوثیہ
۲۵۲	فرمان حضور سیدنا غوث پاک کے	۲۹۶	ختم شریف خواجگان قادریہ
۳۴۳	مرشد کامل	۲۹۸	ختم شریف غوث اعظم
۳۴۸	آداب پیر و مرشد	۳۰۱	ترکیب ختم غوثیہ
۳۷۱	شجرہ طریقت پیر ابرار شاہ	۳۰۳	برفضیلت بارہویں شریف
۳۷۶	شجرہ طریقت نوشاہیہ پیر	۳۰۵	مجموعہ وظائف
۳۱۰	محبوب حسین	۳۰۸	درود شریف
۳۷۹	شجرہ مکرم قادریہ	۳۱۰	فضائل درود شریف
		۳۱۱	حدیث درود شریف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰۳	زیارت رسول مقبولؐ	۳۸۴	تذرانہ عقیدت بارہ امامؑ
۳۰۴	درود صدقہ	۳۸۶	سلام بجنور سرور کونین
۳۰۵	ارشادات	۳۹۱	مناجات
//	غوثِ اعظمؒ	۳۹۴	مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
*	*	۳۹۹	درود ارواحی

منگوانے کا پتہ



غوثیہ یک ڈپو عبد اللہ سٹریٹ راولپنڈی  
کھنڈ روڈ، شکیال

# مَدَنِيَّةُ الْحَمْرِ الْحَرَامِ

## دیر چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين

وعلى الواصلين واصحابه واوليائه واتباعه اجمعين

اما بعد! اس حقیقت گیارھویں شریف میں سید الاولیاء سیدنا

حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز کی روحانی تلقین و عطا کالہ بیاب

پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگرچہ دینی تصانیف پہلے بھی ہوئی ہیں مگر

اس موضوع پر میں ایک اہم مشن کے طور پر قلم اٹھا رہا ہوں۔ گیارھویں شریف کے

نظریے اور اس کے اثرات نے برصغیر کے مسلمان معاشرے پر گہرے اثرات

مرتب کئے ہیں اور اس نظریے کے عقب میں کارفرما فلاح و بہبود انسانی کے اسلامی

شعار کو بھی اس خطے میں زبردست مقبولیت حاصل ہے۔ اگرچہ اب کچھ دوسرے

نظریے بھی میدانِ عمل میں آگئے ہیں اور وہ اپنی حیثیت منوانے کے لئے گیا رھویں  
 شریف کے نظریے کے خلاف مناظرے اُبھارنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں  
 دیتے مگر جو نظریہ برحق ہو، اور اس سے انسانوں کی ایک بڑی تعداد روحانی فیوض  
 برکات کے ساتھ ساتھ اقتصاد کی فوائد بھی حاصل کر رہی ہو، اس کے مکمل طور پر ہرگز  
 ختم نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ انہی وجوہ کی بنا پر یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ گیا رھویں  
 شریف کے نظریے کو مٹانا آسان کام نہیں اور ایسا کبھی ہوگا گیا رھویں شریف کا  
 انقلابی نظریہ۔ اسلامی شعائر کو تقویت پہنچاتا ہے، ایک خاص تاریخ کو چند صاحب  
 دل لوگ مجالس گیا رھویں شریف منعقد کر کے اہل محلہ اور اہل کوچہ کو دعوت دیتے  
 ہیں، علماء کرام اس میں آکر تلقین و وعظ کا فرض ادا کرتے ہیں اور شرکاء مجلس درود و  
 سلام اور ذکر و فکر سے اپنے خرابہ دل کو آباد کر کے حقیقی سکون کی نعمت کیلئے مارا مارا  
 پھرتا ہے اس کی خواہش ہے کہ سچی نیند اور سچی بیداری کی نعمت سے بازیاب  
 رہے مگر منافقت کے اس ماحول میں اسے یہ گہر نصیب نہیں ہوتا۔ مگر گیا رھویں  
 شریف کی مجالس کے شرکاء سکونِ قلب کی نعمت سے محروم نہیں رہتے، ان کا رابطہ  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ اقدس اور اس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے قائم رہنے سے ایک روحانی سرور ان کے دل و دماغ پر سایہ فگن رہتا ہے۔  
 مجالس میں آنے والے مسلمانوں میں محبت بڑھتی ہے۔ وہ اپنے معاملات میں باہم



مشورے کر کے چلتے ہیں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی خوشی غمی میں پُر خلوص جذبے کے تحت شریک ہوتے ہیں۔ یہ سب اصول اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہیں اور انہی پر اسلامی معاشرے کی اساس قائم کی گئی ہے یہ اصول جس قدر زیادہ فروغ پائیں گے اتنا ہی بہتر ہوگا اور معاشرے کے خدو خال پر اسلامی رنگ زیادہ آتا رہے گا۔ اور کون شخص اس سے انکار کر سکتا ہے کہ گیارھویں شریف کے روحانی نظریے پر عمل درآمد سے معاشرے کے ان اسلامی اصولوں اور ملی اقدار کو زبردست تقویت و توانائی حاصل ہوتی ہے۔ اس نظریے سے مسلمانوں میں باہمی اعتماد اور محبت کے رشتے اور رابطے مضبوط ہوتے رہتے ہیں۔ وہ ذکر و فکر کی برکت سے اسلامی عبادت کی طرف راغب رہتے ہیں۔ پاکیزہ زندگی گزارنے اور رزقِ حلال کمانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

آج جب کہ پاکستان علاقائی تعصبات اور لسانی امتیازات کے غیر اسلامی اصولوں کے باعث گونا گوں مصائب اور فتنہ و فساد سے دوچار ہے، اور بھائی کے ہاتھوں بھائی کا سرتن سے جدا ہو رہا ہے اور کئی بڑے شہر قتل و غارت کے سرائے میں تبدیل ہو چکے ہیں، یہ ضروری ہے کہ مجلس گیارھویں شریف منعقد کرنے کے روحانی نظریے کو زیادہ سے زیادہ فروغ دے کر مسلمانوں میں اتحاد، یکجہالت

اور محبت و معاونت کی دعائیں مانگی جائیں، اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقبول بندوں سے رشتہ حاصل کر کے ہم پاکستانی مسلمان پھر سے ایک قوم کے قالب میں ڈھل جانے کی کوشش کریں کیونکہ ہماری عزتیں، ہماری عظمتیں، ہماری قومی آزادی اور ہمارا مستقبل، ہمارے اتحاد و یگانگت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس اتحاد کے بندھن مضبوط کرنے میں گیارھویں شریف کا نظریہ زبردست معاونت کرتا ہے۔

ہم نے سادہ زبان اور سہل لہجے میں حقیقت گیارھویں شریف کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ گیارھویں شریف ایک انقلابی پروگرام ہے جس سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق بڑھتا ہے۔ اس کو اپنانے اور فروغ دینے سے دارین کی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اس نظریے کی قوت زبردست ہے۔ اس سے تفاق اور فساد کا ہر بیت پاش پاش ہو سکتا ہے اس لیے وقت اور حالات کا تقاضا ہے کہ اہل پاکستان معاشرتی یگانگت کو فروغ دینے اور قومی اتحاد کے رابطے مستحکم کرنے کے لئے گیارھویں شریف کے انقلابی فلسفے کو سمجھیں اور اسے فروغ دیں۔ اس نئی تصنیف کی روح یہ مفاد ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ علمائے کرام سماجی بہبود کے ارادے اور مشائخ عظام میری اس نئی تصنیف کی حوصلہ افزائی کریں گے اور نیکی کے ایک انقلابی

نظریئے کے حیلے نو کی جدوجہد میں میرا ہاتھ بنا نہیں گے۔ نیز اعتراضات  
 کے جوابات بھی فقر مدلل و لائل قرآن و احادیث کی روشنی میں پیش کیے ہیں۔  
 انشاء اللہ تعالیٰ آپ کتاب کو بہر لحاظ سے مفید پائیں گے۔  
 وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

أَحْقَدُ الْعِبَادِ

خليفة ملك محمد اشرف قادری غفر له كل يوم لخمرا

مکرم

# بہارِ حیرت

## حرفِ اول

قارئین و ناظرین! حقیقت گیارہویں شریف حیرت انگیز اور لاجواب کتاب معہ مناظرہ گیارہویں شریف حیرت جو مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء کو ہونیوالے مناظرے کو عامۃ الناس تک پہنچانے کے لئے اور دینِ حقہ کی صحیح اور مسینی برقرآن و احادیث معلومات اور گیارہویں شریف کے جواز اور معمولات کو منظرِ عام پر لانے کے لئے ترتیب دیا گیا۔ یہ مسئلہ چونکہ اہلسنت اور دوسرے مسالک کے مابین متنازعہ تھا۔ اسی بنا پر مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۹۳ء کو غیر مقلدین

اہل حدیث کے چند مشرپندوں نے سید شبیر حسین شاہ گیلانی کے گھر ہونے والی ماہانہ محفل گیارہویں شریف میں برسرِ محفل آکر گیارہویں شریف کے حرام ہونے کا اعلان کیا۔ نتیجتاً ۱۳ جنوری ۱۹۹۴ء کو مناظرہ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ جو وہاں موجود تھے۔ وہ تو خود جانتے تھے مگر جو بروقت مناظرہ میں موجود نہ تھے۔ ان کا تجسس اور تشنگی کو بھی سیراب کرنے کے لئے مناظرہ کی جہاں اڈیو ویڈیو کیسٹس دستیاب ہیں وہاں کتاب حقیقت گیارہویں شریف معہ مناظرہ گیارہویں شریف بھی حاضر خدمت ہے۔

میں علماء اہل سنت انجمن طلبیہ اسلام خصوصاً سید شبیر حسین شاہ گیلانی

پروفیسر محمد افضل جوہر صاحب، حافظ نیاز احمد صدیقی صاحب، صاحب زادہ مقصود احمد صاحب بری صاحب، صاحب زادہ پیر نقیب الرحمن صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ عید گاہ شریف، پیر سید سعادت علی شاہ گیلانی سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ چوہدرہ شریف، الحاج پیر غلام معین الدین لالہ جی صاحب دربار عالیہ گولڑہ شریف، خلیفہ ملک محمد اشرف صاحب قادری نقشبندی آف کلریالہ گجراں کتاب ہذا حقیقت گیارہویں شریف، قاری اللہ بخش صاحب، صوفی منظور حسین صاحب شوکت محمود صاحب، علامہ مولانا غلام محی الدین سلطان صاحب خطیب اعظم مرکزی جامع مسجد مورگاہ راولپنڈی، نجیب اللہ قادری صاحب، محمد فیاض نقشبندی صاحب، پیر پنجبر صاحب آستانہ عالیہ اوقاف ہاؤس نیو پھگوارا راولپنڈی اور دیگر

دوستوں، نوجوانوں کا مشکور ہوں جنہوں نے دن رات ایک کر کے میرا ساتھ دیا۔  
میری دلی حوصلہ افزائی فرمائی اور میں اس قابل ہوا۔

میاں محمد بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے

اک مرمربناون شیشہ اک ماروٹا بھن دے

دنیا آتے تھوڑے رہ گئے قدر شناس سجن دے

بالخصوص حضرت پیر طریقت، سرمایہ ملت اسلامیہ پیر سید عبدالقادر شاہ

صاحب جیلانی ایم اے رپی ایچ ڈی سجادہ نشین دربار حسینیاں شریف کہوٹہ روڈ

اسلام آباد کا قلب کی عمیق گہرائیوں سے مشکور ہی نہیں بلکہ نثار ہوں کہ جنہوں نے

وسیع قلبی سے میری رہنمائی فرمائی بلکہ انہوں نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں

لا دینیت سے ٹکرانے کے قابل ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت صاحب کو عمر خضر

عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر ان کا سایہ تادیر قائم و دائم فرمائے۔

امین ثم امین

خادم ملت

مولانا محمد یحییٰ ملک

خطیب جامع مسجد نور ٹنچ بھارتہ راولپنڈی

یکم فروری ۱۹۹۴ء

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نَذْر

ہر مصنف یا مولف اپنی تصنیف و تالیف کو کسی بزرگ ہستی  
 کی خدمت میں قدروانی اور قبولیت کیلئے پیش کیا کرتا ہے۔ چونکہ اہل اللہ  
 اور ان کے کلام کی قدر اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اسلئے خاکسار اس  
 ناچیز تالیف کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے التجا کرتا ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ اسکو تمام احباب کے لئے مغفرت و بخشش کا وسیلہ بنائے ع  
 گر قبول افتدز ہے عز و شرف

طالب دعاء

بلک محمدا شرف نقشبندی قادری

کلمہ پالہ گجرالہ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## انتساب

دیکھ لو فرشتو! میری جبیں پر رقم ہے  
میں ہوں کس کا نام لیوا، کس سے میرا انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اس سعی حق کوشش کو شہنشاہ ہفت افلاک، صاحب  
لولاک، حضور پر نور، شافع یوم النشور، رحمۃ اللعالمین، خیر الاولین والآخرین حضرت  
مُحَمَّدٌ مُصَطَفٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوٰتِ اَفْضَلُہَا وَاتْسَلِمٰتِ اَکْمَلُہَا کی بارگاہ بے کس  
پناہ میں پیش کرتے ہوئے آپ کے نام نامی سے منسوب کرتا ہے۔ جن کے  
سرتاپا نور ہدایت اور نگاہ کرم نے ہمیں اپنا امتی بنا کر دولتِ ایمان و ایقان سے  
مالا مال فرمایا ہے۔

حمد بے حد مر رسول پاک را

آں کہ ایماں داد مُشْتَبِہَاک را

گر قبول افتد، زہے، عز و شرف

چندی ساگان کوئے تو یک کمترین منم

خليفة ملك محمد اشرف نقشبدي قادري غفر له



# بہ حسن تصرف

شیخ الاسلام والمسلمین، غوث المتعین، قطب العارفین، برہان الولاہیت محمدیہ  
حجتہ الشریعت مصطفویہ، محبوبِ صمدانی، قیومِ زمانی، امامِ ربانی، مجددِ الف ثانی حضرت  
پیر سید عبد اللہ شاہ حسینی ہمدانی نور اللہ مرقدہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی  
نگاہِ تصرف کے صدقے یہ کتاب سخی و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

مُرشد میرا ہے ہادی مہدی کا بل مرد نیارا  
عبداللہ شاہ نام مبارک جانے عالم سارا  
میاں محمد بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے۔  
راہ راہ دے ہر کوئی آگھے میں بھی آگھاں راہ دے  
بن مُرشد راہ نہیں لہجدا کہ وچہ مرسیں تو راہ دے

کیونکہ :-  
دین و دنیا میں جو کچھ پایا ان ہی سے پایا ہے۔



سجادہ نشین دربارِ حسینی فیض رساں بھنگالی شریف۔ ماورئی شکم اولیاء  
ساجزادہ پیر سید جابر علی شاہ صاحب حسینی ہمدانی صلح راولپنڈی



خادم طالبِ دعا و نگاہ :-

صک محمد اشرف نقشبندی القادی کلریالہ گجرات

# حَسَبُ الْاِشْرَاقِ

۱- پیر طریقت - رموز حقیقت سعادت علی شاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین  
دربار عالیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ چورہ شریف، ضلع الٹک۔

۲- پیر طریقت پیر پنج پیر صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ کوہ قاف ہاؤس  
نزد ہولی فیملی ہسپتال نیو چکوارٹی، راولپنڈی

۳- پیر طریقت حضرت پیر سید حسن پیر شاہ صاحب گیلانی سجادہ نشین  
دربار عالیہ عوثیہ، قادریہ، رزاقیہ، عوث آباد شریف، ڈھوک فزان علی راولپنڈی

۴- پیر طریقت، رموز حقیقت الحاج حضرت علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ  
صاحب گیلانی - ایم - اے - ایل - ایل - پی - ایچ - ڈی (مدینہ یونیورسٹی)  
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حینیال شریف - کہوڑہ روڈ بالمقابل سہالہ کالج، اسلام آباد

۵- پیر طریقت الحاج حضرت علامہ علاؤ الدین صدیقی صاحب سجادہ نشین  
دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ - نیریاں شریف، ترار کھل - پونچھ - آزاد کشمیر۔

۶۔ دربار سائیں محمد اشرف صاحب کابل مرد فقیر نور اللہ مرقدہ رحمۃ اللہ  
 علیہ۔ سجادہ نشین مختار احمد قاضی صاحب دربار عالیہ قادریہ۔ تیسرے شریف  
 ضلع اسلام آباد

۷۔ پیر طریقت الحاج پیر ثانی سرکار صاحب نقشبندی قادری سجادہ نشین  
 دربار عالیہ اعظمیہ ساک آباد شریف۔ حسن ابدال۔ ضلع اٹک۔

۸۔ حضرت خواجہ غلام معین الدین صاحب چشتی نظامی سجادہ نشین  
 دربار عالیہ چشتیہ۔ نظامیہ ڈبہ شریف، ترک شریف، تحصیل  
 عیسیٰ خیل۔ ضلع میانوالی۔

۹۔ پیر طریقت الحاج پیر غلام معین الدین صاحب المشہور لالہ بی  
 صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ۔ چشتیہ گولڑہ شریف  
 ضلع اسلام آباد۔

۱۰۔ پیر طریقت الحاج پیر حمید الدین صاحب سیالوی سجادہ نشین  
 دربار عالیہ غوثیہ، چشتیہ سیال شریف۔ ضلع سرگودھا۔

۱۱- پیر طریقت پیر محمد افسر صاحب نقشبندی قادری سجادہ نشین  
دربار عالیہ نقشبندیہ موہاند شریف۔ راستہ کھائی گلہ۔ ضلع راولاکوٹ آزاد کشمیر۔

۱۲- پیر طریقت حضرت پیر سید افتخار الحسین شاہ کاظمی صاحب سجادہ نشین  
دربار عالیہ سکندریہ ہٹیال شریف، ضلع مظفر گڑھ۔ آزاد کشمیر۔

۱۳- پیر طریقت الحاج پیر نصیب الرحمن صاحب نقشبندی سجادہ نشین  
آستانہ عالیہ نقشبندیہ عید گاہ شریف۔ راولپنڈی شہر۔

۱۴- پیر طریقت پیر اولیاء بادشاہ فارق صاحب سجادہ نشین  
اول مرکزی دربار عالیہ، قاسمیہ، زاہدیہ، موہڑہ شریف۔ مری ضلع راولپنڈی

۱۵- پیر طریقت پیر ساجد الرحمن صاحب۔ پی ایچ ڈی۔ سجادہ نشین  
دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بگھار شریف۔ تحصیل کہوڑہ  
ضلع راولپنڈی۔

# تقریظ

تقریظ! مخدوم اہلسنت، فیضِ ملت حضرت علامہ مولانا ایم مشتاق احمد  
بھٹی صاحب چک نمبر ۱۱۱ E-B. ای. بی. ناظم فیض القرآن، تحصیل عارف والا۔

ضلع ساہیوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اما بعد! کتاب "قیقت گیارہویں شریف مصنفہ خلیفہ مجاز ملک محمد اشرف  
قادر کی گیلانی آف کلر ٹالیہ گجراں کے مطابعمہ کا مشرف حاصل ہوا۔ واقعی دورِ حاضرہ  
کی ضروریات کے عین مطابق ہے اور ہر مسلمان گھرانہ میں اس کتاب کا ہونا  
ضروری ہے۔" کتاب مذکورہ قرآن و حدیث کے دلائل سے مدلل ہے اکابرینِ ملت  
کے ارشادات اور بزرگانِ دین کے اقوال سے چمک رہی ہے۔ مخالفین کے قدیم و  
جدید اعتراضات کا دہراں شکن جواب ہے۔ ملتِ اسلامیہ کے لیے یہ کتاب  
علیہ سے کم نہیں اتحادِ امت کے لیے یہ ایک گرہِ نقد کو شش ہے۔ ضرورت  
ایسی کتابوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی ہے۔ کیونکہ یہ آسان اور عام فہم ہے۔  
الغرض یہ کتاب علم و تحقیق کی جامع ہے۔ ایسی کتاب کی اشاعت پر

میں مُصتَفٰی کتَاب ہذا جناب ملک محمد اشرف صاحب نقشبندی القادری  
کو ہدیہ تبرک پیش کرتا ہوں۔ میاں محمد بخش عارف کھڑکی شریف قماندے

نے

ہک مَر مَر بناون شیشہ ہک ماروٹا بھن دے

دُنیا اُتے تھوڑے روکے قدر شناس سُنن دے

مشتاق احمد مصطفیٰ غفرلہ

تقریظ! حضرت علامہ مولانا پیر طریقت غلام محی الدین سلطان صاحب

خطیب پاکستان مرکزی غوثیہ جامع مسجد و مہتمم دارالعلوم

سلطانیہ غوثیہ ٹانک اہل کمپنی مورگاہ۔ راولپنڈی

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَمَّا بَعْدُ! حقیقت گیارہویں شریف مُسنفہ جناب ملک محمد شرف

صاحب نقشبندی قادری کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، گزارش ہے کہ

اسلام کو جدید رنگ میں پیش کرنے کے جنون میں مسلماتِ دنیویہ کی ایسی ایسی

تشریحات سامنے آرہی ہیں کہ جن کا اسلام کی روح سے دور کا واسطہ نہیں،

کمپوننٹ، دہریت کی مہیب آندھیوں اور مادہ پرستی کے ہلاکت خیز طوفانوں

نے دنیا کو تباہی کے کنارے لاکھڑا کیا ہے، فحش سٹریچر، عشقیہ ڈرامے، رقص و

سرور کی محفلیں، بیہودہ آرٹ ترقی کے ضامن قرار دیے جا رہے ہیں فلم پرستی

فحاشی، عربانی، رشوت ستانی، جوا بازی، شراب نوشی اور قتل و زنا اس قدر

98395

عام ہو چکے ہیں کہ ان کی اصلاح کے راستے بھی محدود ہوتے نظر آ رہے ہیں، اس پر فتن اور مہیبانک دور میں کتاب حقیقت گیارہویں شریف کی اشد ضرورت تھی جس کو خلیفہ ملک محمد اشرف صاحب نقشبند کی القادر کی نے سامعین کے سامنے پیش کر کے دین و دنیا دونوں جہان سدھار لیے ہیں۔ یہ شک اللہ تعالیٰ جب کسی کی پردہ در کی اور رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس کی طبیعت میں پاک لوگوں کی طعنہ زنی میں رغبت پیدا کر دیتا ہے۔

اور جب اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرتا ہے تو گریہ و زاری کی طرف طبیعت کو مائل کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا وسیلہ ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے قائل کفار بھی ہیں۔ جانور اور بے جان کڑیاں بھی مقبولان بارگاہ کو وسیلہ بکڑتے رہے ہیں قرآن کریم فرما رہا ہے کہ فرعون اور اس کی قوم پر عرق ہونے سے پہلے جوں اور مینڈک وغیرہ کے بہت سے عذاب آئے، مگر جب عذاب آتا تھا تو وہ موسیٰ کی خدمت میں عرض کرتے تھے کہ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرَّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ وَلَنرُسِدَنَّ مَعَكَ يٰمُوسَىٰ اے موسیٰ علیہ السلام اگر آپ نے یہ عذاب ہم سے دور کر دیا تو ہم آپ پر ضرور ایمان لائیں گے اور نبی اسرائیل کو آپ کے حوالے کر دیں گے، مگر جب پھر ان کی دعا سے عذاب دور ہو جاتے اور ایمان لاتے تھے، جب رب کو



فرعونیوں کا ہلاک کرنا منظور ہوا تو موسیٰ علیہ السلام تک نہ پہنچتے دیا، بلکہ دریائے  
 قلزم سے پہلے موسیٰ علیہ السلام اور نبی اسرائیل کو صحیح و سالم نکال دیا، اور پھر فرعون  
 کو دریا میں پھنسا دیا اور بولا

ہیں موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لاتا ہوں۔ چونکہ وسیلہ

درمیان میں نہ تھا، ایمان قبول نہ ہوا، اور ڈوب گیا۔

کفار مکہ بھی ہر مصیبت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

دعا کرتے تھے۔ اونٹوں چڑھ لویں اور ہرنیوں نے مصیبت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے فریادیں کیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے کیا خوب فرمایا ہے

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑھ لویاں فریادیں!! ہاں یہیں چاہتی ہے ہر فی داد

اسی در یہ شترانِ ناشاد!!! گلہ رنج و عنا کرتے ہیں

بے جان کنکروں، ککڑیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا وسیلہ

اختیار کیا۔ مولانا روم کیا خوب فرماتے ہیں

نطق آب و نطق خاک و نطق گل

ہست محسوس حواس اہل دل

فلسفی گو منسکر خانہ است

از حواس اولیاء بیگانہ است

غرض یہ کہ پاک بندوں کا وسیلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی کفار اور بے عقل مخلوق بھی قائل ہے، مگر افسوس کہ ایسے ظاہر مسئلہ کے اب منکر ہوئے تو کون جانور نہیں رام لعل دوار کا پرشاؤ کافر نہیں بے علم مسلمان نہیں، بلکہ کلمہ پڑھنے والے، فاضل دیوبند کہلانے والے، اسلام کے ٹھیکدار بننے والے دیوبند کی، وہابی اور مولوی فقط انکار ہی نہیں کیا، بلکہ ایسی ضد پر آئے کہ ان کے تمام وعظ، جلسے، مجلس اسے یہی وقت ہو گئیں۔ وسیلہ کے قائل مسلمانوں پر شرک و کفر اور طغیان کے فتوے لگنے لگے۔ بتوں کی آیات پیغمبروں پر اور کفار کی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور مخلص بندوں کی شان میں ایسی گستاخیاں کرنے لگے کہ کبھی کفار کو بھی ایسی حرأت نہیں ہوتی تھی۔ بعض سادہ لوح مسلمان ان کے جُبہ و دستار و بچہ کران کے حال میں پھنس گئے۔ اور یہ بہاری کی متعدد کی مرض کی طرح روز بروز بڑھنے لگی۔ ملک محمد اشرف نقشبند کی صاحب نے اسلام کی قدر و منزلت کے لئے اور مخالفین کو منہ توڑ جوابات سے نوازا ہے۔ دُعا کرتا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ملک محمد اشرف صاحب نقشبند کی کو صحت کاملہ سے نوازے اور اعلیٰ مقام دے۔ (آمین)

وَاجِدُكُمْ وَأَنَا مِنَ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ  
 غلامِ مُحَمَّدِي آلِ دِينِ سُلْطَانِ عَقْرَةَ  
 أَحْبَبِيْنَ ۝

# تقریر: عالیجناب عزت مآب سکندر جہاںما

ایس پی کراٹھز برانچ دفتر ڈی آئی جی راولپنڈی ڈویژن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امّا بعد! کتاب حقیقت گیارہویں شریف مصنفہ عقیقہ ملک  
محمد اشرف قادر کی نقشبندی آف کلریا لہ گراں کا مطالعہ کیا گیا کتاب  
واقعی گیارہویں شریف کے اعتراضات کے جوابات و ذکر گیارہویں شریف  
پر جامع کتاب ہے۔ اس موضوع پر مارکیٹ میں بے شمار کتب موجود ہیں لیکن  
حقیقت گیارہویں شریف کتاب اپنی مثال آپ ہے جو گونا گوں خوبیوں سے  
سیرت ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی انوکھی اور منفرد پیشکش ہے۔ اسکے مطالعہ کے بعد گیارہویں  
شریف کے سلسلہ میں کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہ رہے گی۔ انشاء اللہ کتاب عوام میں  
اس قدر مقبول اور شہرہ آفاق ہے کہ اسکے کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتا ہوں کہ ملک محمد اشرف نقشبندی کی اس کوشش و سعی کو  
اپنے حبیب کے صدقے قبول فرمائیے۔ (آمین)، "گر قبول افتد زہے عز و شرف"  
ر سکندر جہاںما ایس ایس پی راولپنڈی

گیں رھویں شریف بصورتِ راہنما اصول؛ اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو پیش کُنوں ہیں اور آؤ سخر گاہی کے ساتھ عالمین کے غمزدوں کو رنج و الم کے  
 ماروں کو پکار پکار کے مانگنے کا سلینہ محبت کا دبیقہ قانون کی حقیقت دے کر  
 بخدرت کی بیخ کنی کر کے راسخ عقیدت و عقیدہ پیش کر کے بھٹکے ہوئے راہی  
 کو بتایا۔

افلت شمس الاولین و دشمنان

ابدأ علی الافق علا لا لغربو

میرکی دعا ہے کہ غوث و غیب و غیاث اُمت بغدادی ماہی کے صدقے  
 اور وسیلے سے اللہ جل جلالہ خلیفہ ملک محمد شرف صاحب کو عمرِ خضر کی نصیب فرمائے  
 تاکہ ان کی قلم سے سادہ لوح دل نور ایمان و ایقان سے منور ہوتے رہیں۔

ایں ودعا از من و از جملہ جہاں آیینے ماد

اہن بجرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جے نو چاہنا ایں قُرب رسانی بن جا سگ میریں دا

شیراں اُتے مشرف رکھیندا کتا پیر پیراں دا

والسلام

فقط عزیز الدین کو کب غفرے

ختم شریف قادریہ پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی سیدنا

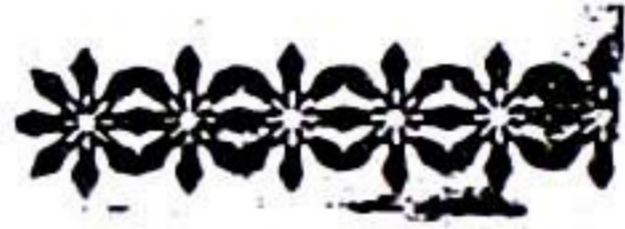
# شرح غیب القادر جیلانی

۱۱۱ مرتبہ	درد شریف
۱۱۱ مرتبہ	یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شعی" لله المدد
۱۱۱ مرتبہ	سورہ الم نشرح
۱ مرتبہ	سورہ یسین
۱۱۱ مرتبہ	یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر
۱۱۱ مرتبہ	یا حضرت غوث اعظما باذن اللہ
۱۱۱ مرتبہ	یا دستگیر در ماندگان یا کار سازے چارگان
۱۱۱ مرتبہ	قرۃ العین علی صفت حسن الحسین دستگیر دو جہاں
	یا غوث الثقلین
۱۱۱ مرتبہ	امداد کن امداد کن از بندہ غم آزاد کن در دین و دنیا
	شاد کن یا غوث الاعظم دستگیر
۱۱۱ مرتبہ	المدد یا شاہ میراں دستگیر لطف فرما از کم و ستم بگیر
۱۱۱ مرتبہ	خز بیدی یا شاہ جیلانی خذ بیدی شعی" لله
	انت نور احمد یا سیدی
۱۱۱ مرتبہ	درد شریف

# وَطِيْقُهُ

پیران پیر دتگیر محبوب سبحانی سید شیخ

## عَبْدُ الْقَادِرِ جِلَانِي رَحْمَةً



إِمْدَادُ كُنْ إِمْدَادُ كُنْ أَرْبَابُ غَمِّ أَرْزَادُ كُنْ

دَرْدِیْنِ وَرُئِیَا شَادُ كُنْ

یَا شَیْخَ سَیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِلَانِي رَحْمَةً

شَیْءًا رُبُّهُ الْمَدَدُ یَا دَسْتِغِیْرَ



قلم ربانی ہتھ ولیاں دے آئی لکھے جو من بھانے  
ولیاں نوں رب طاقت بخششی پئی لکھے لیکھ مٹا دے



دودھ وجود تیرے دچہ شیر پی روغن دار سمانی  
مُرشد لاوے جاگ پریم دی تاں جمد دودھ پانی



غوثِ اعظم درمیان اولیاء  
چوں محمد درمیان انبیاء



غوثِ اعظم گلشنے زہرا کے پھولے  
غوثِ اعظم قمرے عینے رسولے



غفلت غم دی مرض ونجے گی لوں لوں رچی شادی  
جس دم یاد محمد کیتا حضرت شاہ بغدادی



گرداد مسیح بہ مُردہ رواں۔ داوی تو بدین محمد جہاں  
ہمہ عالم سخی الدین گویاں بہ حُسنِ جمالت گشتہ فدا

(حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)



الآن اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون  
خبردار! اللہ (تعالیٰ) کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

(القرآن الحکیم)

## المعروف

متمم تہذیب نوین

معہ

## دعائے سریانی

از قلم ادیب سخن رئیس القلم ممتاز الشعراء ملک محمد اشرف نقشبندی قادری  
ساکن کلریالہ گجراں ڈاکخانہ سید کسراں تحصیل گوجران ضلع راولپنڈی  
منگوانے کا پتہ

شمع بک ایجنسی  
المیک پلانہ  
لاہور  
الکریم مارکیٹ



ہدایہ تبارک و سلام

بمختار حضرت سید غوث الاعظم

شیخ عبد القادر جیلانی

غوث اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام  
پیر بزم طریقت پہ لاکھوں سلام

جس نے دین محمد کو زندہ کیا  
جس نے شیطانی طاقت کو مردہ کیا  
بس نے ادنیٰ کو بھی برگزیدہ کیا  
اس کے نور ہدایت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام  
پیر بزم طریقت پہ لاکھوں سلام  
جو تراویں ہماری ہیں دیں گے یہی  
ہم للاموں کے دکھڑے سنیں گے یہی

وقتِ آخر مرد بھی کریں گے یہی  
ان کے جو دو سخاوت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام  
 پیر بنیمِ طریقت پہ لاکھوں سلام  
 ہے ولایت تیری دائم و برقرار  
 ہے کرامات کا تیرے کچھ نہ شمار

تیرے نام مبارک میں برکت ہزار  
 تیری لاتانی عظمت پہ لاکھوں سلام  
 غوثِ اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام  
 پیر بنیمِ طریقت پہ لاکھوں سلام  
 جتنے ہیں قطب تو ان کا شہباز ہے  
 تو غریبوں کا ہمدرد و کار ساز ہے

تو ہے محبوبِ سبحان، ہمیں ناز ہے  
 تیرے فضلِ مداوت پہ لاکھوں سلام  
 غوثِ اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام  
 پیر بنیمِ طریقت پہ لاکھوں سلام

جتنے ہیں طالبین سب پہ سایہ ہے  
 دونوں عالم میں سے تیرا وسیلہ ہے  
 فضل ہم سب پہ تیرے ہمیشہ ہے  
 تیرے صدق و شرافت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام  
 پیر بنیمِ طریقت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظمِ امامِ متقی و النقی !!!  
 من کی ہر اک ادا سنتِ مصطفیٰ

غوثِ اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام

پیرِ بنیمِ طریقت پہ لاکھوں سلام

تو ہے محبوبِ ربِّ نائبِ مصطفیٰ

خلق کے رہنما وارثِ انبیاء

تیری ممبرِ بنی گردِ خضرِ اولیاء

تیری رفعت و عظمت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم کی سیرت پہ لاکھوں سلام

پیرِ بنیمِ طریقت پہ لاکھوں سلام

اَسْلَام اے شیخِ سیدِ اَسْلَام

کیجیو قبولِ ہم سب کا سلام



# گیٹا رہویں تشریف

لے یار ہوئی والے داناں تے دُٹی ہوئی تر جائیں دی  
 مچھڑ مرشد پاک دی یا نہہ بنی دے گھر جائیں دی  
 مُسلم عیسائی جھگرن اولویں  
 پیر افضل نبی خدا  
 عیسیٰ محمد مرسل دونویں  
 فی دُٹی ہوئی تر جائیں دی  
 آکھے عیسائی ثبوت دکھاؤ  
 میرا ثبوت لے قبروں آؤ  
 مُردہ زندہ کر دکھلاؤ  
 فی دُٹی ہوئی تر جائیں دی  
 دیکھی طاقت غوث وری  
 کہے عیسائی توں کلمہ پڑھا  
 قدم میرا کھدھے سب اولیا  
 فی دُٹی ہوئی تر جائیں دی  
 شیخ سان دتا سلس بھنوا  
 حنی حسینی پشت غوث دی آیارہویں  
 چہلم کیتا رسول داسی یارہویں  
 فی دُٹی ہوئی تر جائیں دی  
 سپارے یارہویں ذکر اولیاء  
 چاول دودھ ملائی پاک ہے  
 اتے پڑھیا کلام پاک ہے  
 فی دُٹی ہوئی تر جائیں دی  
 دے رب کریم پہنچا  
 ہوی دیوالی پیا کھاویں  
 فی دُٹی ہوئی تر جائیں دی  
 تے کافر ہور یہود عیسائی  
 تو دشمن نبی خدا  
 غیر اللہ بت بیشک بھائی

فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 اوہ ربّوں لگن سورتاں بھلیاں  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 حرام تھیں اوہ جلال ہو جاو  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 قرآن وی میرا روٹی وی میری  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 اس وجہ شرک نہ ہرگز رانی  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 قاری حسن دیاں کھلن کلیاں  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 عجیباں عوث دانام تہا یا  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 جنج سنے بیڑی ڈب گئی سار  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 زورے لغرے تن لگائے  
 فی ڈبی ہوئی تر جائیں دی

تیری نظر وچہ فرق پیا  
 شان اچھی لے نبیاں ولیاں  
 قرآنی سورتاں انہاندے نام  
 زال اتے تیرا نام جاں آوے  
 دس کھاں فی توں غیر خدا  
 زمین وی میری دکان وی میری  
 نیس لیندا نام خدا  
 نسبت مجازی جائز ہے بھائی  
 ویلے ذبح تکبیر چلا  
 عوث اعظم سلطان ہے ولیاں  
 ہو جائے فصل خدا  
 ڈاکواں جنگل وچہ گھیرا پایا  
 کھڑاواں مار کے لیا بچا  
 اک بڑھی نے عرض گزاری  
 گئے باراں سال و ہا  
 عوث اعظم نے ہتھ اٹھائے  
 یوسف بیڑی بنے لگی سی آء

لے لے یار ہوئی والے دانال تے ڈبی ہوئی تر جائیں دی  
 پھڑ مرشد پاک وسیلہ نبی دے گھر جائیں دی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## دُرُودِ اَزْوَاجِی

اَزْوَاجِی دُرُودِ اَنْبِیاءِ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ وَاَوْلِیاءِ كَرَامٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمُ

الہی بھیج تو اب اس طعام کلامِ دا برُوحِ رسولِ کریمِ حضرت آدمؑ  
شیتؑ اتے ادریسؑ۔ نوحؑ و ت حضرت اسمعیلؑ اتے اسحقؑ صالح  
مہتر، ہودؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ زکریاؑ۔ یحییٰؑ اتے داؤدؑ۔ لوطؑ۔ یونسؑ۔ ایوبؑ  
نالے حضرت عیسیٰؑ۔ یعقوبؑ اتے اولاد اس دی یوسفؑ اتے جر جیسؑ  
ذوالکنولؑ یسعؑ شعیبؑ اتے اوزہریاؑ۔ عزیزؑ، عیسیٰؑ اتے سلیمانؑ  
سکندرؑ خضرؑ۔ دانیالؑ اتے یارؑ۔ ایاسؑ اتے لقمانؑ۔ طیمؑ اور تمامی انبیاءؑ  
منحی اتے مشہور بخش تو اب انہاں جملیاں تیرا اسم غفور۔ آباؤ اجداد  
پیغمبراں جیہڑے مسلم ہوو اور اولاد انہاں زوجات بھی بخشیں رہا تو اب  
صدیق اکبرؑ۔ عمرؑ خطابؑ نالے ذوالنورینؑ نالے شاہ علیؑ اتے بیٹے  
اس دے حسنؑ حسینؑ ابو عبیدہؑ طلحؑ زبیرؑ نالے سعدؑ سعیدؑ عبدالرحمنؑ  
بن عوفؑ ذوالبخشیں تو اب مجید۔ حضرت بی بی عائشہؑ۔ بی بی خدیجہؑ  
بی بی حفصہؑ زینبؑ۔ سوڈہؑ۔ صفیہؑ۔ ماریہؑ اور کلثومؑ بنی۔ حضرت بی بی  
فاطمہؑ اولاد رسولِ کریمؑ طیبؑ طاہرؑ عبد اللہؑ قاسمؑ اتے ابراہیمؑ زینبؑ

رقیبہ ام کلثومؓ اور جمعیہ اصحابؓ بنی عباس حمزہؓ۔ دانی حلیمہ اور  
 خواجہ اویس قرنیؓ تبع تابعین نالے مذہب چار۔ ابوحنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ  
 حنبلیؒ یار۔ غوث ربانی محی الدینؒ اور کلی اولیاءؒ اتے شہیداں ساریاں  
 جیٹھے امت دے علماء التفسیر حدیث۔ سارے فقہ دے اصول  
 حافظ فاضل عالم، حاجی مستقی ملک اشرف عرض کریند اسب کریں قبول  
 استاد مرثیہ۔ ماں باپ میرے دادیاں دادے بھی بھین بھرا واں  
 ساریاں ہر ہر پتر دھی۔ چاچیاں چاچے۔ مامیاں مامے۔ جسی منی  
 ہو رہاں دے حق میں نے یار آشنا اور مومن مسلم مرد زن آدم  
 کنوں لاء۔ شاہ گدا آزاد غلام جو مومنے اس دم تا اے ربنا اس  
 طعام کلام دا بھیج تو اب انہاں جلیاں تیرا اسم غفور و بکرہ محمد مصطفیٰؐ  
 تیرا اسم وہاب یا الہی جمع پاک کلام اور جمع اشیاء کو اپنی بارگاہ میں  
 قبول فرما کر اس کا تو اب سید کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے روح مبارک کو عطا کر حضور کے والدین حضورؐ  
 کی آل بیعت کو، حضور کے ازواج مطہرات، حضور کے اصحاب  
 کرامؓ کو تو اب عطا کر اور جنت البقیع کو اور جنت معلیٰ والوں  
 کو شہداء غزوة بدر والوں کو اور غزوة احد والوں کو، امیر حمزہؓ  
 کو اور شہداء نے کربلا کو، جناب حضرت علیؓ و حسنؓ۔ حسینؓ  
 و مائی فاطمہؓ کو، بارائے امامؓ، چوڑہ معصوم۔ حضرت غوث الاعظم

پیران پیر۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی، حضرت خواجہ  
 ابوالحسن خرقانی۔ سلطان العارفین سخی سلطان باہو۔ حضرت  
 داتا گنج بخش۔ پیر شاہ غازی دمریاں والی برکار۔ حضرت  
 خواجہ احمد میری۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند۔ حضرت خواجہ  
 معین الدین چشتی اجمیری۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔  
 حضرت پیر غلام محی الدین بالوچی۔ حضرت پیر محمد قاسم موہڑوی۔  
 حضرت میاں فضل الدین چشتی کلیائی۔ حضرت معظم شاہ جھیلیاری  
 حضرت پیر سید عبداللہ شاہ بھنگال شریف والے۔ حضرت امام غازی  
 نوناں شریف بالکووالے حضرت بابا شاہ شرطی حسین۔ حضرت  
 سرشاہ مست ملاں والے۔ حافظ جی صاحب۔ بابا لعل شاہ قلی در  
 سوراسی شریف۔ سائیں اسمعیل کوری شہر والے۔ بی بی مائی آزاد  
 چن پیر بادشاہ پنڈوریاں شریف رحمۃ اللہ علیہ جمع اولیاء کرام کی  
 ارواح پاک کو ثواب پہنچا اور خاص کر اس مرحوم (جو بھی ہو) کی روح  
 کو ثواب بخشیں۔ آمین

یا الہی جمع مومنات و مومنین و مسلمین و مسلمات و کلمہ طیب  
 پڑھنے والوں کو ایصالِ ثواب پہنچا دے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

آمین تم آمین۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
 وَجَعَلَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ  
 لِقَوْلِ رَبِّهِ الَّذِیْ  
 لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ  
 لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ  
 لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## سوال

آج کل لوگ فاتحہ خیرات، صدقات کو یہ کہہ کر منع کر دیتے ہیں کہ یہ مَا أَهْلَ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہے اور قرآن شریف میں اس کو حرام کیا گیا ہے۔ اس لئے مَا أَهْلَ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ کی تشریح کر دیجئے، تاکہ مسئلہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

## الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ وَنُصَلِّیْ عَلَیْ حَبِیْبِهِ الْكَرِیْمِ

مَا أَهْلَ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ کی حرمت قرآن کریم میں چند جگہ وارو ہوتی ہے۔

آیت نمبر ۱۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ

وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَا أَهْلَ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ <sup>سورہ بقرہ</sup>

آیت نمبر ۲۔ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ

الْخِنْزِیْرِ وَمَا أَهْلَ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ۔ پ: ۶، ع: ۵، سورہ مائدہ

آیت نمبر ۳۔ اَوْفَسَقًا اَهِلَّ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ۔ پ: ۱، ع: ۱، انعام

آیت نمبر ۴۔ وَمَا اَهِلَّ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ۔ پ: ۱، ع: ۱

ان آیات میں مَا أَهْلَ بِهِ غَيْرِ اللّٰهِ کو حرام فرمایا گیا۔

تحقیق طلب بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مَا أَهْلٌ بِهِ غَيْرِ اللَّهِ سے مراد کیا ہے۔ اس لئے ذیل کے حوالے ملاحظہ کیجئے۔

مفرداتِ راغب اصفہانی ص ۶۶ مطبع میمنہ مصر

قوله وَمَا أَهْلٌ بِهِ غَيْرِ اللَّهِ  
أَيُّ مَا ذَكَرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِهِ  
اللَّهُ وَهُوَ مَا كَانَ يُذْعَجُ لِاجْلِ  
الْأَصْنَامِ۔  
تفسیر جلالین ۲: ۵

مَا أَهْلٌ بِهِ اللَّهُ یعنی وہ جس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا۔ یہ وہ جس اور ہے جو بتوں کیلئے ذبح کیا جاتا ہے۔

وَمَا أَهْلٌ بِهِ غَيْرِ اللَّهِ  
أَيُّ مَا ذَبِحَ عَلَى اسْمِ غَيْرِهِ  
وَالْإِهْلَالُ رَفْعُ الصَّوْتِ وَكَانُوا  
أَيَّرَفَعُونَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ لِإِلَهَتِهِمْ  
مَا أَهْلٌ بِهِ غَيْرِ اللَّهِ یعنی جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اہلال کے معنی آواز بلند کرنا ہیں اور مشرکین اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کرتے تھے۔

تفسیر مدارک تحت آیت مذکورہ بالا

وَمَا أَهْلٌ بِهِ غَيْرِ اللَّهِ  
لِلْأَصْنَامِ فَذَكَرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ  
اللَّهِ وَأَصْلُ الْإِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ  
أَيُّ رَفْعٍ بِهِ الصَّوْتِ بِصَوْتِهِمْ  
ذَلِكَ قَوْلُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بِاسْمِ  
الْأَلَاتِ وَالْعُزَّى۔

مَا أَهْلٌ بِهِ غَيْرِ اللَّهِ جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا کہ اس پر غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا اور اصل میں اہلال آواز بلند کرنا ہے۔ یعنی اس کے ساتھ بت کے لئے آواز بلند کی گئی اور یہ اہل جاہلیت کا بنام لات و عزی کہنا تھا۔ لات و عزی مشرکین کے بتوں کے نام ہیں ان کے لئے جو جانور قربان کرتے تھے اس کو بنام لات و عزی کہہ کر ذبح کرتے تھے۔

## تفسیر باب افناویل جلد اول

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ يَعْنِي  
 مَا ذَبِحَ لِلْأَضْنَامِ وَالطَّوْاعِيَةِ  
 وَأَصْلُ الْأَهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ  
 وَذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُرْفَعُونَ  
 أَصْوَاتَهُمْ بِذِكْرِ آلِهَتِهِمْ إِذَا  
 دَبَّحُوا لَهَا.

مَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ يَعْنِي  
 بتوں اور باطل معبودوں کے لئے  
 ذبح کیا گیا۔ اہلال اصل میں آواز بلند  
 کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے کہ مشرکین  
 اپنے معبودوں کے ذکر کے ساتھ آواز  
 بلند کرتے تھے جس وقت کہ ان کے لئے  
 ذبح کرتے تھے۔

## تفسیر علامہ ابی السعد جلد ۲ ص ۱۲۱

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ يَعْنِي وَه  
 فِيهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلصَّنَمِ  
 وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ يَعْنِي وَه  
 چیز جس کو بت کے لئے ذبح کرنے  
 کے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

## تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۲۰

نَمَعْنِي قَوْلُهُ وَمَا أَهْلٌ بِهِ  
 لِيُغَيِّرَ اللَّهُ يَعْنِي مَا ذَبِحَ لِلْأَضْنَامِ  
 وَهُوَ قَوْلُ مُجَاهِدٍ وَالضُّعْمَاكُ قِتَادَةٌ

مَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ کے معنی یہ ہیں  
 کہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو  
 یہ قول مجاہد و ضحاک و قتادہ کا ہے۔

## تفسیر احمدی مطبوعہ کلکتہ ص ۲۰

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ مَعْنَاهُ  
 ذَبِحَ بِهِ لِأَسْمِ غَيْرِ اللَّهِ مِثْلَ  
 لَاتٍ وَعُزَّى

مَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ کے معنی  
 یہ ہیں کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا  
 گیا ہو۔ مثل لات و عزی۔

## تفسیر ابن عباس

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَيُّ مَا  
 ذَبِحَ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ عِنْدَ الْأَضْنَامِ

یعنی جو اللہ کے نام کے بغیر عداوتوں  
 کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

تفسیر معالم التنزیل، تفسیر بیضاوی، تفسیر کشاف، تفسیر جامع البیان  
تفسیر درمنشور، تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن جریر، تفسیر خازن، تفسیر نیشاپوری  
مسلم شریف جلد اول، تفسیر موضح القرآن۔

آیت نمبر ۵۔ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصَبِ۔ یعنی حرام ہے وہ جانور جو بتوں  
کے نام پر ذبح کیا جائے۔

آیت نمبر ۶۔ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْكُمْ اللَّهُ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ

”اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور یہ بیشک حکم عدولی ہے۔“

آیت نمبر ۷۔ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بآيَاتِهِ

مُؤْمِنِينَ۔ پ ۱ ع ”تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔ اگر تم اس کی  
آیتیں مانتے ہو۔“

آیت نمبر ۸۔ وَمَا لَكُمْ إِذَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ

”اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھا جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا۔“

شان نزول: مشرکین کہتے تھے کہ مسلمان اپنا ذبح کیا ہوا تو حلال کہتے ہیں

اور خدا کا مارا ہوا (یعنی مردار) کو حرام کہتے ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت اتری جس  
میں فرمایا گیا کہ جو اللہ کے نام پر ذبح کر دیا گیا وہ حلال ہے جو اس کے نام پر ذبح  
نہ ہوا حرام ہے۔

آیت نمبر ۹۔ قُلْ لَا أُجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔ تم فرماؤ میں نہیں

پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام۔ اس سے معلوم  
ہوا کہ جس چیز کی حرمت شریعت میں نہ ملے وہ حلال ہے۔ حلال ہونے کے لئے  
دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں حرام نہ ہونے کی وجہت کی دلیل بتایا گیا کہ چونکہ  
وحی الہی میں ان چیزوں کی حرمت نہ آئی لہذا حرام نہیں۔

آیت نمبر ۱۰۔ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بُحَيْرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا

حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ پ ۱ ع

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چراہوا اور نہ بجار سائبہ اور وصیلہ اور حامی کو، ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں اور ان میں اکثر نہرے بے عقل ہیں۔ یعنی ان جانوروں کی زندگی میں اس پر کسی کا نام پکارنے سے حرام نہیں ہوا کرتا۔ ہاں ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارنا حرام کر دے گا۔

رب فرماتا ہے وَمَا أَهْلًا بِهَا إِلَّا لِمَنْ شَاءَ بِهَا جَانِحًا مِمَّنْ ذُكِرَ بِهَا وَأُنْثِيَ بِهَا وَلِلَّهِ السُّلْطَانُ عَاقِبَتِ الشَّيْءِ۔  
 دشان نزول، یہ چار جانور وہ تھے جنہیں مشرکین عرب بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، پھر ان کا گوشت، دودھ حرام سمجھتے تھے۔ ان کی تردید میں یہ آیت اتری۔  
 تفسیر۔ بکیرہ وہ اونٹنی تھی جو پانچ بار بچے دے اور آخر میں نہرہ ہو۔ اس کا کان چیر دیتے تھے۔ سائبہ وہ اونٹنی تھی جس کے متعلق وہ بتوں کی نظر مانتے تھے اگر بیمار یا بچا ہو جائے یا فلاں سفر سے نخریت آجاوے تو میری اونٹنی سائبہ ہے یعنی بجار وصیلہ یہ وہ بکری تھی جس کے سات بچے ہو جاتے اور آخر میں نہرہ مادہ جوڑا ہوتا حامی یہ وہ اونٹ تھا جس سے دس بارہ بچے حاصل کر لئے جاتے تو اسے چھوڑ دیتے ان جانوروں کو حرام سمجھتے تھے جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے حالانکہ وہ جانور حلال ہیں کیونکہ وقت ذبح اللہ کے نام سے مسلمان ذبح کرتے تھے۔ ان آیات بینات سے ثابت ہوا ذبح سے پہلے خواہ کسی کا نام لیں اور ذبح کے وقت اللہ کا نام آجائے تو وہ جانور حلال ہے۔ جب بتوں کے نام لینے سے حرام نہیں ہوتا تو خدا کے دوستوں کے نام آنے سے کیسے حرام ہوگا۔ عقیقہ، شادی، ولیمہ کے لئے بکرہ اسی طرح گیارہویں شریف کے لئے۔ بالفرض اگر اس آیت مبارکہ کا ترجمہ وہی لیا جائے جو مجالس لوگ کرتے ہیں تو اس لحاظ سے کوئی چیز بھی حلال نہیں رہ سکتی بلکہ قرآن شریف بھی نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ اکثر سورتیں اللہ کے دوستوں کے نام پر ہیں۔

مثلاً سورۃ بقرہ گائے والی سورت، اس میں ایک ولی اللہ کی گائے کا ذکر ہے۔ سورۃ آل عمران، سورۃ لقمان، سورۃ یوسف، سورۃ نمل، یہ سورۃ چھوٹی ہے جس کے کلام پر حضرت سلیمان خوش ہوئے تھے۔ سورۃ مومنون، سورۃ

کہف، سورۃ محمد، سورۃ حجرات، سورۃ مزمل وغیرہ۔ کیوں صاحب آپ وہ قرآن پڑھیں جس میں سورتوں کے سبھی نام خدا کے ہوں۔

آیت نمبر ۱۱۔ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا (مریم) اور وہی سلام مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

تفسیر ۱۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا خدا تعالیٰ کے دوستوں کی پیدائش اور وفات کا دن فضیلت والا ہوتا ہے۔ نیز ثابت ہوا کہ نبی ولادت، زندگی، وفات اور حشر ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے امن میں رہتے ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا کہ وہ حضرات اپنے انجام سے خبردار رہتے ہیں۔

آیت نمبر ۱۲۔ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا (مریم) اور سلامتی ہو اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن اٹھایا جائے گا۔

تفسیر ۲۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے ایام پیدائش بابرکت ہوتے ہیں۔ اسی لئے انہی ایام میں ایصال ثواب کرنا زیادہ بہتر ہے۔

آیت نمبر ۱۳۔ وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ ط أَيَّامِ اللَّهِ فِيهَا نِصْوَةٌ لِكُلِّ شَيْءٍ اللَّهُ جَسَدٌ صَفَا وَمَرُوهٌ هِيَ - ایسے ہی اللہ والوں کے دن ایام اللہ ہیں لہذا ان ہی ایام میں صدقات و خیرات زیادہ بہتر ہیں۔

# احادیث مبارکہ

<p>نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کا روزہ بلا ناغہ رکھتے تھے۔ آپ سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا اس دن</p>	<p>حدیث نمبر ۱۔ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أُنزِلَ عَلَيَّ</p>
--	--

میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر  
قرآن مجید کا نزول ہوا ہے۔  
”میرا زمانہ تمام زمانوں سے بہتر  
ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری  
مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے سوا اس  
کے۔ (اس حدیث سے ثابت ہوا کہ  
اللہ والوں کی طرف منسوب ہونے  
سے زیادہ ثواب ملتا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ  
کے دن مسجد قبا میں تشریف لاتے  
تھے پیادہ اور سوار،

حضرت علی رضی اللہ عنہ دو بکرے  
ہمیشہ قربانی دیا کرتے تھے۔ ایک نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے  
اور دوسرا اپنی طرف سے۔ آپ سے  
اس کے متعلق جب سوال کیا گیا تو فرمایا  
مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا  
تھا اس لئے میں ہمیشہ کرتا رہوں گا  
اور نہ چھوڑوں گا۔

حدیث نمبر ۱۲۔ خَيْرُ الْقُرُونِ  
كَرَنِي.

حدیث نمبر ۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا  
خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ  
(بخاری جلد ۱)

حدیث نمبر ۱۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قَبَاءٍ كُلَّ  
سَبْتٍ مَا شِئَا وَرَأَيْبًا. (بخاری جلد ۱)

حدیث نمبر ۱۵۔ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ يَفْضِلُ بِكَبْشَيْنِ أَحَدُ  
هُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْآخَرُ مِنْ نَفْسِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ  
أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا.

(ترمذی شریف)



حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں عید الضحیٰ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا آپ جب خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے اترے پس آپ کی خدمت میں دو بکرے حاضر کئے گئے پس ذبح فرمائے آپ نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر واللہ اکبر یہ میری طرف سے اور اس کی طرف سے جس میرے اُمّی نے قربانی نہیں کی۔

حدیث نمبر ۶۶۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَىٰ بِالْمُصَلَّىٰ فَلَمَّا قَضَىٰ خُطْبَةً نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأَتَىٰ بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يَفْضَحْ مِنْ أُمَّتِي.

(ترمذی جلد ۱)

**فائدہ:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع پر اپنی اُمّت کو یاد رکھیں۔ اُمّت کا بھی حق ہے کہ اپنے نبی پاک اور ان کی آل کو یاد رکھیں۔ شعر

اور میرے آقا کی عنایت نہ سہی  
بجد لو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں ان کے لئے حج کرتے ہیں کیا یہ ان کو پہنچتا ہے فرمایا ہاں ضرور پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک طبق (یعنی) پر خوش ہو جبکہ اس کو بد یہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ابو حفص نے روایت کیا۔

حدیث نمبر ۶۶۱۔ عَنْ أَنَسِ أَنَّهٗ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَصَدِّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَنَحُجُّ عَنْهُمَا وَنَذَعُوهُمَا فَهَلْ يَصِلُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّهُ لَيَصِلُ وَيَفْرَحُونَ بِهِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ إِذَا أُهْدِيَ إِلَيْهِ (رواه ابو حفص العکبری مرقی الفلاح نور الايضاح ص ۶۳)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اختیار ہے خواہ وہ عمل نماز ہو، روزہ یا حج یا صدقہ یا تلاوت قرآن یا ذکر یا ان کے علاوہ اور نیکیاں یہ میت کو پہنچتی ہیں اور اس کو نفع ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۸۔ عَلَيْنَا لَيْسَتِي  
وَسُنَّتِي اَلْخُلَفَاءُ اَلرَّاشِدِيْنَ

”فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر میری سنت بھی لازم ہے اور میرے خلفائے راشدین کی سنت بھی لازم“  
”بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی عنہما سے روایت کی کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورہ بقرہ کو اس کے حقائق و وقایع کے ساتھ بارہ سال میں پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ختم کے روز ایک اونٹ ذبح فرما کر بہت سا کھانا پکوا دیا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا۔“

حدیث نمبر ۹۔ بیہقی و شعب الایمان  
از ابن عمر رضی عنہما روایت کردہ کہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورہ بقرہ باحقائق آل در مدت دوازدہ سال خواندہ فارغ شدند و روزے ختم شترے راکشہ طعام وافر پنختہ یاران پیغمبر را خورانیدند (تفسیر فتح العزیز ص ۸۶)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ذکر جمیل کے بعد سرور دینی کے لئے تقسیم اطہام طعام خلیفہ دوم کی سنت ہے۔  
الحمد للہ گیارہویں شریف اور میلاد مبارک کے متعلق دلائل قویہ معتبرہ پیش کئے گئے۔

سوال :- کھانا سامنے رکھ کر اس پر قرآن مجید پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟  
الجواب :- ہر عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی صدقہ ہو یا تلاوت قرآن کریم یا ذکر سب کا ثواب اموات کو پہنچ جاتا ہے۔ گیارہویں، بارہویں، سترہویں ہو یا سوم و ہم، ہستم، چہلم یا کوئی عرس سب میں اطہام طعام و صدقہ و تلاوت و ذکر اللہ ہی

ہوتا ہے اور اس کا ثواب بزرگان اور اموات کی روحوں کو پہنچایا جاتا ہے۔ ان امور کا جائز اور نافع اور سبب خوشنودی اور وراح ہونا ثابت ہے۔ رہا کھانا سامنے رکھنا۔ اس نسبت سوال بہت عجیب ہے۔ کھانا سامنے رکھنے کی چیز ہے۔ پس پشت اس کا رکھنا کسی صاحب کو ثابت ہوا ہوتا ہے وہ اس کی مخالفت کر سکتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰۱۰۰ رَفَعَ  
يَدَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ  
اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ عَلٰى  
اِبْنِ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ قَالَ ثُمَّ اصْحَابَا  
رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الطَّعَامِ۔  
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی بسعد  
ابن عبادہ کی اولاد کے لئے رحمت اور  
برکت۔ اس کے بعد کھانا تناول  
فرمایا۔

اور کون مسلمان نہیں جانتا کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہیے تو کیا بسم اللہ قرآن نہیں ہے؟ یا بسم اللہ پڑھتے وقت کھانے کو سامنے سے ہٹا دینا شریعت نے لازم کیا ہے (معاذ اللہ)

قرآن پاک کی تلاوت سے برکت حاصل ہوتی ہے۔ صدقہ ایک نیکی ہے تلاوت دوسری نیکی ہے۔ نیکی کے ساتھ نیکی کو ملانا نیکیوں کی زیادتی ہے اور دعائیں ہاتھ اٹھانا یہ سنت دعا ہے۔ احادیث سے ثابت ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ صحابہ دعاؤں میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ ہاتھ طلب سوال کے لئے اللہ کے حضور پھیلائے جلتے ہیں۔ بندے کی سعادت ہے اور اس کے مانگنے سے اللہ تعالیٰ انخوش ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث نمبر ۱۰۱۰۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ  
حَتّٰى كَرِيْمٌ يَّبْتَغِيْ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا رَفَعَ  
يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يُّرْوَدَّ هُمَا صِفْرًا  
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بیشک اللہ صاحب حیا و سخا ہے اس  
کو شرم آتی ہے جب بندہ اس کے دربار  
میں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتا ہے کہ اسے

(رواہ الرمدی۔ ابوداؤد بیہقی مشکوٰۃ شریف) خالی ہاتھ واپس فرمائے۔

**حدیث نمبر ۱۱۲**۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”جو شخص کسی قبرستان سے گزرے اور گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھ کر مردوں کو ایصالِ ثواب کرے تو جتنا ثواب اہل قبور کو عطا ہوگا اسی قدر پڑھنے والے کو دیا جائے گا“ (رواہ دارقطنی)

**حدیث نمبر ۱۱۳**۔ اللہ تعالیٰ جنت میں جب ایک بندے کا کوئی درجہ بلند کرتا ہے تو بندہ یوں عرض کرتا ہے ”اے اللہ یہ میرا درجہ کیونکر بلند ہوا“ ارشاد باری ہوتا ہے ”یا ستغابہ وکذک (مشکوٰۃ) یہ درجہ تیرے بیٹے کی استغفار کی وجہ سے بلند کیا گیا ہے“ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے خواہ اولاد روحانی ہو یا جسمانی، بیٹا ہو مرید۔

**حدیث نمبر ۱۱۴**۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مردہ قبر میں ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتا ہے تاکہ کوئی اس کا ہاتھ پکڑے اور وہ اپنے ماں باپ، بھائیوں اور دوستوں کی طرف سے دُعا کے خیر کا طالب ہوگا ہے جب اُسے ان کی طرف سے کوئی خیر پہنچتی ہے تو وہ دُعا سے دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی دُعا کا ثواب اہل قبور کو بخشتا ہے اور رحمت پہاڑوں کی مانند پہنچاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

**حدیث نمبر ۱۱۵**۔ طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت انس کے واسطے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میری اُمت ہی اُمتِ مرحومہ ہے اس کے افراد اپنے گناہ لے کر قبروں میں داخل ہوتے ہیں اور جب قبروں سے نکلیں گے تو اُن کے سر پر گناہوں کا کوئی بار نہ ہوگا اور مسلمانوں کے طلبِ مغفرت کی وجہ سے اُن کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

**حدیث نمبر ۱۱۶**۔ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کوئی وصیت نہ کر سکیں میرا

خیال ہے کہ وہ صدقہ کی وصیت کرتیں۔ اب اگر میں ان کی جانب سے صدقہ دوں تو ان کو ثواب ہوگا۔ ارشاد عالی ہوا۔ ہاں، ہوگا۔

**حدیث نمبر ۱۷:** حضرت سعد بن عبادہؓ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! میری والدہ نے انتقال کیا ہے فرمائیے کس چیز کا صدقہ دینا افضل ہے۔ ارشاد ہوا پانی کا صدقہ۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے ایک کنواں کھدوا کر کہا۔ اس کا ثواب بنام والدہ سعد بن عبادہ پہنچایا جائے (مشکوٰۃ شریف)

**حدیث نمبر ۱۸:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو جب تم کوئی صدقہ نفل دینے لگو تو اپنے والدین کے نام سے دو، جس کا ثواب تمہارے والدین کو ملے گا اور تمہارے اجر میں سے رفق برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ (طبرانی)

**حدیث نمبر ۱۹:** طبرانی نے اپنی اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس متوفی کے متعلقین متوفی کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں حضرت جبرائیل امین اس صدقہ کو ایک کشادہ پر رونق سینے میں رکھ کر اس متوفی کے سر ہانے کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ اے گہری قبر میں سونے والے یہ وہ ہدیہ ہے جو تمہارے متعلقین نے تمہیں تحفہ دیا ہے اور یہ قابل قبول ہے۔ پھر وہ تحفہ اسے دیتے ہیں جس سے متوفی شادمان اور مسرور ہوتا ہے اور اس کے ہمسائے اس وجہ سے کہ ان کے متعلقین نے ان کے بعد کوئی صدقہ نہیں دیا۔ رنجیدہ و مغموم نظر آتے ہیں۔ (طبرانی)

**حدیث نمبر ۲۰:** حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ پر دو ماہ کے روزے واجب تھے اگر ان کی طرف سے میں یہ روزے رکھوں تو ان کو کفایت کریں گے۔ ارشاد فرمایا (ہاں)، پھر اس نے عرض کیا میری والدہ نے کبھی حج نہیں کیا۔ اگر میں ان کی طرف سے حج بدل کروں تو انہیں ثواب ملے گا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جو اباً فرمایا، ہاں۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۱۲۱۰۔ بیہقی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی رسالت  
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا ہے کہ جو شخص اپنے مرحوم والدین کی  
جانب سے حج کرے تو اس حج کرنے والے کو آتش دوزخ سے نجات ملتی ہے، اور  
اس کے والدین کو پورے حج کا ثواب ملتا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے بڑھ کر صلہ رحمی یہ ہے کہ بیٹا اپنے مرحوم والد  
یا والدہ کی طرف سے ان کے انتقال کے بعد حج کرے۔



از قلم بہ حضرت علامہ مولانا ابوالحسن محمد علی رضوی



## فرمانِ الہی

الْآيَاتِ أُولِيَاءِ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ يَجْزِلُونَ

خبردار! اللہ (تعالیٰ) کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور

نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (القدران الحکیمہ)

”یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ ان لوگوں

کو ہدایت بخشتی ہے جو منقہ ہیں اور منقہ و ذلوگ ہیں جو غیب پر یقین رکھتے

ہیں اور سلوات قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے، انہیں، اس میں سے

خرق کرتے ہیں۔“

## فرمانِ رسولؐ

حضرت سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرابا نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ شیطان انسان کے دل پر تاک لگائے ہوئے ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کو یاد

کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ یاد الہی (عزوجل) سے غافل ہو جاتا ہے

تو شیطان اس کے دل کو نکل لیتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

# مسئلہ گیارہویں شریف

سوال: گیارہویں شریف دینا جائز ہے نا جائز؟ ؟ ؟ ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ كَانَ

نَبِیًّا وَّ اَدَمُ بَیِّنَ الْمَاءِ وَالطَّیْنِ خَاتَمِ النَّبِیْنَ قَابِدُ الْغَرِّ

الْمُحِیْلِیْنَ وَ سِیَلْتَنَا فِی الدَّارِیْنِ اِلٰی اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سَیِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اِلٰی الطَّیْبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاهِرِیْنَ ۝

جس فاتحہ و نیاز کا ثواب حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی

رضی اللہ عنہ کی رُوح پر فتوح کو پہنچایا جاتا ہے اسے گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔ ماہ

ربیع الاثنانی کی گیارہ تاریخ اور ہر مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو سیدنا غوث الاعظمؒ کی

فاتحہ دلائی جاتی ہے بلکہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کے

لئے جب بھی فاتحہ ہوتی ہے خواہ کسی تاریخ یا وقت ہو عوام اسے گیارہویں کی

فاتحہ کہتے ہیں یہ جائز ہے اور ایصالِ ثواب میں داخل ہے اور ایصالِ ثواب کا

ثبوت قرآن و حدیث اور اقوالِ سلف سے پیش ہے۔



قرآن شریف:

۱۱. وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِ

أُولَئِكَ الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ۝

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے غرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے

رَب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

پ ۲۸ سورہ حشر

۱۲. وَلِيَسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً

وَعِلْمًا فَاعْفُ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ ۝

ترجمہ: اور مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اے ہمارے

رَب تیرا رحمت اور علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے

توبہ کی اور تیرا راہ پر چلے۔ (پ ۲۹ سورہ مومن)

پس ثابت ہوا اہل ایمان کے لیے دعائے مغفرت کرنے اور ایصالِ ثواب

کرنے میں یقیناً فائدہ ہے تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کا طریقہ بتایا اور سمجھایا ہے۔

حدیث شریف:

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم اپنے مرنے والوں

کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا انہیں ثواب

پہنچتا ہے؛ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا "ہاں" وہ بے شک اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میرے کسی کے پاس طبق ہد یہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔"

(مشکوٰۃ شریف)

# گیارہویں شریف

الہی خیر گردانی سے سبھی شاہ جیلانی

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے معتقدین ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو آپ کا ختم دلوانے میں محفل و عطر و نعت خوانی ہوتی ہے۔ اور کچھ کھانا پکا کر حاضرین میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ یہ ختم جو گیارہویں شریف کے نام سے مشہور ہے۔ اصل میں حضور علیہ السلام کا ختم شریف ہے۔ علامہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اقرۃ الناظرہ میں لکھا ہے۔ "کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فاتحہ دلا یا وہ نیاز اس قدر مقبول ہوئی کہ آپ نے ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو یہ فاتحہ مقرر کر دی۔ آہستہ آہستہ یہ عمل آپ کی طرف منسوب ہو گیا۔ گیارہویں شریف پاک کی یعنی وہ گیارہ تاریخ کو ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ آپ کی

تاریخ وصال سترہ ہے۔

## شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "ماثیت بالسنتہ" میں فرماتے ہیں،  
 قَدْ اشْتَرَهْدِي دِيَارِنَا هَذَا الْيَوْمَ الْحَادِي عَشْرَ وَهُوَ الْمُنْتَعَارُ  
 عِنْدَ مَشَائِخِنَا۔

"گیارہویں شریف ہمارے ملک میں مشہور ہے۔ اور یہ ہمارے مشائخ  
 کا معمول ہے۔" گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا ایک طریقہ ہے اور ایصالِ ثواب  
 پر علماء سلف و خلف کا اجماع چلا آ رہا ہے اس کے ثبوت کے لیے وہ قرآن و  
 سنت کے کئی دلائل لاتے ہیں۔

**بعض لوگ:** گیارہویں شریف کے ختم کو بدعت کہہ عوام کے دل  
 میں اچھے طریقے سے نفرت پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا مشغلہ  
 ہی کچھ اس قسم کا ہے کہ ہر نیک کام کو بدعت اور شرک کی آڑ میں حرام و ناجائز  
 کہہ دیا جائے۔ حالانکہ وہ لوگ بدعت، و شرک کی تعریف سے بھی واقف نہیں۔  
**ایک واقعہ:** حیدرآباد و سرحد کے علاقہ بہالا میں ایک مولوی صاحب

سے دوران مناظرہ میں نے یہی سوال کیا کہ بدعت کیسے کہتے ہیں؛ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔ مولوی صاحب نے بدعت کی تعریف تو کر دی مگر غلط، پھر اس کی قسمیں بتانے سے انکار کر دیا۔ وجہ یہ تھی کہ اگر بدعت کی قسمیں بیان کرتے تو ان کے لیے یقینی شکست کا سامنا تھا۔ بدعت کی انہوں نے یہ تعریف کی کہ جو چیز حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ ہو، بعد میں پیدا ہو وہ بدعت ہوتی ہے۔ اور بدعت حرام ہوتی ہے اس کے میں نے دو جواب دیئے۔ ایک الزامی تھا۔ میں نے کہا مولوی صاحب مجھے یہ بتائیے کہ آپ خود حضور علیہ السلام کے زمانہ میں تھے، کہنے لگے نہیں! تو میں نے کہا کہ پھر آپ بعد میں پیدا ہوئے ہیں اور بقول آپ کے جو چیز بعد میں پیدا ہو، وہ بدعت ہوتی ہے تو گویا تمہارا تمام وجود ہی بدعت ہوا۔ اور بدعت حرام ہوتی ہے، مولوی صاحب سخت گھبرائے اور کہنے لگے۔ آپ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ میں نے کہا حضرت یہ زیادتی کا ہے کی!

آپ کی تعریف آپ پر بیان کر دی۔ میں نے اپنے پاس سے توچھ نہیں کیا۔ آپ کا ہنسنہ اور آپ کا ہی ٹپھڑ!

دوسرا جواب یہ دیا کہ مولوی صاحب! یہ کہنا کہ یہ چیز حضور کے زمانہ میں نہ تھی۔ اور اب ہے۔ بالکل غلط ہے، کیونکہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا زمانہ ختم ہونے والا نہیں۔ قیامت تک حضورؐ ہیں کا زمانہ ہے۔ اکثر یہ لوگ  
عوام کو بیکہ سے روکنے کے لیے بدعت و شرک کے فتوے لگاتے رہتے ہیں حالانکہ  
لفظ بدعت میں فی نفسہ کوئی بُرائی نہیں ہے۔

**بدعت کی قسمیں:** کوئی عمل جو حضور علیہ السلام کی ظاہری

نزدگی کے بعد پیش آئے۔ اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ یا وہ عمل قرآن و سنت  
کے مطابق ہوگا یا خلاف، اگر مطابق ہوگا تو اسے بدعت حسنہ کہیں گے اور  
خلاف ہوگا تو بدعتِ سیئہ کہلائے گا۔ حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث  
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات مشرح مشکوٰۃ شریف فرماتے ہیں کہ: "و  
"آپچہ موافق اصول و قواعد سنت است و قیاس کردہ شدہ است  
آل را بدعت حسنہ گویند و آنچه مخالف آل باشد باعث ضلالت گویند"  
ترجمہ: "جو بدعت اصول و قواعد سنت کے موافق ہو اور اس سے  
قیاس کی ہوئی ہو اس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو  
گمراہی۔"

**حدیث:** مشکوٰۃ شریف باب العلم میں ہے۔

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ

أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ

مِنْ أَجْوَدِهِمْ شَيْئٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً  
سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وَزُرْهَا مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ  
مِنْ أَوْزَانِهَا شَيْئٌ

تَدَجِبُهُ: "جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ ہیں جبار کی کرے۔ اس کو  
اس کا ثواب ملے گا۔ اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں گے۔ اور ان کے ثواب  
سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ رائج کرے گا۔ اس پر  
اُس کا گناہ اور جو اس پر عمل کریں۔ اُن کا گناہ ہوگا۔ اور ان کے گناہ ہیں  
کچھ کمی نہ ہوگی۔"

اس حدیث میں بدعت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ سنت  
سے لفظ سنت سے تعبیر فرمایا ہے۔ یعنی سنت سیئہ اور سنت حسنہ۔  
حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت  
میں نماز تراویح کو باقاعدہ رواج دیا، جماعت مقرر فرما کر کہا:

لَعَدَّ الْبِدْعَةُ هَذِهِ

"یہ بدعت اچھی ہے۔"

نیز: اس ماہِ ربیع الثانی کی ستر تاریخ کو حضور قطیف، الاقطاب

غوث الاعوان، محی الدین ابو محمد سیب عبد القادر حیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

تاریخ وصال ہے۔ اطرافِ عالم میں اس ماہ کی گیارہ اور بعض مقامات پر سنترہ کو حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس منایا جاتا ہے۔

عرس و مناسک عظام اور نیرنگانِ دین کے عرسوں کا سلسلہ علماء سلف و خلف سے چلا آ رہا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ علامہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر درمنثور میں فرمایا ہے۔

إِذْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ

عَلَى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُولُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَالْخُلَفَاءُ إِلَّا رُبْعَةٌ هَكَذَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ترجمہ: "حضور علیہ السلام ہر سال شہداء کی قبروں پر تشریف

لے جایا کرتے تھے۔ اور ان کو سلام فرماتے تھے۔ اور چاروں خلفاء بھی

ایسا ہی کیا کرتے تھے۔"

حضرت: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

"ازیں جااست حفظِ اعراضِ مناسک و مواظبتِ زیارتِ قبورِ انظارِ

ذاتِ خواندن و صدقہ دادن برائے ایمنان و اعتنائے تمام کردن بہ تعظیم

ترجمہ: اس سبب سے مشائخ کے عرسوں کی حفاظت اور قبروں کی زیارت کرنا اور فاتحہ پڑھنا صدقہ دینا، اہتمام کرنا اور ان کی نشانیوں اور اولاد کی عزت کرنا۔

حضرت شاد عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔  
 "فقیر ایک سال میں دو مجلس کرتا ہے۔ ایک مجلس حضور علیہ السلام کے وصال کے ذکر میں اور دوسری حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ذکر میں جو عموماً محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو اور کبھی اس سے زیادہ یا ایک دو دن پہلے بھی ہو جاتی ہے۔ اس مجلس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد فقرا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور حسینؑ کے فضائل جو وارد ہوئے ہیں۔ بیان کرتا ہے اور شہادت کی جو خیریں احادیث میں وارد ہیں ان کا ذکر کرتا ہے۔ اور قاتلوں کی بد انجامی کے بعض حالات بھی بیان ہوتے ہیں اور اس ضمن میں بعض اشعار بھی جو جنوں اور پرلوں سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ نے سُننے ہیں۔ بیان کئے جاتے ہیں اور وہ پریشان کن خواہی جن کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیکھا تھا۔ بیان کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد قرآن شریف اور پانچ آیتوں کا ختم پڑھ کر جو طعام حاضر ہو۔ اس پر فاتحہ



بھی پڑھا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی خوش الحان شخص سلام پڑھنے والا ہو تو  
سلام پڑھنے کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔

(فتاویٰ عزیز یہ)

اب آپ غور فرمادیں کہ ختم کیا ہو یا شریف میں کون سی چیز ہے۔ جو  
قرآن و سنت کے خلاف ہے، کس چیز کو برا کہا جائے نعت خوانی ہوتی ہے  
علماء کرام مآثر شرعیہ بیان فرماتے ہیں۔ بعد ازاں ختم شریف پڑھ کر اس کا  
ثواب، انبیاء، اولیاء حضور عوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارواح طیبات  
کو پہنچا دیا جاتا ہے، اور طعام شہینہ وغیرہ حاضرین میں تقسیم کر دی جاتی  
ہے۔ یہ سب چیزیں انگ انگ بلاشک و شبہ جائز ہیں۔ تو ان کا مجموعہ  
کیوں حرام ہو گیا؟

خطیب پاکستان مولانا محمد شریف نور کی رحمۃ اللہ علیہ۔

# اقوالِ اسلاف

(۱) شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ "عبادتِ مالیہ سے مردوں کو نفع اور ثواب حاصل ہونے پر سب

کا اتفاق ہے۔ (جامع البرکات۔ مسائل اربعین ص ۲۳)

(۲) حضرت سیدنا امام اعظم و امام احمد جمہور سلف صالحین کا مذہب

ہے کہ میت کو ثواب پہنچتا ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

(۳) قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"جمہور فقہائے کرام علیہم الرحمۃ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر عبادت کا ثواب

میت کو پہنچتا ہے۔" (تذکرہ الموتی والقبور)

(۴) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب ارواح کو پہنچانے کی نفسہ جائز اور درست

ہے۔ (فتاویٰ عزیز کی ص ۱۷)

ایصالِ ثواب کا یہ ثبوت تو قرآن و حدیث اور اقوالِ سلف صالحین سے پیش کیا گیا ہے اب اس مستحب کام کے مخالفین حضرات کے چند جہید علماء کی کتابوں سے بھی ایصالِ ثواب کا ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ کسی کو مجالِ انکار نہ ہو۔

۵۔ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ

”جب میت کو کچھ نفع پہنچا، مقصود ہو تو اسے کھانا کھلانے پر ہی موقوف نہ سمجھنا چاہیے اگر ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ صرف سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کا ثواب بہتر ہے۔“ (ضراطِ مستقیم ص ۷۳)

۶۔ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ:

ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب مردہ کو یا زندہ کو دے دے بس طرزِ مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اسی طرح زندہ کو بھی پہنچے جاتا ہے۔ (التذکیر ص ۲۶ حصہ سوم)

۷۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا قول ہے کہ

اسادیت سے نفع پہنچنا محقق ہے اور جمہور صحابہ دائمہ کا یہ مذہب ہے

(تذکرہ الرشید ص ۲۶)

پس ایصالِ ثواب برحق ہے بلکہ کفارہ گناہ اور بلند کی درجات کا سبب ہے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا مسلمانوں پر بڑے احسانات ہیں اسی لیے مسلمان اظہارِ تشکر کے طور پر گیارہویں شریف اور ان کے عرسوں کی محفلیں منعقد کر کے ان کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور ان کے درجات کی بلند کی کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں عرض کرتے ہیں۔

رباعیہ شبر کہ جس کھانے یا نیاز یا نیاز یا چیز پر کسی ولی اللہ کا نام آجائے تو وہ حرام و مکروہ ہوتی ہے تو یہ سراسر عقل کی بد مضمیٰ ہے شرعاً ایسا نہیں بلکہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ نسبتِ مجازی استعمال کرنا جائز ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مثلاً جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نیاز یا گیا رھویں شریف، غوثِ پاکؒ کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نیاز یا گیا رھویں شریف کا ثواب غوثِ پاکؒ کو پہنچا جائے گا۔ دیکھئے حدیث شریف میں ہے کہ

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قافلہ کو مسجدِ عثار میں دو چار رکعت نماز پڑھنے کو کہا اور فرمایا کہ یوں کہنا کہ "هَذِهِ لِيْ هَدِيَّةٌ" یہ نماز ابو ہریرہ کی ہے یعنی اس کا ثواب ابو ہریرہ کو ملے۔ اس حدیث کے

تحت مشکوٰۃ شریف کے حاشیہ میں ہے: "معناہ ثواب ہذہ الصلوات"

(مشکوٰۃ ص ۴۰)

لابی اھریۃ

(۲) حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سعد کی ماں

کے انتقال کا ذکر کیا گیا اور اس کے لیے بہتر صدقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو

آپ نے پانی کا حکم فرمایا تو سعد نے کنواں کھودا اور کہا "ھذہ لِاُمِّ سَعْدٍ"

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۶۹)

کہ یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔

تو بظاہر یہاں بھی تو اس ایصالِ ثواب کے پانی پر غیر اللہ کا نام آیا مگر یہ مجاز

ہے اور جائز ہے مطلب واضح ہے کہ اس کا ثواب سعد کی ماں کے لیے ہے۔

صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جانور پالا کرتے تھے اور اس کا اہتمام

رکھتے تھے۔ حدیث شریف یہ ہے: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطاء بن

ابی ریح سے اور انہوں نے عبداللہ بن رواحہ سے روایت کی ہے: "انہ سہی

نشاة من عنہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کہ انہوں نے

اپنی بکریوں میں سے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے اپنی

بکریوں میں سے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نامزد کر رکھی تھی

اور اپنی لونڈی کو وصیت کی کہ اس بکری کی نگہبانی کرے چنانچہ وہ اس کی نگہبانی

کرتی تھی اور جب وہ خود بکریوں میں آتے تو اس بکری کی طرف دیکھتے تھے یہاں

تک کہ وہ خوب موٹی اور فربہ ہو گئی۔

کتاب الآثار باب الايمان ص ۱۱ مولفہ امام محمد شاگرد امام اعظمؒ،

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”اگر کسی بزرگ کی رُوح پاک کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے مال بیڑ دودھ

اور چاول پکا کر فاتحہ پڑھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں جائز ہے۔

(فتاویٰ عزیزی ص ۳۹ ج ۱)

”حضرت امامین یعنی حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیاز

کا کھانا جس پر سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور رد شریف پڑھنے سے وہ کھانا

متبرک ہو جاتا ہے اور اس نیاز کا کھانا بہت ہی بہتر ہے۔“

(فتاویٰ عزیزی ص ۳۱ ج ۱)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

ہر سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی فاتحہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو

دلا یا کرتے تھے۔“

(الفاس العارفین ص ۳۳ در ثمین ص ۱ دعوتِ عبیت ص ۹)

نام کی طرف منسوب کرنے کو شرک کرنے والوں کے مشہور بزرگ مولوی

اسماعیل دہلوی بھی لکھتے ہیں کہ ”دوزانوں بطور نماز بیٹھ کر چپتیہ طریقہ کے

بزرگوں یعنی حضرت معین الدین سنجر کی اور خواجہ قطب الدین نجیاری کی وغیرہ  
حضرات کے نام کی فاتحہ پڑھ کر بارگاہِ خداوندی میں ان بزرگوں کے توسط  
اور وسیلہ سے التجا کرے۔ (صراطِ مستقیم ص ۱۱)

علیٰ ہذا القیاس غوثِ پاک کا بکرا گیا رھوین والے کی نیاز۔ دانا کا لنگر۔  
خواجہ کی دیگ اور امام حسین کی سیسلی وغیرہ کہنا بھی درست اور جائز ہے کیونکہ  
کسی چیز کو اولیاء اللہ کی طرف منسوب کرنے کا اصل مطلب ان کی لہر و ارج  
طبیبات کو ایصالِ ثواب کرنا ہے چنانچہ کسی جانور کو عمر بھر غیر خدا کے نام سے  
پکارا گیا ہو۔ مثلاً یہ کہا گیا ہو کہ عبدالرحمن کا دنبہ، ولیمہ کی گائے، عقیقے کی بکری ہووی  
کا مرغ اور علامہ کی بھینس وغیرہ۔ مگر ذبح کے وقت کہا جائے "بسم اللہ اللہ اکبر"  
تو وہ حلال و طیب ہے۔ اور کسی بھی طرح "ما اھل بہ بغیر اللہ" میں داخل نہیں  
کیونکہ اس کی تفسیر میں بہ سلطان اور رنگ زریب عالمگیر کے استاد حضرت ملا حیون  
رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں "وما اصل بہ بغیر اللہ" سے مراد وہ جانور ہے جو لات و عنزی  
وغیرہ بتوں غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو گائے اولیاء اللہ  
کے نام تدرک کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں دستور ہے وہ حلال و طیب ہے۔  
(تفسیرات احمدیہ مطبوعہ کلکتہ ص ۱۱)

پس ثابت ہوا گیا رھوین شریف وغیرہ نیازات جو اولیاء اللہ کی طرف

منسوب ہیں یہ بالکل جائز اور درست ہے۔

اب رہا معتز ضمین کا یہ اعتراض کہ جب فاتحہ اور دنوں میں بھی ہو سکتی ہے تو کسی خاص دن یا خاص تاریخ یا حاضر وقت کا تعین کرنا بدعت و ناجائز ہے تو اس کا جواب ہم اپنی طرف سے دینے کے بجائے خود علمائے دیوبند کے مرشد اور بہت بڑے بزرگ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی دیتے ہیں حاجی صاحب مذکور ایسے ہی اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں "مقصود ایجاد رسم عرس یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچا دیا جائے یہ مصلحت ہے تعین یوم میں" (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۶) پھر لکھتے ہیں "رہا تعین تاریخ تو یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ جو امر کسی خاص وقت میں معمول رہا ہو اس وقت وہ یاد آ جاتا ہے اور ضرور ہوتا رہتا ہے نہیں تو ساہا سال گزر جاتے ہیں کبھی خیال بھی نہیں ہوتا۔ پس اس مصلحت کی بناء پر گیارھویں اور اعتراض وغیرہ کے لیے دن مقرر کیا جاتا ہے۔"

( فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۶ )

علاوہ ازیں ایصالِ ثواب سمیت تمام تر کام بغیر تاریخ اور دن اور وقت مقرر کرنے کے ہو ہی نہیں سکتے۔ مثلاً جب بھی آپ ایصالِ ثواب کا ارادہ کریں



گے آخر تاریخ اور وقت اور دن کا تعین ضرور کرنا پڑے گا ورنہ دنیا کا کوئی بھی کام اس تعین کے بغیر کہا ہی نہیں جاسکتا۔ بغیر تعین کے تو سامان بھی نہیں آسکتا اور نہ ہی کوئی آدمی بلا یا جاسکتا ہے تو جب اپنی مرضی سے کوئی ناکوئی تاریخ اور دن وقت مقرر کرنا ہی پڑتا ہے تو ایصالِ ثواب کے لیے سب سے بہتر وہی وقت و تاریخ ہے جو بزرگوں کا یومِ وفات ہے یا یومِ ولادت ہے۔

حاصل کلام یہ کہ مذہبِ حق اہلسنت و جماعت کے لیے دن یا تاریخ یا وقت کا مقرر کرنا کوئی فرض اور واجب کی طرح ضروری نہیں یعنی یہ نہیں کہ گیا بھویں شریف گیارہ تاریخ کو ہی دئی جائے تو ہوگی ورنہ نہیں یہ کسی بھی صحیح العقیدہ سنی مسلمان کا نظریہ نہیں ہوتا بلکہ جب بھی ایصالِ ثواب کیا جائے جائز ہے۔ لیکن احباب کی آسانی کے لیے دن یا تاریخ کا تعین کیا جاتا ہے۔ اہل شعور کے لیے اتنا کافی ہے۔

ہاں اگر کوئی منکر لفظ ہو کر دن اور تاریخ مقرر کرنا ہر حال میں بدعت ہے تو ایسے متعصب ضدی شخص کو آپ جو ابابا کہیں کہ صاحب! آپ بھی تو شکر کم مادر میں نو ماہ مقرر رہے ہوں گے چاہیے تھا کہ کم دہشیں ایام رہتے تاکہ آپ کے معیارِ توحید میں فرق نہ آتا۔ صاحب آپ کے لیے بیوی بھی مقرر کی گئی ہوگی چاہیے تھا کہ آپ کے مذہب میں عورت کسی ایک کے لیے مقرر نہ کی جاتی اور نہ ہی

سونے کا وقت، کھانے کا وقت، پڑھنے کا وقت اور دفتر جانے کا وقت مقرر  
 کیا جائے۔ آپ اُس مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں جس کے کھلنے اور بند ہونے کا کوئی  
 وقت مقرر نہ ہو آپ اُس بس یا ایل اور جہاز میں سوار ہوں جس کا کوئی ٹائم  
 مقرر نہ ہو۔ آپ اس ہسپتال سے دوائی لائیں جس کا کوئی وقت مقرر نہ ہو۔ آپ  
 اس جگہ میں جائیں جس کی تاریخ مقرر نہ کی گئی ہو۔ آپ فیصلہ ایسی عدالت کا مانیں  
 جو وقت کی پابندی نہ ہو آپ غلہ وہ استعمال کریں جس کے بونے اور کاٹنے کا  
 وقت مقرر نہ ہو ورنہ توجید آپ کی باقی نہ رہے گی۔

## گیارھویں شریف کی ابتداء

حضرت علامہ امام یافعی قادر کی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب قرۃ الناظرہ  
 و خلاصۃ المفاحرہ میں فرماتے ہیں "گیارھویں کی اصل یہ تھی کہ حضرت غوث صمدانی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیسویں کا ختم شریف  
 ہمیشہ گیارہ ماہ ربیع الآخر کو کیا کرتے تھے وہ نیاز اتنی مقبول و مرغوب ہوئی  
 کہ اس کے بعد آپ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا ختم شریف دلانے لگے۔ آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز خود حضرت غوث پاک

کی گیارہویں شریف مشہور ہو گئی آج کل لوگ آپ کا عرس مبارک (گیارہویں شریف) بھی گیارہ تاریخ کو کرتے ہیں۔

(قرۃ لنا طره و خلاصۃ المفاحرہ ص ۷۱)

جناب سیدنا عوث الاعظم رضی اللہ عنہ جس ذوق و شوق سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس مقدس ہرماد کی گیارہ تاریخ کو منعقد فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا قبولِ عام عطا فرمایا کہ آپ کے وصال کے بعد خود آپ کی فاتحہ کے لیے بھی ہرماد کی گیارہ تاریخ مقبول ہو گئی چنانچہ حضرت ملا محمد بن حضرت ملا حیون رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "وجیز الصراط" میں لکھتے ہیں کہ وہ دیگر مشائخ کا عرس تو سال کے آخر میں ہوتا ہے لیکن عوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بہ امتیاز کی شان ہے کہ ہرمادگانِ دین نے آپ کا عرس مبارک (گیارہویں شریف) ہرمہینہ کی گیارہ تاریخ کو مقرر فرما دیا ہے۔

(وجیز الصراط ص ۸۳)

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۵۱ھ) جو اُس زمانہ کے علماء میں قرآن و حدیث سمجھنے میں عدیم النظیر تھے۔ تحریر فرماتے ہیں "ہم نے اپنے سرورِ امام و عارف کامل شیخ عبد الوہاب قادری منقہ قدس سرہ کو حضرت عوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے یومِ عرس (گیارہویں شریف)

کی محاطت و پابند کا فرماتے ہوئے دیکھا۔ علاوہ ازیں ہمارے شہروں میں ہمارے  
دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیا رھویں شریف مشہور و متعارف ہے۔

(ماثبت من السنۃ ص ۱۲۱)

سرکار غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیا رھویں شریف صرف پاکستان  
ہی میں رائج نہیں بلکہ اس کا اہتمام عرصہ دراز سے بزرگانِ عرب و عجم کرتے  
آئے ہیں جس کی شہادت ہندوستان میں سب سے پہلے علمِ حدیث کی اشاعت  
کرنے والے محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دیتے ہیں کہ:

”بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) میں آج کل (غوث الاعظم کی  
گیا رھویں شریف کی) گیارہ تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی  
اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔ امام عبد الوہاب متقی مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی  
اسی تاریخ کو گیا رھویں شریف کا ختم دلا یا کرتے تھے اور ان کے مشائخ بھی۔  
”ماثبت من السنۃ“ ص ۱۲۲

اسی طرح شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کل علماء ہندو پاک کے  
حدیث کے استاد ہیں۔ گیا رھویں شریف سرکاری طور پر منائے جانے کا ثبوت  
اس طرح پیش فرماتے ہیں کہ:

حضرت غوثِ پاکؒ کے روضہ مبارک پر گیا رھویں تاریخ کو بادشاہ اور

شہر کے اکابر و غیرہ جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور سرکارِ عوث پاک کی شان میں قصائد اور منقبت پڑھتے مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے آس پاس مریدین حلقہ بنا لیتے اور ذکرِ جہر شروع ہوتا۔ اسی حالت میں بعض پر و حیدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیا زیتا رہتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے۔

(ملفوظات عزیزِ فارسی ص ۶۲)

اسی طرح ہندوستان کے مشہور شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے اسنادِ محترم ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ملا محمد اپنی کتاب ”وجیز الصراط“ میں شاہ عبدالحق دہلوی احتیاراتِ اخیر ص ۲۲ میں علامہ معنی علام سرور لاہوری خیرتیہ الاصفاء ص ۹۱ میں داراشکوہ سفینۃ الاولیاء ص ۷۲ میں اور حضرت شاہ ابوالمعلیٰ علیہ الرحمۃ نے تحفہ قادریہ ص ۹ میں آپ کے عرس و گیارھویں شریفیہ کے متعلق ثبوت پیش کئے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کلمات الطبیبات میں مکتوباتِ مرزا منظر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کے ایک مکتوب میں ہے کہ حضرت مرزا منظر جانِ جاناں فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترا دیکھا جس میں بہت سے

اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند  
دو زانو اور حضرت جنیہ تکبیر لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغنا ما سوی اللہ اور کیفیات فنا  
آپ میں جلوہ نما ہیں پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے  
دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرت  
علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کے لیے جا رہے ہیں۔ پس حضرت علی المرتضیٰ رضی  
شیر خدا کرم اللہ وجہہ تشریف لائے آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سردر پاؤں سے  
برہنہ زولیدہ بال ہیں حضرت علیؑ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے  
ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؛ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابین  
حضرت اولیں قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہیں پھر ایک حجرہ شریف، ظاہر ہوا جو نہایت  
ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام با کمال بزرگ اس میں داخل ہو  
گئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا کہ "امروز عرس حضرت غوث الثقلین  
است بتقریب عرس تشریف برونڈ" یعنی آج حضرت غوث الثقلین کا عرس دگیا رھویں  
تشریف، ہے عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں"

(کلمات طیبات فارسی ص ۷۷)

آخر میں مرشد علماء دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ  
کا فیصلہ کن فیصلہ ملاحظہ ہو وہ فرماتے ہیں۔ "پس یہ ہیئت مروجہ ایصال ثواب

کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں شریف حضرت غوث پاک قدس سرہ  
 کی اور دسواں اور بیسواں اچھلم، شمشاہی، ساہبانہ (عرس)، وغیرہ اور توشہ  
 حضرت شیخ احمد عبدالحق ادولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سیپہ منی حضرت شہاب بوعلی قلند  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وحوانے شبِ برات و دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے  
 (جواز) پر مبنی ہیں: (فیصلہ ہفت مرتبہ ص ۱۰۰) ثابت ہوا کہ یہ اہلسنت وجماعت  
 کے معنویت سے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف موجودہ دور کی ایجاد  
 نہیں بلکہ یہ اسلافِ کرام کا پسندیدہ طریقہ ہے اور صالحین کی پسندیدہ چیز پر  
 عمل کرنے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "ما راہ المسلمون حنا  
 فهو عند اللہ حسن" یعنی جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے  
 نزدیک بھی اچھی ہے: مؤطا امام محمد ص ۱۰۰، کتاب الروح لابن القیم ص ۱۰۰،  
 ہموات فارسی ص ۲۹، شہاد ولی اللہ، لبستان العارفین عربی للعلامۃ السمرقندی  
 ص ۹، و المختار المعروف فتاویٰ شامی ص ۵۱۸ ج ۳ ص ۲۳ ج ۵! و تفسیر  
 مواہب الرحمن و سرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب الاعتصام و غیرہام  
 لہذا حضور پیرانِ پیر غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں  
 شریف ایک مستحب کام ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو عمل کیجئے اور اولیاء اللہ  
 بزرگان دین کے معمولات پر لے جا تنقید نہ کی جائے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَىٰ اعْلَمُ

# گیارہویں شریف کی کیا قیمت؟

جیسا کہ ہم نے مختصر طور پر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ شہنشاہ بغداد حضور غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پاک کی تاریخ گیارہ ربیع الآخر ہے اور گیارہویں شریف منانے کی خصوصی وجہ یہی ہے۔ نیز اولیائے متقدمین اور جمیع اہلسنت کا اس پر صدیوں سے عمل رہا ہے کہ وہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال پاک کی تاریخ پر کھانا وغیرہ آپ کی نیاز کا پکا کر غرباء مساکین میں تقسیم فرماتے اور قرآن مجید کی تلاوت کر کے طعام وکلام کا ثواب سیدنا غوث اعظم کے حضور میں پیش کرتے۔

منکرین کی طرف سے عام طور پر جو اہلسنت پر بدعتی ہونے کا فتویٰ صادر ہوتا ہے اس کا اہم گیارہویں شریف ہے جیسا کہ آپ اپنے علاقہ میں آنا کر دیکھ سکتے ہیں کہ جو مسلمان گیارہویں کا طعام پکائے گا تو فوراً یا لوگ کہہ دیں گے یہ بدعتی ہے۔





میرادل اور میری جان مدینے والے      تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے  
سب کے مطلوب کا محبوب ہے تو      اللہ اللہ زہے تیری شان مدینے والے

میرادل اور میری جان مدینے والے  
تیرا در چھوڑ کے جاؤں تو جاؤں کہاں      میرے آقا میرے سلطان مدینے والے

میرادل اور میری جان مدینے والے  
بھرتے بھرتے میرا آقا میری جھولی بھرتے      اب نہ رکھ بے سرو سامان مدینے والے

میرادل اور میری جان مدینے والے  
مد آتی ہے تری ذات سے ہر ایک دکھیا کے      میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے  
میرادل اور میری جان مدینے والے

پھر تمنائے زیارت نے کیا دل بے چین      پھر مدینہ کا ہے ارمان مدینے والے  
میرادل اور میری جان مدینے والے

سگِ طیبہ مجھے کہہ کے پکاریں سب تم      یہی رکھیں میری پہچان مدینے والے  
میرادل اور میری جان مدینے والے      تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے



# گیارہویں شریف

التحقیق الاخذ فی عرس غوث اعظم

ہم اہلسنت کو حضور شہنشاہِ ولایت غوث الثقلین ربیبنا محی الدین ،  
 عبدالقادر حیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خصوصی نسبت و عقیدت ہے اس وجہ سے جس  
 تاریخ کو آپ کا وصال ہوا۔ اس تاریخ کی ہم گیارہویں شریف سے موسوم کر کے خیرات  
 کا اہتمام کرتے ہیں۔ اسی دن فقراء و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ ایصالِ ثواب  
 کے طور پر دودھ تقسیم کرتے ہیں۔ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ اور شمعِ غوثیت کے  
 پروانے تاجدار حیلان کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں اس سلسلہ کو اتنی  
 وسعت ہوئی کہ اسلامی حلقوں میں ہم گیارہویں شریف کے نام سے یہ طریقہ مشہور  
 ہوا ہے اس کے اثبات میں دلائل قرآن و احادیث کی روشنی میں ہر یہ ناظرین  
 کرتے ہیں۔ ۛ

شائد اتر جائے کسی کے دل میں میری بات

مقدمہ

اس مسئلہ میں دو رسالے ہیں کسی فرقے سے اختلاف منقول نہیں۔

غیر مقلدین وہابی اور ان کے باقی رشتہ دار دیوبند کی احرار کی تبلیغی کانگریسی، مودودی  
 علامہ خانی، پنجپیڑی وغیرہ وغیرہ جب سے پیدا ہوئے۔ جہاں دوسرے مسائل میں اختلاف  
 کیا۔ مسئلہ گیارہویں شریف میں بھی نہ صرف اختلاف کیا۔ بلکہ بہت سے بددماغ  
 گیارہویں کا نام سن کر چڑھتے ہیں۔ اور بہت سے بد بخت گیارہویں کے ختم کو معاذ  
 اللہ حرام اور حزن نیر وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

۲۲۔ گیارہویں شریف میں مندرجہ ذیل امور ہوتے ہیں، راہ شیری یا دودھ یا  
 بکرہ وغیرہ کا گوشت اور سلونا پلاؤ پکا کر فقراء اور احباب و اعزہ آوار کے اجتماع  
 میں قرآن مجید کی آیات پڑھ کر غوثِ اعظمؒ اور ان کے سلسلہ کے اولیاء و عوام  
 کی ارواح کا ثواب بخش دیا جاتا ہے۔ فرداً فرداً مخالفین ہر مسئلہ پر ہمارے  
 ساتھ متفق ہیں۔ صرف انہیں چند باتوں سے ضد ہے۔ جنہیں تفصیل سے بعد  
 عرض کیا جائے گا۔

۲۳۔ جہاں اسلام پھیلا وہاں غوثِ اعظمؒ کے نام لیوا بھی پہنچے۔ اب جہاں  
 آپ کو مسلمان ملے گا۔ وہاں گیارہویں والے پیر کا سردی بھی ملے گا۔ اور بقضہ  
 تعالیٰ اسلاف میں ایسے اکابر گیارہویں شریف کے پابند ملیں گے۔ جن کے مخالفین  
 صرف اسماء گرامی سن کر سڑنگوں ہو جاتے ہیں۔ چند ایک حضرات کے اسماء مع  
 ان کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

۱۳، امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب قرۃ المناظرہ کے ص ۱ پر تحریر فرماتے  
فرماتے ہیں۔

” ذکر یازدہم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ، لودار شاد و شاداصل یاز  
دہم اسی لود کہ حضرت غوثِ صمدانی بتاریخ یازدہم ربیع الآخر فاتحہ بہ چہلم نبی کریم ﷺ  
کردہ لودنداک نیاز آنچناں مقبول و مطبوع افتاد کہ در ہر ماہ بتاریخ یازدہم  
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر فرمودند و دیگر اتباع حضرت غوث پاک  
بہ تقلید سے یازدہم می کردند آخر رفتہ رفتہ یازدہم حضرت محبوب سبحانی مشہور  
شد الحال مردم فاتحہ حضرت شاہ دوازدهم می کنند و تاریخ وصال حضرت محبوب  
سبحانی ہفت دہم ربیع الثانی بود۔“

تذکرہ: حضرت محبوب سبحانی، قطب ربانی شیخ عبد القادر حیلانی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارہویں شریف کا ذکر تھا۔ ارشاد ہوا، کہ گیارہویں کی اصل  
یہ تھی کہ حضرت غوث صمدانی رضی اللہ عنہ حضور پر نور پیغمبر خدا احمد مجتبیٰ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے چالیسیویں کا ختم شریف ہمیشہ گیارہ ماہ ربیع الآخر کو کیا کرتے  
تھے، وہ نیاز اتنی مقبول و مرغوب ہوئی کہ زماں بعد آپ ہر ماہ کی گیارہ تاریخ  
کو ہی نبی کریم ﷺ در حیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ختم شریف اور نیاز دلانے  
لگے۔ آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز حضور غوث پاک کی گیارہویں شریف مشہور

اے یہ امام یا فعی قدس سرہ کسی مولوی کا نام نہیں بلکہ وہ ایک نامور شخصیت تھی کہ جس کے شاگردوں میں مخدوم جہانیاں جہاں گشت جیسے شیخ ماسلام قدس سرہ ایک ہیں۔ ذکر شخینا و سیدنا السیدہی الرضی الوضی ابوالمحسن سیدی الشیخ الکامل المعارف المعظم المکرم ابی الفتح الشیخ حامد الحسنی الجیدانی نقلاً من اوراد القادریہ تصنیف المخارم الاعظم الاکرم الامجد الافخم۔

آج کل لوگ آپ کا عرس مبارک بھی گیارہ تاریخ کو کرتے ہیں حالانکہ آپ کی تاریخ وصال سترہ ربیع الآخر ہے۔ معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف اصل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عرس مبارک ہے جو غوث پاک کی طرف منسوب ہو گیا۔ ہم عرس کی بحث آگے چل کر عرض کریں گے۔

۲۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "ما ثبت بالسنۃ" میں فرماتے ہیں۔

قَدْ اَشْتَهَرَنِي دِيَارِنَا هَذَا الْيَوْمَ الْحَادِي عَشَرَ وَهُوَ الْمُتَعَارَفُ عِنْدَ مَشَائِعِنَا مِنْ اَهْلِ الرَّهْنَدِ مِنْ اولادہ۔

ہمارے ملک میں گیارہویں شریف کا دن مشہور ہے۔ اور یہی ہمارا مناسک ہے  
 جو پیرانِ پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں کے نزدیک متعارف ہے۔  
 اسی طرح پیر و مرشد سیدنا سید سہری رضی الوصی ابوالمحسن نے سیدنا شیخ  
 کامل عارف معظم مکرم ابو الفتح شیخ حامد حسنی حیلانی اور اذقادر سے نقل کیا۔ شیخ  
 محقق قدس سرہ نے اسی مقام پر آپ نے گیارہویں شریف کو حضور غوث پاک  
 کا عرس مبارک قرار دیا ہے۔ اور آپ کی تاریخ وصال بھی گیارہ ربیع الآخر  
 ہی لکھی ہے۔

( ماثبت بالسنة ۱۳۷۰ ) میں تحریر فرمایا کہ

لے یہ وہی شیخ عبدالحق قدس سرہ ہیں۔ جن کی خود حضور علیہ السلام نے دستار  
 بندی کر کے شیخ الحدیث بنا کر بھیجا۔ آپ کے فیض سے اقلیم ہند کے علماء کہلوانے  
 والے بریلوی، دیوبندی، غیر مقلدین بہرہ ور ہوئے۔ یہ وہی شیخ ہیں  
 جن کو حضور علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہو جاتی تھی۔  
 اسی لیے انہیں حضور کی والی کہا جاتا ہے۔  
 خود اشرف علی تھانوی نے مانا ہے۔

و دیکھو الاقاۃ النبویہ

هُوَ الَّذِي أَدْرَكْنَا عَلَيْهِ سَيِّدِنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ  
 الشَّيْخُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَادِرِيُّ الْمُتَّقِيُّ فَإِنَّهُ قَدِ سَسَّ سِرَّهُ كَانَ يُحَافِظُنِي  
 يَوْمَ عَرَبِيَّةٍ هَذَا التَّارِيخِ أَوْ عَلَى مَا رَأَى مِنْ شَيْخِهِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ  
 عَلَى الْمُتَّقِيِّ أَوْ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْمُشَافِخِ رَحِمَهُ اللَّهُ

یعنی یہ وہ تاریخ ہے کہ جس پر ہم نے شیخ کمال عارف عبدالوہاب قادری کو  
 پایا ہے۔ یہ حضرت ہمیشہ اسی تاریخ کو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس  
 شریف کیا کرتے تھے۔ یا اس سبب سے کہ اپنے پیر و مرشد شیخ الکبیر علی متقی یا  
 اور کسی بزرگ کو دیکھا ہے۔ یہی شیخ محقق برحق فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ امان پانی  
 پتی علیہ الرحمۃ جو کہ اولیائے کرام میں بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ ربیع الثانی کی دس تاریخ  
 کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے۔

(اخبار الاحیاء) حضرت ملا جویں رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت ملا محمد علیہ  
 الرحمۃ اپنی کتاب جیز الصراط میں فرماتے ہیں۔ کہ دیگر مشائخ کا عرس شریف  
 تو سال کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بختیاری  
 شان ہے کہ بزرگان دین نے آپ کا عرس مبارک ہر مہینہ میں مقرر فرما دیا ہے۔

گیارہویں شریف خاندان غوثیہ ماب میں

سیدنا و مرشد شاہ عبدالحق کے حضرت موسیٰ پاک شہید قدس سرہ نے

تیسرا شاغلین ص ۱۰۰ میں لکھا ہے۔

اے یہ وہ ملا جیون قدس سرہ نہیں جنہوں نے نور الانور لکھی ہے۔ بلکہ یہ اور عالم دین ہیں۔ جو داخل میں رہتے تھے۔ ہمارے بعض معاصرین کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

تہنچی و مولائی و سیدی و سندی و جد کی حضرت قطب عالم شیخ عبدالقادر ثانی کہ در زمان خود ثانی نہ انتت فرزند صورتی و معنوی و ہم سجادہ نشین و قائم مقام شیخ محمد قادری است در کتاب اولاد قادر یہ خود بخط شریف نوشتہ و در انجا نص کردہ کہ نوت غوث اعظم یازدہ شہر ربیع الثانی است و بس دے شیخی و مرشدی والی سید حامد کہ ہم سجادہ نشین و قائم مقام دہم خلیفہ مطلق کامل مکمل جد خود حضرت شیخ عبدالقادر ثانی بود و در انجا کہ مشہور ایام عرائس مشائخ سلسلہ قادر یہ را بخط خود نوشتہ است۔ عرس حضرت غوث اعظم تاریخ یازدہم ربیع الثانی است پھر لکھا ہے کہ

دیگہ در بلا و عرب و عجم سندھ و ہند تاریخ یازدہم شہر ربیع الثانی عرس حضرت غوث اعظم می کنند و دریں روز اطعمہ مجالس و انواع خیرات تبرعات می نمایند و اجماع و انعقاد عرب و عجم بریں تاریخ منعقد شدہ ہے



(ف) ان عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ مشائخ سلسلہ قادریہ ہر دور میں گیارہویں شریف کرتے رہے اور وہ مشائخ ان فتویٰ باز مولویوں سے علم و عمل اور تقویٰ و طہارت کروڑ درجہ نہ صرف بہتر تھے بلکہ آج کل ان فتویٰ بازوں کو ان کے ایک معمولی خادم سے نسبت دُنیا بھی ان مشائخ کے شان کے خلاف ہے۔



لے از غوث اعظم بر خوردار ص ۱۰۳

## گیارھویں کے نام موسوم کیوں؟

اس سے ایک طرف دلائل سے واضح ہوا کہ قدم الايام سے اولیاء اللہ اور مشائخ فقہاء و محدثین و مفسرین گیارہویں شریف کرتے چلے آ رہے ہیں۔ دوسری طرف اس کا گیارہویں شریف کے نام سے موسوم ہونے کی وجہ بھی معلوم ہوئی۔ اس سے وہابیہ، دیوبندیہ کا وہم دور ہونا چاہیے۔ جب کہ کہا کرتے ہیں کہ اسے گیارہویں شریف کیوں کہا جاتا ہے۔ اس کا ہم یہی جواب دیں گے کہ :-

۱۔ چونکہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پاک کی یہی تاریخ ہے اسی لئے اس کے یوم وصال کو لفظی مناسبت سے گیارہویں کے نام سے موسوم ہوئی۔

۲۔ اسی تاریخ کو اولیاء کرام و فقہاء و محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک نہایت عقیدت اور بڑے اہتمام سے کرتے چلے آئے ہیں۔ اسی شہرت کی بنا پر اسے گیارہویں شریف سے موسوم کیا گیا ہے۔

۳۔ اس کی اور وجہ بھی بتائی گئی ہے کہ پیر پیران پیر میراں سیدنا غوثِ اعظم

ہر گیارہ تاریخ کو حضور سید الانبیاء علی نبینا علیہم السلام کا عرس مبارک  
 کیا کرتے تھے۔ اسی لیے غوث الاعظم کے شہدائی تقابلیہ و اطاعت آنجناب  
 گیارہویں شریف کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب بہ عالی جناب تھا۔ اسی لیے یہ  
 گیارہویں شریف پیر پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر حیلانی اور خود  
 پیر صاحب گیارہویں والے مشہور ہوئے۔ (کذافی انوار الرحمن ص ۱۰۰ اس کا دوسرا

حوالہ امام یاقعی احمدی (۱) ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

۴۔ بعض کہتے ہیں کہ جس ٹوڑھیا کی بارات کو سیدنا غوث اعظم نے دریا سے نکالا  
 تھا۔ اس نے حضور غوث اعظم سے عقیدت کی بنا پر خیرات، صدقات، بروج  
 غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وافر دافر کئے اسی لئے اس نام سے گیارہویں  
 مشہور ہے۔

۵ : بعض کہتے ہیں کہ حضور غوث اعظم کے سریدین ملازمین کو دسویں کو تنخواہیں  
 ملتی تھیں۔ نہ سب کے سب اسی تاریخ کو حضور غوث اعظم کے نام ایصالِ ثواب  
 بہت زیادہ کرتے تھے۔ اسی بنا پر اسے "گیارہویں" کہا جاتا ہے۔

## خلاصہ سیرکہ

اگر چہ گیارھویں شریف کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال آئے ہیں لیکن سیرکہ  
نزدیک وہی دو قول زیادہ میسر اور قریب قیاس ہیں۔

۱۔ حضور غوثِ اعظمؒ نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرس  
مبارک پر مداومت کر رکھی تھی۔ ان کی مداومت پر وہ تادمِ زلیبت پھر بعد  
وصال تا قیامت ان کے عمل کو گیارہویں اور ان کے اسم گرامی کو گیارہویں والے  
پیر کہا جانے لگا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ کہا جائے گا۔

۲۔ چونکہ آپ کا وصال گیارہ تاریخ کو ہوا۔ آپ کے وصال شریف کی نسبت  
سے آپ کے عرس مبارک کا نام گیارہویں شریف پڑ گیا۔

سوال: تم نے کہا کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الثانی  
کو ہوا۔ حالانکہ بحر السرائر و ما ثبت باسننہ و دیگر کتب سے کہ، ربیع الثانی سے  
تک روایات ملتے ہیں۔ کسی نے ۹ کسی نے ۱۱ کسی نے ۱۳ کسی نے ۱۷ اور کسی  
نے ۱۸ ذکر کیا ہے۔

جواب: یہ تو غوثِ اعظمؒ کے متعلق اختلاف ہے۔ حضور سرورِ عالمؐ تا چہ آری

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف میں بھی اختلاف کیا ہے۔ کسی نے ۹۔  
 بتائی تو کوئی ۱۸ ربیع الاول کہتے ہیں۔ لیکن بعض محدثین نے اسی قول کو لیا ہے۔  
 یعنی بارہ ربیع الاول ہے۔ اسی طرح غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق چہرور  
 کا قول گیارہ تاریخ کا ہے۔ باقی اقوال کے لیے لا اصل کہ فرمایا۔ چنانچہ سیہ شیخ  
 عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ ماہیت بالستہ میں گیارہ تاریخ کو متعین کر کے  
 ۱۷ ربیع الثانی کے قول کے لیے لکھا "لا اصل له، اور خاندان غوثیہ کا محقق  
 ترین قول تو ہم نے پہلے لکھا ہے کہ وہ گیارہ تاریخ پر اجتماع اولیاء لکھا۔ اور  
 متعدد روایات میں یہی ثابت ہے۔"

چنانچہ شاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ ماہیت بالستہ میں لکھتے ہیں حضرت  
 غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال گیارہ ربیع الثانی کو ہوا۔ اس کا حوالہ ہم پہلے  
 لکھ چکے ہیں۔ یہی شاہ صاحب قدس سرہ اخبار الاخبار میں ص ۲۳ میں لکھتے ہیں کہ  
 یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ربیع الآخر  
 کی گیارہ کو عرس کیا کرتے تھے۔

# نیں

تقریب الخاطر ص ۱۳۹ میں لکھا ہے کہ

وفی لیلة الاثنين بعد صلوة العشاء  
بعدي عشرة من ربيع الثاني سنة  
خمسة واحد وستين

حضور غوث اعظم کا وصال سوموار  
کی شرب کو عشاء کے بعد اربعہ الثانی  
۵۶۱ کو ہوا۔

غوث وقت حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی قدس سرہ نے فرمایا کہ مانا کہ

گیا رہی تاریخ ضعیف بھی ہو تو۔

بقاعدہ اصول کہ روایت ضعیف بہ سبب  
کثرت عمل قوی و مفتی بہ می شود اس کے  
بعد فرمایا کہ

اصول کا قاعدہ ہے کہ روایت  
ضعیف کثرت عمل سے قوی اور  
مفتی بہ بن جاتی ہے۔

بقواعد اصول مقرر است کہ روایت  
ضعیف از سبب کثرت عمل قوی و مفتی بہ میشود  
خلاف از وجائز نہ

قاعدہ اصول مستم ہے کہ روایت  
ضعیف جب قوی اور مفتی بہ ہو جائے  
تو اسے رد کرنا یا اس کے خلاف  
کرنا ناجائز ہے۔

تیسرا غلین ص ۱۰۱ در غوث اعظم

چونکہ، تاریخ لکھنے والے بھی بڑے بڑے نامی گرامی اور محقق تاریخ دان تھے۔ اسی لیے اس کی توجیہ ضروری ہے اس لئے مسٹر طامس ویم میل صاحب بہادر نے بھی مفتاح التواریخ بھی گیارہ تاریخ کو قبول کر کے آخر میں لکھا کہ سہو کاتب کی وجہ سے یہ غلطی ہوتی رہی کہ اس نے یا زورہم کو ہنقدم لکھ دیا۔ ورنہ تحقیق وہی ہے کہ غوث اعظمؒ کے وصال کی تاریخ گیارہ تھی بہر حال سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی نسبت سے گیارہویں شریف کے نام مشہور ہوئی۔ ورنہ دراصل یہ وہی ایصال ثواب یہ ہے جس کا اقرار تہ صرف دیوبندیوں کو بلکہ غیر مقلدوں و ماہیوں اور نجدیوں کو بھی ہے۔

لیکن چونکہ مخالفین کا طریقہ ہے کہ جس مسئلہ سے ضد اور عناد ہو تو اس کے خلاف بجائے صریح انکار کرنے کے طرح طرح کے حیلے حوالے بناتے ہیں۔



## نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا

ورنہ ظاہر ہے کہ ہم گیارہویں شریف کو اصلی اور حقیقی "ایصالِ ثواب" کی صورت مانتے ہیں۔ صرف بوجہ نسبت کے نام علیحدہ رکھ دیا ہے۔ ہزاروں عبادات میں جنہیں معمولی نسبت سے علیحدہ نام دیا جاتا ہے۔

۱۔ تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کون نہیں جانتا وہ ایک عبادت ہے لیکن اسے چونکہ بی بی صاحبہ سے نسبت ہے۔ اس لیے اس نام سے موسوم ہوتی ہے

۲۔ صلوٰۃ التَّسْبِيحِ اگرچہ وہ ایک نماز ہے۔ لیکن چونکہ اس میں تسبیحِ باریاڑھی جاتی ہے۔ اس لیے اس نام سے موسوم ہے

## وہابیوں و یونیدیوں کیلئے مقامِ عِجْرَت

چونکہ شرعی اصولوں کے مطابق "گیارہویں شریف" ایک مقدس عمل اور متبرک فعل ہے۔ جس سے ہزاروں جگہ بے شمار فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں جو اس طریقہ کار سے حقیقی طور نسبت رکھتے ہیں۔



یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے علاوہ ممالک اسلامیہ کے ہر خطہ میں اربع اثنی عشری عرس شریف اور ہر ماہ کی گیارہ بلکہ ہر روز اہل اسلام قواعد و اقسام سے طعام و فواکہ حاضرین علماء و اہل تصوف فقراء اور درویشوں کے پیش کئے جاتے ہیں و عطا اور نعتیہ نظمیوں بھی بیان ہوتی ہیں۔

خوش بختوں کی گیارہویں شریف کی محفلوں میں اولیائے کاملین کی ارواح طیبہ شریف لاتی ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں سے ایک مکتوب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

میں نے خواب میں ایک چوہترہ دیکھا۔ جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مرقبہ میں بیٹھے ہیں۔ اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید نیکی لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغفار، ماسوا اللہ اور کیفیات فناہ آپس جلوہ نما ہیں۔ یہ سب کھڑے ہو گئے۔ پھر لغد کو چلی پڑے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ معاملہ ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کے لیے جا رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سہرا اور پاؤں کے برہنہ زولیدہ بال ہیں۔ حضرت عیسیٰ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت و عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التالبعین حضرت اولمیں قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

پھر ایک حجرہ میں ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا۔ اور اس پر نور کی  
بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام کمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے۔ میں نے اس کی  
وجہ پوچھی تو ایک شخص نے کہا۔

”امروز عرس حضرت غوث الثقلین است تبقریب عرس بوند“

یعنی آج غوث اعظم کا عرس تھا۔ یہ حضرت اسی میں تشریف لے گئے تھے۔  
(کلمات طیبات شاہ ولی اللہ صفحہ ۷۸) بحمدہ تعالیٰ یہ کیفیت اکثر بزرگوں کے  
اعراس میں ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم اور ہمارے عوام گہری دلچسپی اور عقیدت  
مندگی کے ساتھ اعراس کی حاضری دیتے ہیں۔ لیکن شوم بخت نے اپنے گندے  
دماغ کا ثبوت دیتے ہوئے ”گیا رہو سی شریف“ پر گندے اور غلبہ جملے کرتے  
ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ  
غیر مقلدین کے لیے بالعموم اور دیوبندیوں کے لیے بالخصوص دعوتِ غور و فکر  
ہے۔ غیر مقلدین تو اس لیے کہ یہ لوگ شاہ ولی اللہ کی علمی شخصیت کے پورے  
طور پر معترف ہیں، اور اس واقعہ کو نقل کرنے والے شاہ ولی اللہ ہیں۔ اور  
دیوبندی اس لیے کہ وہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کی عظیم المرتبت شخصیت  
کے نہ صرف مداح ہیں۔ بلکہ انہیں بظاہر اپنا روحانی پیشوا مانتے ہیں۔ کیا یہ  
واقعی طور پر ان لوگوں کے لیے موجب غور و فکر اور نصیحت آموز سبق ہے۔ ہم

کہتے ہیں کہ اگر لغو اس عبارت کو پڑھا جائے تو ہمارے اور ان کے ماہینے کوئی ایک چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ بھی باعث نزاع نہیں رہ سکتا۔ لیکن ہم نہایت فخر کے طور کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ آج بزرگوں کے اعراس بالخصوص حضور سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس پاک میں صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی شرکت ہوتی ہے۔ خواہ ان کے مزارات پر ہوں یا جہاں مواقع میسر آئیں۔ اعراس اولیائے کرام بالخصوص بحضور سیدنا غوث اعظم کے عرس مبارک میں شمولیت کرتے والوں کی سربراہی شیر خدا حضرت علی مشککی کنک کرم اللہ وجہہ، سیدنا اولیس قرنیٰ کرتے ہیں۔ دنیا کے عالم میں ہزاروں بلکہ بے شمار ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ کہ یہ شرارتی ٹولہ ایک طرف ایسی پاک اور مقدس محفل اور ایسے محبوب اور مرغوب غذا کو خنزیر اور دیگر خرافات کہتے ہیں۔

لیکن ہاضمہ الیا کہ جب شروع ہو جائیں تو زمین من مرتبہ کا شور مچاتے ہیں اور کھائیں تو سیر نہیں ہوتے۔ پالتی لگا کر بیٹھیں گے تو لقمہ پر لقمہ اٹھاتے ہوئے دم تک نہ لیں گے۔ پھر عادات سے مجبور ہیں ہر قدم پر ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔

# اہل سنت کے دلائل

جو لوگ گیارہویں کو بدعت و حرام کہتے ہیں ان کے تین گروہ ہیں۔

- (۱) کم علمی کی وجہ سے اصول قرآن و حدیث اور صحتِ معلومات سے معذور ہیں
- (۲) وہ علم کے باوجود دیانت سے کام نہ لیتے ہوئے محض ہٹ دھرمی کی وجہ سے مخالفت کرتا ہے۔

(۳) گیارہویں شریف کو صرف اس لیے بدعت و ناجائز کہہ دیا کرتے ہیں کہ ان کے اکابر اسے بدعت و ناجائز کہتے ہیں۔

جو لوگ دیانتِ علمی سے کام نہیں لیتے اور محض ہٹ دھرمی کی بناء پر اسلامی اتحاد کو مکدر بناتے رہتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ لوگ نہ آج ہمارے بات مانیں گے نہ بعد کو بلکہ ان کی قسمت میں نہ ماننا ہی لکھا ہے۔ ہاں اگر کوئی فقیر کی تخریب کو انصاف کی نگاہ سے مطالعہ کرے تو انشاء اللہ غلط فہمیوں کا ازالہ ممکن ہے۔

## (دلیل اول)

فقیر نے پہلے متعدد حوالہ جات پیش کئے ہیں کہ گیارہویں شریف کا عمل

مدت سے قدام صالحین و علماء راسخین و مشائخ کاملین میں معمول و مقبول  
رہا ہے۔

اور فقیر نے ایسے نامور علماء و فقہاء و محدثین و مفسرین اور اولیاء مشائخ کرام مجہم  
اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں کہ جن کا صرف نام مبارک اہل اسلام کے لیے  
موجب فخر و ناز ہے اور ان میں وہ حضرات مذکور ہوئے جن کے علم و عمل پر اسلام  
کو ناز ہے۔ آج کل کے ہر فرقہ کے علماء ان کے نہ صرف خوشہ چین ہیں بلکہ آج  
اگر وہ زندہ ہوتے تو موجودہ ہر فرقہ کے علماء کو ان کے ادنیٰ شاگردوں کے سامنے  
طفیل مکتب کا مرتبہ مل جاتا تو یہ صاحبان اپنے لیے باعث برکت اور موجب  
رحمت سمجھتے۔

وہ حضرات قرآن و احادیث موجودہ علماء سے زیادہ ماہر و حاذق بلکہ فرج  
اسلام کی بھی روح تھے جبکہ انہیں اسلام کے ہر مسئلہ کی تحقیق و تدقیق وافر وافر  
نصیب تھی وہ بدعت کو بھی جانتے تھے اور سنت کو بھی لیکن باوجود اینہر گیارہویں  
کے نہ صرف قائل بلکہ عامل تھے اسی لئے ہم موجودہ دور کے محققین کی ہر نئی تحقیق  
کو تو دباؤ پر مار سکتے ہیں لیکن ان کی تحقیق کو نہ صرف جائز بلکہ اپنے لئے حرجان  
اور روح ایمان مانیں گے۔ اس لیے کہ ان حضرات کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے پہلے کئی عرصہ اپنی امت کو سمجھایا مآراہ المؤمنون حسنا فهو عند اللہ حسن

”جس کو مومن اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے۔

لا تجتمع امتی اعلی الضلالۃ

”میری امت کا اجماع گمراہی پر نہیں ہو سکتا۔“

جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تصدیق فرمائی ہے اور اسلاف میں بھی گیارہویں شریف کے متعلق کسی معتبر عالم دین کا انکار موجود نہیں تو پھر چند صدی ملوانے انکار کرتے ہیں حرج کیا ہے ان کی بھی صرف ہڈ دھری اور زندقہ ہے اور بس۔

ورنہ منصف مزاج مسلمان ان سے صرف یہی سوال کر کے متوجہ لے کہ اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ جس عمل کے عامل تھے کیا وہ بدعتی تھے اور حرام خور اور اگر معاذ اللہ وہ ایسے تھے تو پھر وہ اولیاء اللہ کہلانے کے حقدار کیسے حالانکہ مخالفین اب بھی انہیں اولیاء مانتے ہیں، چونکہ بدعت، انکا خانہ ساخت، فتویٰ ہے لہذا اسے پھینک دو کہ یہ انڈے ہیں گندے۔

(دلیل نمبر ۲)

گیارہویں شریف ایصال ثواب ہے جیسا کہ ہم نے رسالہ ہذا کے ابتداء میں عرض کیا ہے کہ جب یہ ایصال ثواب ہے تو حرام کیوں، اس کی حرمت چند

مخالفین پیش کرتے ہیں اگرچہ مخالفین کے ہر اعتراض کے لئے ایک علیحدہ تصنیف ضروری ہے لیکن رسالہ ہذا کی مناسبت سے مختصراً ہر ایک جواب قرآن وحدیث اور دلائل شرعیہ کی روشنی میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

## اعتراضات کے جوابات

اگر گیارہویں شریف ایصالِ ثواب ہے تو اسے گیارہویں شریف کیوں کہتے ہیں۔ اصلی نام کیوں نہیں لیتے۔

### جواب نمبر ۱

نام بدلنے سے کام نہیں بگڑتا اس کے چند دلائل فقیر نے پہلے عرض کئے ہیں۔ چند اور لہجے۔

۱: حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسلام سکھایا۔ اس وقت ہر مسئلہ صحابہ کے دل و دماغ پر اثر کرتا چلا گیا۔ لیکن انہوں نے کبھی کسی مسئلہ کو مستقل نام سے پکارا لیکن آج ہم نے انہی مسائل کو ایک ہیبت مستندہ میں لاکر کسی فن کا نام حدیث کسی کا تفسیر کسی کا فقہ وغیرہ وغیرہ پھر ہر ایک کے لیے ہم

۱۲ لے چونکہ ایصالِ ثواب متفق علیہ مسئلہ ہے اس لیے اس پر دلائل لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ۱۲

نے ہزاروں نہیں بیشتر ایجادیں کی ہیں۔

۱۲ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو علمی و عملی دولتوں سے نوازا لیکن آپ کے دور میں ہمارے ایجاد کردہ اصطلاحیں نہیں تھیں مثلاً پڑھنے کی جگہ کا نام مدرسہ دارالعلوم، درس گاہ، جامعہ وغیرہ وغیرہ اور پڑھانے والا معلم مستعلم، تلمیذ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح ہزاروں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ العاقل تکفیه، اشارہ تفصیل فقیر کی کتاب العظمت عن البدعتہ میں ہے۔

### جواب نمبر ۲

ایصالِ ثواب عام لفظ ہے جو عوام کے لئے سجتا ہے۔ ہم اہل سنت چونکہ باادب واقع ہوئے ہیں اسی لئے ایک شیخ کامل کے ایصالِ ثواب کے نام کو نمایاں کر کے عوام میں دلی کامل کی شان کا امتیاز کرتے ہیں۔ تاکہ ولایت کی عظمت کا سکہ دلوں پر بیٹھ جائے اور یہی عین فطرت ہے چنانچہ ہم سب آدم زادے انسان یا آدمی کہلاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک دوسرے سے تمناز کرنے سے مختلف قومیں بنائیں تاکہ التباس نہ ہو کما قال وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا۔

چونکہ ایصالِ ثواب ایک عام حیثیت تھی پھر ہم نے انہیں مختلف شعوبا و قبائل بنائے تاکہ تم ایک دوسرے سے متعارف ہو۔ یعنی ایصالِ ثواب انبیاء و اولیاء



کے نام نکلنے کو اعرس اور غوث اعظم کے عرس کو گیارہویں سے موسوم کیا جاتا ہے اس میں کونسا عرس ہے۔

### (سوال ہے)

تمہارے اس دو غلہ پالیسی سے ہم شاکھی ہیں ایصالِ ثواب تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔ اور تم اسے غوث اعظم کے نام کرتے ہو۔

### (جواب)

یہ اہلسنت پر بہت بڑا بھاری سہتان ہے اور تقریباً ایسے غلط تاثرات دے کر عوام کو وہابی دیوبندی اپنے دام تزویر میں پھنسا لیتے ہیں ورنہ ہم نے بار بار کہا مکھا اور کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے کہ ہم بھی گیارہویں یا اعراس یاد گیر نذرونیاز سب اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں اور ثواب انبیاء و اولیاء اور غوث اعظم کے ارواح مقدسہ کو پہنچاتے ہیں باقی رہا ان اشیاء پر انبیاء و اولیاء اور غوث اعظم کے نام لیا جانا یہ مجاز ہے اور ایسے مجازات قرآن و احادیث اور محاورات عرب اور ہمارے عرف میں کثیر الوجود اور روزمرہ کا معمول ہیں۔

## چند احادیثی شواہد

سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد کی ماں یعنی

میری ماں مر گئی ہے پس کون سا صدقہ

بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا پانی! پس

سعد نے کنواں کھودا اور کہا یہ سعد کی

ماں کے واسطے ہے۔

عن سعد بن عبادہ قال

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان ام سعد ماتت فأنتی الصدقة

افضل قال الماء فحفر بیراً وقال

هذه لام سعدی

دا بوداؤ و شریف انی از مشکوة

باب فضل الصدقة۔

اس روایت میں صاف ظاہر ہے کہ کنواں کھودا یا تو خدا تعالیٰ کے لیے گیا

اور اس کا ثواب بھی ام سعد کے لیے مطلوب ہے۔ لیکن حدیث شریف میں صرف

لام سعد ام سعد کے لیے کا لفظ ہے۔ یہی ہم کہتے ہیں۔

۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کون ہے

جو میرے لیے مسجدتاء میں چار رکعت پڑھے اور کہے ہذا لابی ہریرہ۔

یہ ابو ہریرہ کے لیے ہے۔ مشکوة شریف باب (لفتن) اس سے حضرت ابو ہریرہ

کا مقصد بھی یہی تھا کہ نماز کا ثواب اپنی ہریرہ کے لیے ہے اس میں اللہ تعالیٰ

کا نام نہیں لیا بلکہ ابو ہریرہ کا نام کیا اس سے نہ حضرت ابو ہریرہ کو کوئی مشرک

کہہ سکتا ہے اور نہ اس کو ہم کہتے ہیں پھر رہی گیا رہیں غوث پاک کی تو ہم مشرک کیوں مخالفین کو مذکورہ روایات کے متعلق ماہ الامتیاز واضح کرنا چاہیے بلکہ ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک آنے والے تمام امتیوں کا نام لیا۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الضحیٰ کے دن میں حاضر تھا آپ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے اترے پس آپ کی خدمت میں دو کبیرے حاضر کئے گئے بس فزع فرمائے آپ نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا بسم اللہ اکبر واللہ اکبر یہ میری طرف سے اور اس کی طرف سے جس میرے امتی نے قربانی نہیں کی۔

من یابرن عبد اللہ  
قال شهدت مع النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم الاضحی بالمقطنی  
فلما قفنی خطبۃ نزل عنی  
منبرہ فاتی بکشین فذبحہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلمہ یدہ وقال  
بسم اللہ واللہ اکبر هذا  
عنی وعمت لکذ یفح من امتی  
رواة الترمذی ص ۱۰۶  
مشکوٰۃ شریف ص ۱۰۶

اس میں قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کا ثواب بندوں کو پہنچانا مطلق ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ تو بجائے اللہ تعالیٰ کے نام لینے کے بندوں کا نام لیا جائے تو حرج نہیں دیکھئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرتے وقت صاف کہا کہ یہ میری اور میری تمام امت کی طرف سے ہے چونکہ یہ بخت، "ما اهل بغیر اللہ" سے متعلق ہے اسے فقیر نے اپنی تفسیر اویسی تفصیل سے لکھا ہے اسی لئے انہی تین احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

## حقیقی دلائل

چونکہ ہر فرد جانتا ہے کہ یہ مسئلہ حقیقت و مجاز کا ہے۔ جس طرح کائنات کی ہر چیز کا مالک و متصرف حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ ہے اسی طرح ہر قسم کی گیارہویں دیگر نذر، نیاز جو حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ گیارہویں نیاز وغیرہ عام طور پر انسانوں سے منسوب کی جاسکتی ہے جیسے فدا کی روٹی اور فلاں کا مکان وغیرہ وغیرہ

اگر حقیقت و مجاز کے اس مسئلہ پر اعتقاد و یقین نہ رکھا جائے تو پھر دنیا کی کوئی چیز کسی دوسرے سے منسوب نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی حلال اور جائز رہ سکتی ہے۔ تفصیل کے لیے فقیر کی تفسیر کا مطالعہ کیجئے۔

## رسوالہ

اگر واقعی کیا رہوس شریف ایصالِ ثواب ہے تو پھر تم اسے نذر و نیاز سے کیوں تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ نذر و نیاز صرف اللہ تعالیٰ کی خاص باتوں کو پیروں فقیروں کے لئے ثابت کرتے ہو۔ اسی لئے مشرک ہو۔

یہاں بھی وہی حقیقت و مجاز و اجالی بات ہے اس لئے کہ ہم نے نذر و نیاز مجازاً ہی یہ و تحفہ پر استعمال کرتے ہیں اور یہ ہمارا ادب ہے کہ ہم اولیاء و انبیاء علیہم السلام کے ایصالِ ثواب کو نذر و نیاز وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں وہ اس لئے کہ ہم انبیاء و اولیاء کو زندہ مانتے ہیں اور یہ بچت اپنے مقام پر حق ہے اور شرعی امور میں سینکڑوں مسائل ایسے ہیں جن میں شرعی اصطلاحات کو مجازاً اور دوسرے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے جسے فقیر نے متعدد مثالیں اپنی تفسیر میں لکھی ہیں۔ یہاں صرف چند حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے جس سے غیر مقلدین اور دیوبندیوں کا منہ تو ہند ہو سکتا ہے۔ لیکن ضد البتہ نہیں جائے گی۔ اس لیے کہ وہ لاعلاج بیماری ہے۔

حضرت ملاں جمیون صاحب نورا النوار استاذ سلطان مالگیر و رنگ زینت اللہ علیہا

وَمِنْ هُمْ مَاعِلِمَاتُ الْبَصْرَةِ الْمُنْدُومَةِ لِذَوَلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّحِيمُ

اور یہاں سے معلوم ہوا کہ بے شک وہ گائے جس کی نذر اویبا کے لئے

جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے حلال و طیب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

اپنے والد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا حال لکھتے ہیں کہ وہ قصبہ ڈاسنہ میں حضرت مخدوم اللہ دیا علیہ الرحمۃ کے مزار پر زیارت کو تشریف لے گئے جب آنے لگے تو حضرت مخدوم اللہ دیا نے مزار سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحیم ذرا ٹھہرو کچھ کھا کر جانا یہ سن کر والد صاحب ٹھہر گئے پھر ایک عورت اپنے سر پر چاول شیرینی لے کر آئی اور عرض کی کہ میں نے نذر مانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند آئے گا میں اس وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیا کے دربار میں ٹھہرنے والوں کو پہنچا دوں گی وہ اسی وقت آ گیا اور میں نے یہ نذر پوری کر دی، اصل عبارت پڑھیے۔

اَلْاَکْاہُ نَزْنِی بَیَاہُ طَبَقِ بَرَنْجٍ وَشِیرِیْنِی بِسَرِّ وَگفت نذر کردم کہ اگر زونج من بیامد ہاں ساعتی طعام پختہ بہ نشیندگان در گاہ مخدوم اللہ دیا رسا نام درسی وقت آمد نذر ایفاء کردم و آرزو کردم کہ کسی آنجا باشد تناول کند۔

(الفاس العارفین ص ۴۴)

فی زماننا حلالٌ طیبٌ (قصر احمدیہ)

اور یہاں سے معلوم ہوا کہ بے شک وہ گائے جس کی نذر اولیاء کے لئے  
کی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے حلال و طیب ہے۔

## حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

اپنے والد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا حال لکھتے ہیں کہ وہ قصبہ ڈاسنہ  
میں حضرت مخدوم اللہ دیا علیہ الرحمۃ کے مزار پر زیارت کو تشریف لے گئے جب  
آنے لگے تو حضرت مخدوم اللہ دیا نے مزار سے ارشاد فرمایا اے عبدالرحیم فلا ٹھہرو  
کچھ کھا کر جانا یہ سن کر والد صاحب ٹھہر گئے پھر ایک عورت اپنے سر پر چاول  
شیرینی لے کر آئی اور عرض کی کہ میں نے نذرمانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند آئے گا  
میں اس وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیا کے دربار میں ٹھہرنے والوں کو پہنچاؤں گی  
وہ اسی وقت آگیا اور میں نے یہ نذر پوری کر دی۔ اصل عبارت پڑھیے۔

اں گاہ نرنے بیامد طبق بزنج و شیرینی بر سر و گفت نذر کردم کہ اگر زونج من  
بیامد ہماں ساعتے طعام پختہ بہ نشیندگان و رگاہ مخدوم اللہ دیا رسا نم دریں وقت  
آمدن در ایفاء کردم و آرزو کردم کہ کسی آنجا با شد تناول کند۔

(انفاس العارفين ص ۴۴)

اس حکایت سے کسی مسائل مرتب ہوتے ہیں انہیں فقیر نے "کرامات اولیاء"

نامی کتاب میں تفصیل سے لکھا ہے۔

دہابیوں دیوبندیوں کے پیشواؤں نے بھی لفظ نذر و نیاز مخالف و اہل یا  
بالخصوص اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔ اگر یار لوگوں کو  
مشرک و بدعت کے فتویٰ بازی کا شوق ہے تو ذرا ایک فتویٰ شاہ ولی اللہ محدث  
دہلوی قدس سرہ کے لئے بھی شائع فرما کر ماجورین اللہ ہوں۔

(سوال)

ایصال ثواب کے تو ہم بھی قائل ہیں لیکن یہ جو تم معین کر کے گیا رہیں یا عرس  
وغیرہ کرتے ہو یا ناجائز ہے اور کسی فعل و معین کیا جائے۔

(جواب)

دہابیوں دیوبندیوں نے شریعت پاک پر بہتان باندھا ہے کہ کسی نیکی کو معین  
کیا جائے تو وہ حرام ہے ہم عوام دیوبندیوں دہابیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے  
کسی مولوی کے قرآن مجید کی صرف ایک آیت پڑھوائیں جس میں حکم ہو کہ جائز  
طریقہ کی تعین حرام ہے حالانکہ آیات قرآنی کی کوئی جملہ اور احادیث مبارکہ کے  
تمام تر ذخیرہ سے ایک حدیث یا حدیث کا ایک جملہ بھی ایسا نہیں مل سکتا جس  
میں تعین ایام کو ازتارہ کنایہ سے بھی حرام اور بدعت وغیرہ کہا گیا ہو۔



## اسی طرح

تمام تراقوال اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک قوم بھی ایسا نہیں مل سکے گا جس میں تعین ایام کی تردید کی گئی ہو۔

اور اگر ہمارا مندرجہ بالا دعویٰ درست ہے اور مخالفین ہمارے اس دعویٰ کو قرآن کے دلائل سے توڑنے کی ہمت نہیں رکھتے تو پھر مجبوراً کہنا پڑے گا کہ لعنت اللہ علی لکاذبین حالانکہ شریعت کے اکثر امور تعینات کے بغیر ہوتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے امور متعین فرمائے۔ فقیر نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ فی الحال چند ایک دلائل پیش کر رہا ہوں تاکہ ناظرین تعین کر سکیں کہ شریعت معطر یہ میں تعین برائے مصلحت نیکی کے امور میں شرعاً جائز ہے۔

عقلی دلیل : نظام کائنات کا وہ کون سا کام ہے جس کے لیے کوئی دن معین نہیں۔ نوع انسانی کی تخلیق سے لے کر عالم آخرت تک کوئی بھی قضیہ تعین یوم سے خالی نہیں۔ بچے کی پیدائش کا دن معین ہے۔ شادی کا دن معین ہے۔ موت کا دن معین ہے۔ بہادر اور خزاں کے دن معین ہیں۔ روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوٰۃ کے دن معین۔ غرض دینی و دنیوی امور معین ایام ہی ہیں انجام پذیر ہوتے ہیں اور پھر لطف کی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ تعین یوم کو بدعت اور ناجائز کہتے ہیں ان

اپنا کوئی کام بھی معین دن کے بغیر نہیں ہوتا۔ جلسوں کے دن معین کا تفرسوں کے دن معین تبلیغی دوروں کے دن معین اگر نظر عمیق دیکھا جائے۔ تو تین یوم کا انکار کرنا قانون فطرت ہی کے خلاف ہے کیونکہ اگر تمام امور یوں ہی بے قائدگیوں اور بغیر تعین ایام کے شروع کر دیئے جائیں تو نظام حیات ہی درہم برہم ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ اثنا بدیہہ ہے جس پر دلائل کی چنداں ضرورت نہیں۔

## یہ تعینات

گیارہویں شریف اور عروس اور دیگر اور ایصالِ ثواب جیسے نیک امور کے لیے کئے جاتے ہیں کفر، شرک، بدعت حرام اور ناجائز کیوں ہو جانے ہیں۔ کیا کوئی شخص دین و دنیا کا کوئی کام بغیر دن اور وقت کا تعین کئے سرانجام دے سکتا ہے۔

اپنی پہلا شوش سے نیک مرتے دم تک انسان ایام و اوقات کا پابند ہوتا ہے یا پابند کر دیا جاتا ہے۔ ہم یہاں مثالیں نہیں بیان کریں گے بلکہ ہر ذی شعور سے درخواست کریں گے کہ خدا را سوچئے اور خوب سوچئے کہ کیا دن اور وقت کا تعین کرنا فی الواقع موجب کفر و شرک ہے یا چھٹکے ہوئے ذہنوں کی اختراع اور سیکے ہوئے دماغوں کی یا وہ کوئی اور بیہودگی کی منہ لولتی تصویر ہے۔

ہماری اس درخواست پر جو لوگ غور فرمائیں گے ان کی نوازش ہے اور  
 جن کے ذہن اب بھی ان کے حضرات صاحبان کے فراہم تعصب آفرین میں آئیے  
 دے ہی رہے اور ضرور دیکھیں کہ تنبیات آیام کے متعلق شریعت مقدمہ کا کیا  
 حکم ہے۔ ملاحظہ ہو۔

## قرآن مجید

۱۔ رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا و ذکرہم یا یا ام اللہ یعنی  
 بن اسرائیل کو وہ دن عیسیٰ بار دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل پر نعمتیں اتاری  
 بیے غرق فرعون من و سلویٰ کا نزول وغیرہ (ف) آمین۔  
 معلوم ہوا کہ جن دنوں میں رب تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمت دے ان کی یادگار  
 منانے کا حکم ہے۔

۲۔ مشکوٰۃ کتاب الصوم میں ہے سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ صَوْمِ لِيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَتَالِ فَيَسِ وَوَلَدَتْ وَفِيهِ اَنْزَلَ عَلَيَّ يَعْنِي حَضْرَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 سے در شبہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اسی دن ہم پیدا  
 ہوئے اور اسی دن ہم پر وحی کی ابتدا ہوئی (ف) حدیث سے ثابت ہوا کہ  
 یادگار منانہ سنت اس کے لیے دن مقرر کرنا سنت حضور علیہ السلام کی ولادت

کی خوشی میں عبادت کرنا سنت ہے۔ عبادت خواد بدنی ہو۔ جیسے کہ روزہ

اور نوافل یا مالی جیسے کہ صدقہ و خیرات تقسیم شیریہ وغیرہ

۳: مشکوٰۃ یہ ہی باب، فصل ثالث، میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام مدینہ پاک

میں تشریف لائے تو وہاں یہودیوں کو رکھا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔

سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

فانحن آحق واولی بموسى منکم ہم موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ قریب

ہیں فصامہ و امر لبصیا ہم خود بھی اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو عاشورہ

کے روز کا حکم دیا چنانچہ اول اسلام میں یہ روزہ فرض تھا۔ اب فرصیت تو منسوخ

ہو چکی ہے مگر استحباب باقی ہے۔

۴: مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ عاشورہ کے روزے کے متعلق کسی

نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس میں یہود سے مشابہت ہے تو فرمایا کہ

اچھا سال آئندہ اگر زندگی رہی تو ہم دو روزے رکھیں گے یعنی چھوڑا نہیں بلکہ

زیادتی فرما کر مشابہت، اہل کتاب اسے بچ گئے۔

۵: یہ نمازیں گذشتہ انبیاء کی یادگار ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا

میں اگر رات دیکھی تو پریشان ہوئے۔ صبح کے وقت دو رکعت شکر یہ ادا کی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسمعیل علیہ السلام کا ذریعہ

پایا۔ محنت، جگر کی جان بچی، قربانی منظور ہوئی۔ چار رکعت شکر یہ از آئیں، یہ ظہر ہوئی وغیرہ وغیرہ معلوم ہوا کہ نماز کی رکعت بھی ریگڑ انبیاء کی بارگاہ متعین بارگاہ دین ہیں۔

۵۔ حج: تاخیر یا جرد و اسمعیل و ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ ہے۔ اب اسے تو وہاں پانی کی تلاش ہے۔ اور نہ شیطان کا قربانی سے روکنا، مگر صفا و مروہ کے درمیان چلنا، بھاگنا، منیٰ میں شیطان کو کنکر مارنا بدستور ویسے ہی موجود ہے محض، یادگار کے لیے اور پھر متعین اوقات میں۔

## خُلاصَةُ

بہر حال تعین نہ شرعاً حرام ہے نہ اس پر نفس کے پاس کوئی دلیل ہے ہاں چند ایسے امور ہیں جنہیں ہم بھی ایسی تعین کو منع کرتے ہیں، وہ چند امور مندرجہ ذیل ہیں۔

وہ دن یا جگہ کسی بت سے نسبت رکھتی ہو جیسے ہولی، ریولی، کو اس کی تعلیم کے لیے دیک پکا یا مندر میں جا کر بندوقہ کرنا۔ اس لیے مشکوٰۃ باب النذرین ہے کہ کسی نے بوانہ میں ادنٹ ذبح کرنے کی میت کی، تو فرمایا، کیا وہاں کوئی بت یا کفار کا مبدہ تھا، عرض کیا نہیں، فرمایا جا اپنی نذر پور کی کر۔ (۲) اس تعین میں کفاسے مشابہت ہو۔ (۳) اس تعین کو واجب اجانا، اسی لئے حدیث

شریف ہیں کہ صرف جمعہ کے روز سے منع فرمایا گیا۔ کیونکہ اس میں یہود سے  
 مشابہت ہے۔ واجب جاننا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ہم اہلبیت کے جملہ معاملات  
 مبارک شریف۔ رحیمی شریف۔ انرا اس مبارک۔ گیارہویں شریف۔ جمعراتیں۔ چہلم  
 سووم۔ برسی وغیرہ۔ لقمہ ضرورت فقیر نے یہاں مختصراً لکھ دیا ہے تفصیل کے لئے  
 "الحیل المتین فی تحقیق التعمین" دیکھیے۔

گیارہویں شریف ایصالِ ثواب کا دوسرا نام ہے۔ اس میں خیرات و صدقات  
 اور کلامِ الہی۔ مجلس۔ وعظ وغیرہ کا ثواب سیدنا و غوثنا و غیاثنا ملوانا ملجانہ محبوب  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ غوثِ اعظمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي قَدَسَ سِرُّهُ الْعَزِيزِ  
 کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب ہوتا ہے۔ اس کے ہر جزی پر وہابیہ دیوبندیہ  
 کو اعتراضات ہیں۔ ان کا مکمل دندانِ شکن جواب دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود  
 کوئی مانے یا نہ مانے۔ اس کا اپنا ایمان۔

میاں محمد بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اندھے نوں بازار پھرایا سارا سیر کرایا

جے چھوتے ایہ کھسی کجہ نہیں نظری آیا

# لطیفہ

سوال :- ایک صاحب نے مجھ سے کہا، تاریخ مقرر کرنا بدعت ہے!

فقیر کی طرف سے جواب ۔

جواب :- صاحب آپ بھی تو مال کے پیٹ ہیں ۹ ماہ مقرر ہے ہوں

گے۔ چاہیے تھا کہ کم و بیش ایام رہتے، تاکہ آپ کے معیار توحید میں فرق نہ آتا۔

صاحب، آپ کے لیے سیوی بھی مقرر کی گئی ہوگی چاہیے تھا کہ آپ کے مذہب

میں عورت کسی ایک کے لیے مقرر نہ کی جاتی اور نہ ہی رٹا کسی کے لیے مقرر

اور نہ ہی سونے، جاگنے کا وقت، کھانے کا وقت اور پڑھنے کا وقت مقرر کیا

جائے۔ آپ اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں، جس کے کھلنے بند ہونے کا وقت

مقرر نہ ہو۔ آپ اس ریل، جہاز پر سوار ہوں۔ جس کا وقت مقرر نہ ہو اور

آپ اس شفا خانہ سے دوائی لائیں جس کا وقت مقرر نہ ہو۔ آپ اس جلسے

جائیں جس کا وقت مقرر نہ کیا گیا ہو۔ آپ فیصلہ ایسی عدالت کا مانیں جو وقت

کی پابند نہ ہو۔ آپ گندم وہ کھائیں جس کے بونے اور کاٹنے کا مہینہ مقرر نہ ہو

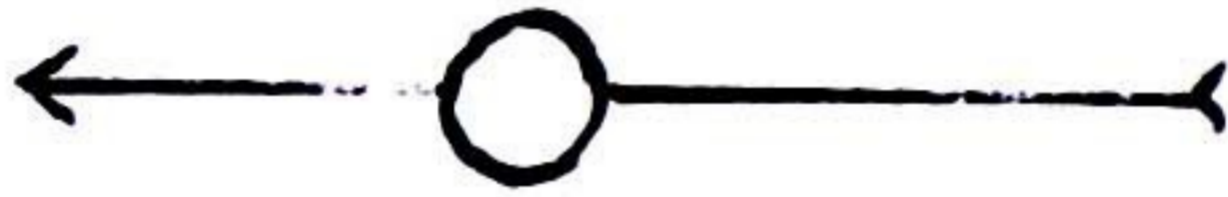
ورنہ آپ کی توحید باقی نہ رہے گی۔ (معاذ اللہ)

بھائیو! صرف ایصالِ ثواب بزرگانِ دین کے لیے ہی مقرر کرنا گناہ ہے:

ہرگز نہیں بلکہ حیدر بھی نیاز پکائیں، ختم دلائیں بلاشبہ جائز ہے۔

## حِقَّة دَوْم

# اکابرین کا فیصلہ



۱: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر سنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے تیسرے اور ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور سال کے بعد صدقہ کیا۔

۲: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بارہ روز بعد بہت سا کھانا پکوا یا اور مسلمانانِ مدینہ کو بلایا پھر اس کھانے کا ثواب حضور علیہ السلام کی رورِ عالیہ کو ایصال کیا۔ پھر وہ تمام کھانا تمام مسلمانوں کو کھلایا۔ جو اکابر حضرات اس راز سے واقف تھے ان سے لوگ پوچھتے یہ کھانا کیسا تھا اور یہ آج کا دن کیسا تھا۔ تو وہ جواب دیتے



الْيَوْمَ عُدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيُنِيحَ كَارِبَانَ حَضْرَتِي

اللَّهُ عَلَيْهِ دَائِمٌ رَسْمٌ كَيْ غُرْسٌ بِيَارِكٍ كَارِبَانَ هِيَ

از ملفوظات شہید شرف الدین سجلی منبری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ تبوک میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو بھوک شدید ہوئی اور آدنٹ ذبح کرنے کا ارادہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو پتہ چلا تو فرمایا اگر آدنٹ ذبح کرے گا تو جہاد کیسے کرے گا اسباب

کہنے لگے پھر آپ کوئی تجویز بتائیں فرمایا ٹھہرو ہیں ابھی نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہوں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

دربار رسالت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کا بچا ہوا

تو شکر منگوا لیں پھر اس پر دعا مانگیں تاکہ اس میں برکت ہو حضرت رسول

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو شکر لاؤ چنانچہ وہ تو شکر ہی اگر صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اپنے سامنے رکھا جس پر جو کی روٹی کا صرف ایک ٹکڑا اور مٹھی بھر چھینا

اور مٹھی بھر کھجوروں کی تھی اور دعا فرمائی اس کے بعد اس کھانے میں اس قدر

برکت ہوئی کہ تمام لشکر نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہ حدیث شریف کے

باب الایمان میں موجود ہے۔

(۱۳) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب شرح برزخ میں

لکھا ہے کہ جب حضور علیہ السلام کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو آپ کے پاس تیسرے دن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنڈ کھجوشک کے دانے اور دروہ جس میں جوگی روٹی بھیک ہوئی تھی لائے۔ حضور علیہ السلام نے سورہ فاتحہ اور تین دفعہ قُلْ هُوَ اللَّهُ شَرِيفٌ طَرَحَ كَرُونُونَ ہاتھ مبارک اٹھا کر دعا مانگی اور حضرت ابوذر غفاریؓ کو فرمایا کہ اس مجلس میں تقسیم کرو۔

(۵) حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ہے کہ حضرت سہیلؓ نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے ایک غلام انسا رکیا۔ (تذکرہ موتی)

(۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاسم بن محمد سے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھوٹے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے اپنے فزیم مال میں سے ایک غلام اس امیہ کے آزاد کیا کہ ان کے انتقال کے بعد اس آزادی غلام سے ان کو آخرت میں نفع ملے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قَدْ أَشْهَدَنِي دِيَارِنَا هَذَا الْيَوْمَ الْحَادِي عَشْرَ وَهُوَ الْمُنْعَارُ

عِنْدَ مَا حِينَا مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ مِنْ أَوْلَادِهِ -

( ثابت بالسنن )

ترجمہ: یعنی ہمارے شہروں میں گیارہویں تہریق کا دارن مشہور ہے  
اور یہی ہمارے شیخ جو پیران پیر و سنگیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر حیلانی رحمۃ  
اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ ان کے نزدیک متعارف ہے۔

**حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں**

حضرت مولانا جلال الدین بن سائب کھٹے ہیں۔ ع  
اعراس پیران برست پیران سماع و صفائی دارند  
یعنی اے جلال الدین عرس پیران کو سماع کو صفائی کے ساتھ کریں۔

**حضرت علامہ عبد الغنی فرماتے ہیں**

حضرت علامہ عبد الغنی فرماتے ہیں۔ بزرگوں کے لیے جو نذر مانا جاتا ہے  
ادرا سے مراد کے نفاہ اصل ہونے پر بائنا شہر کے آتے پر متعلق کہا جاتا ہے تو  
وہ نذر مجاز ہے اس سے اولیاء اللہ کی قبور پر خارین کے لیے صدقہ کرنا ملد ہے

( حدیث نذیر )

اولیاء اللہ کی وفات کے بعد ان کی قبور سے اتنا ہی فائدہ ہے

بلکہ اس سے بڑھ کر ہے، حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا تَخَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ (بِس)

تم کسی معاملہ میں پریشان ہو جاؤ تو اول قبروں سے مدد مانگو، اور حدیث شریف میں ہے مَنْ يُسْتَمَدُّ فِي حَيَاتِهِ يُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِهِ (جس سے اس کی زندگی میں مدد مانگی جائے اس سے اس کی وفات کے بعد بھی مدد مانگی جاسکتی ہے) اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے طلبِ بارش کی دعا کے لیے عرض کیا تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر پر جا کر چھت، مبارک سے آسمان کی جانب سوراخ کر دو، چنانچہ ایسا کرنے سے بہت بارش ہوئی، صحابہ نے بعد میں بارش کی کثرت سے نقصان ہو جانے کا خیال اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سے ظاہر کیا، فرمایا قبر کی چھت کا سوراخ بند کر دو، جب بند کیا تو بارش رک گئی، صحابہ کہتے ہیں وہ بارش اتنی نفع مند ہوئی کہ اونٹوں کی صحت دیکھ کر لوگوں میں مشہور ہوا عام الفتن (پہلے کا سال) اور امام شافعی فرماتے ہیں: "امام موسیٰ کاظم رضا کی قبر حاجات پوری ہوتے ہیں تریاقِ اعظم ہے۔"

اسی لیے صاحبِ قبر کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لیے قبر پر مچھول چڑھنا جائز بلکہ سنت ہے وَفَعُ الرَّيْحَانُ وَالْجَرِيدُ سُنَّةٌ (خوشبو اور مچھول چڑھانا اولیاء اللہ کی قبر پر سنت ہے) لمطاوی علی مراتی الفلاح، ص ۲۶۴

اور اولیاء اللہ کی قبروں پر غلاف چڑھانا، شمع جلانا، جھنڈے لگانا قبر کے سربانے پکڑی باندھ کر رکھنا اور صاحبِ مزار کے لیے نذر ماننا اور مزارات اولیاء اللہ پر گنبد بنانا بالکل جائز و ثواب کا کام ہے۔ تفسیر روح البیان ص ۱۰۰ سورہ توبہ، حدیقتہ النذیہ شرح، طریقۃ محمدیہ مصری جلد دوم، ص ۲۲۹ و المنہار ج ۵ کتاب الکلمہ ہیئت باب اللبس و جلد اول بحث زیادة القبور وغیرہ کتب ملاحظہ ہوں جن میں لکھا ہے۔

فَبِنَاءِ الْقُبَابِ عَلَى قُبُورِ الْعُلَمَاءِ  
وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحَاءِ  
وَوَفَعِ السُّتُورِ وَالْعَبَائِمِ  
وَالثِّيَابِ عَلَى قُبُورِهِمْ أَمْرٌ جَائِزٌ  
إِذَا كَانَتِ الْقَصْدُ بِذَلِكَ  
التَّعْظِيمِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ  
حَتَّى لَا يَحْتَقِرُوا مَا حَبَرَ

پس گنبد بنانا علماء، اولیاء، صالحاء  
کی قبروں پر اور سپرے ٹکانا، پکڑی  
باندھنا، کپڑے ڈالنا۔ یہ تمام کام  
جائز ہیں جب کہ مقصود لوگوں کی  
نظر میں تعظیم کرانا ہو کہ لوگ حساب  
قبر کو خیر نہ سمجھیں۔

هَذَا الْقَبْرِ . ( روح البیان )

اور حدیقتہ اندر یہ میں لکھا ہے :

تَعْظِيمًا لِذُوحِهِ إِعْلَافًا لِلنَّاسِ  
 إِنَّهُ وَوَلِيُّ لَيْبَرٍ كُؤَابِيَهُ وَيُدْعُوا  
 اللّٰهَ تَعَالَىٰ عِنْدَهُ فَيُسْتَجَابُ  
 لَهُمْ فَهَوَآ مُرَجَابُزُ

یہ افعال ولی کی روح کی تعظیم کے  
 لئے اور لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے  
 کہ یہ ولی کی قبر ہے تاکہ لوگ اس سے  
 تبرک حاصل کریں اور اس کے پاس  
 اللہ سے دعائیں مانگیں پس ان کی دعا  
 قبول کی جائے تو یہ تمام افعال جائز

ہیں۔

اور روح البیان ص ۱۱ سے تو یہ میں لکھا ہے :

وَنَذْرُ الزَّيْتِ وَالسَّمْعَ لِلْأَوْلِيَاءِ : اور تیل، چراغ جلانے کی ادویہ اللہ  
 کے لیے نذر ماننا کہ قبروں کے پاس  
 جلائے گا ان کی تعظیم ظاہر کرنے  
 اور ان کی طرف (لوگوں کی) محبت  
 قائم کرنے کے لیے ایسا کرنا جائز امر  
 ہے اس سے روکنا نہیں چاہیے۔

اور اسکی وجہ سے ارباب اللہ کی قبور کو بوسہ دینا بھی جائز ہے۔ شرع

بخاری لابن حجر پارہ ششم صفحہ ۱۵ پر لکھا ہے۔

اِسْتَنْبَطَ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشْرُوعِيَّةِ اَرْكَانِ كَعْبَةِ كَيْ حُجَّسِنِي سِي بَعْضِ عِلْمَا  
تَقْبِلِ الْاَرْكَانِ جَوَازَ تَقْبِيلِ نِي بِي رُكَّانِ دِيْنِ كِي تَبْرَكَاتِ كَا حُجْمِنِي  
كُلِّ مَنْ يَسْتَحِقُّ الْعُظْمَةَ جَائِزٌ قَرَارٌ دِيَا اُورُ فَرَمَا يَا حُجْمِنِي تَعْلِيمِ  
مِنْ اَدَمِي وَغَيْرِهِ كِي لَاتُقْبِي هِي اِنْسَانِ هُمُ يَا كُوْنِي تَبْرَكِ

چیز اس کا چومنا شرعاً جائز ہے۔

تَقْلَعَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ اَذِيكَ اِبَامِ اَحْمَدُ سِي مَنْقُولُ هِي كِي اَبُ سِي  
سُئِلَ عَنْ تَقْبِيلِ مَنِيْرِ النَّبِيِّ مَبْرُ سُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ  
صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقْبِيلِ اُورُ اَبُ كِي قَبْرِ حُجْمِنِي كَا پُوجھا كِيَا (فرمایا)  
قَبْرِهِ فَلَهُ يَرِيهِ بِاَسَا اس يِي كُچھ حَرْمِ نِي هِي هِي۔

وَلَقُلْ عَنْ ابْنِ اَبِي الصَّنْفِ اُورِ ابْنِ صَنْفِ اَبِيَانِي حُجْمِنِي مَعْنِي الْمَلِكِ

اِيْبَانِي اَحَدِ عِلْمَاءِ مِلَّةِ هِي فَرَمَاتِي هِي قِرْآنِ مَجِيْدِ كَا حُجْمِنِي اُورِ

مِنَ الشَّافِعِيَّةِ جَوَازَ تَقْبِيلِ اُورِ اَقِ حَدِيْثِ كَا حُجْمِنِي اُورِ اُولِيَا اللّٰهِ

الْمُصَنَّفِ وَاَحْذَاءِ الْحَدِيْثِ كِي قَبْرِ كَا حُجْمِنِي جَائِزُ هِي۔

وَقُبُورِ الصَّالِحِيْنَ۔

اور علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ :-

اِسْتَنْبَطَ لِبَعْضِ الْعَارِفِيْنَ      بعض عارفین نے حجرِ سود کے چومنے  
مِنْ تَقْيِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ      سے قبورِ صالحین کے پومنے کا جواز  
تَقْيِيلِ قُبُورِ الصَّالِحِيْنَ ۰      نکالا ہے ۔

یہ ہیں اولیاء اللہ تعالیٰ کی برکات کہ جن کی قبریں بھی فیض کا سرچشمہ  
ہیں جن کی مذک بوس عظمتِ سوسین کے دلوں میں معرفت کا نور روشن کر رہی  
ہیں خواجہ ہندالولی خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے  
جب چالیس دن داتا گنج بخش کی رحمت اللہ علیہ کے سزارِ سپردِ قدموں کی جانب چلے فرمایا  
جب فیض سے سینہ بے ریز ہوا تو بے ساختہ بول اٹھے

گنج بخشِ فیضِ عالم منظرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کا ملاں را راہنا

یعنی صاحبِ مزارِ گنج بخش کے خزانہ بخشنے والے جہان کے لیے فیض اور خدا  
کے نور کو ظاہر فرمانے والے وہ ہستی جو ناقصوں کا پیرِ کامل ہے اور کاملوں  
کے لیے راستہ دکھانے والا ہے۔

اسی وجہ سے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔



یک زمانہ صحبت با اولیاء  
بہتر از صد سالہ طاعت ہے ریاء  
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا  
اونشیند در حضور اولیاء  
اولیاء را بہت قدرت ازالہ  
تیرجستہ باز گرداندز راہ

ایک سادت اولیاء کی ہمراہی

بے ریاسوسال عبارت سے بڑی

جو خدا کے پاس چاہے بیٹھنا

اولیاء کے پاس سیکھے بیٹھنا

اولیاء اللہ کو وہ طاقت ملی

جس سے نکلے پتھر کی ہو واپسی

حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز ہمیشہ گیارہ ذی الحجہ کو حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چالیسواں کیا کرتے تھے۔ اسلئے عرس مبارک

حضور غوث الوری بھی گیارہ ذی الحجہ کو ہولگا جیسا کہ ہر جگہ ہوتا ہے۔

تیرے جد کی ہے بارہویں غوث اعظم

ہلی ہے تجھے گیارہویں غوثِ اعظمؒ

نیز اپنی کتاب اشعۃ اللمعات باب زیارتِ قبور میں فرماتے ہیں کہ  
 ”روحِ میت مے آید خرد شبِ جمعہ! پس ننگِ مے کند صدقہ مے دہند انہ  
 وے یانہ“

یعنی جمعرات کو روح اپنے گھر میں آکر نظر کرتی ہے کہ لوگ اس کی طرف سے  
 صدقہ دیتے ہیں یا کہ نہیں۔

حضرت ملا جیون صاحب نورالانوار استاذ سلطان عالمگیر

اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ

وَمِنْ هَهْنَا عَلِمَاتُ الْبَقْرَةِ الْمُنْدُورَةِ لِلْأَوْلِيَاءِ

کہا ہوا الرُّسْمُ فِي زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ۔ (تفسیر احمدیہ)

ترجمہ: اور یہاں سے معلوم ہوا کہ بے شک وہ گائے جس کی اولیاء

کے لیے مانی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے حلال اور طیب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے والد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا حال لکھتے ہیں کہ وہ تہنہ

ڈاسنہ میں حضرت مخدوم اللہ دیا علیہ الرحمۃ کے مزار پر زیارت کو تشریف لے گئے تو حضرت مخدوم اللہ دیا نے مزار سے ارشاد فرمایا اے عبدالرحیم ذرا ٹھہر کر کچھ کھا کر جانا۔ یہ سن کر والد صاحب ٹھہر گئے پھر ایک عورت اپنے سر پر چاول شیرینی لے کر آئی اور عرض کی کہ میں نے نذرمانی تھی کہ جس وقت میرا خاوند آئے گا۔ میں اس وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیا کے دربار میں ٹھہرنے والوں کو پہنچا دوں گی۔ وہ اسی وقت آگیا اور میں نے یہ نذر پوری کر دی۔ "اگ لڑنے بیاد ہماں ساعتے طعام پختہ بہ تشیندگان درگاہ مخدوم اللہ دیارسانم دریں وقت آمد نذر ایقار کردم و آرزو کردم کسے آنجا باشد کہ تناول کنند۔"

(الفاس العارفین ص ۱۲۴)

سمجھائے کون بلبیل غفلت شعار کو

مجدد کر یا جس چمن کی بہار کو

حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں لفظ نذر کا اس جا مستعمل شود نہ بر معنی شرعی است چہ

عرف آنست کہ پیش بزرگان بزند و نذر و نیاز گویند۔ (سائلۃ النذر)

یعنی لفظ نذر جو اس جگہ مستعمل ہوتا ہے یہ نذر شرعی نہیں ہے بلکہ نذر عرفی کہلاتی

ہے۔ جو بزرگوں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ اسے نذر و نیا کہتے ہیں۔

## مکالمہ شوخ چشم ہابی اور حاضر جواب سنی

ہمارے ایک بزرگ دوست نے ایسے حرامخور مفتیوں اور شوخ چشم ہابیوں

کا ایک منظوم مکالمہ لکھا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

### منظوم

اس کا عقیدہ نیک تھا	بندہ مسلمان ایک تھا
اس نے پکائی گیارہویں	تھا غوث اعظم پر اس کا یقین
لے آیا اک ملاں کو گھر	وہ سادگی سے بے خبر
پکا وہابی باطناً	ملاں تھا سنی ظاہراً
سب اس کے چاول کھا گیا	کھانے کو سنکر آ گیا
یہ شرک تو نے کیوں کیا	کھا کے بکنے یوں لگا
میرا جواب بھی سنتا جا	سنی بھی پھر کہنے لگا
دل کو تسلی دہل گا یوں	آج ہیں سمجھوں گا یوں
پھر گیا رھویں اب کل سہی	ناعہ میرا اس پل سہی
بیشک وہ ضائع ہو گئے	چاول جو تو نے کھائے

کتا میرے گھر آگیا

سب چاول میرے کھا گیا!

حضرت علامہ رافعی رحمۃ اللہ علیہ

صاحبِ رومانہ جلد اول میں فرماتے ہیں: وَنَدَّ الرَّالذَّيْتِ وَالشَّمْعِ

لِلْأَوْلِيَاءِ يَوْمَهُ عِنْدَ قُبُورِهِمْ تَعْظِيمًا لَهُمْ وَرَحْمَةً فِيهِمْ جَائِزٌ

یعنی تیل اور شمع کو نذر ماننا اولیاء اللہ کے لیے کہ ان کی قبروں کے نزدیک شمعیں

جلانی جائیں ان کی تعظیم و محبت کے لیے تو یہ جائز ہے۔

عقل مند ان توں تکنتہ کافی لوڑ نہیں دتردی

بے ادباں توں اثر نہ کردی پسند نہی مروردی

گدھے قرآن کتاباں لدیئے کئے توڑ پہنچاؤے

بھاویں پھیرے کتنے لاوے حاجی نہ بن آوے

يَفْلُ يَبْ كَثِيرًا أَيْ خَدَا فَرَاوے

ہر قرآن پڑھنے والا نہ ہدایت پاوے

نصیبیاں والیاں دے ہدایت بے ادباں گمراہی

صرف توحید شیطان ہوزاندی کیتی خوب تباہی

## حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

روزِ سیوم ہجومِ مردم آلِ قدر پودند کہ بیروں از حساب است ہشتاد  
ویک کلام اللہ بشمار آمد و زیادہ ہم شد و کلمہ را حصر نیست۔

”فرماتے ہیں حیب والد شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا نتیجہ ہوا تو اس قدر  
ہجوم تھا کہ شمار سے باہر تھا کیا سی قرآن پاک ختم ہرے اور کلمے شریف کا تو  
کوئی اندازہ ہی نہیں۔“

نیز فرماتے ہیں۔

دطعامیکہ ثوابِ آلِ نیاز امانین نمایند۔ برآں قفلِ دقا تحم و درود  
خواندن متبرک می شود و خوردنِ آلِ طعام بسیار ثواب است،  
(فتاویٰ عزیز یہ)

”جس کھانے پر حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی نیاز  
دلایں اس پر قفل شریف افتخار و درود شریف پڑھنا باعث برکت  
ہے اور اس کا کھانا ثواب ہے۔“

نیز شاہ صاحب اپنے والد کا ہمیشہ عرس کرا یا کرتے تھے مولوی عبدالحکیم  
پنجابی نے ان پر اعتراض کیا کہ تمہارے عرس کو فرض سمجھ لیا ہے جو ہر سال کرتے ہو

شاد صاحب نے جواب دیا کہ طعن کرنے والا میرے حال سے ناواقف ہے کہ  
 فرضِ شرعیہ کے سوا کوئی شخص کسی چیز کو فرض نہیں جانتا ہے۔ البتہ زیارتِ  
 قبور اور صالحین کے مزارات سے فیض حاصل کرنا اور تلاوتِ قرآن اور دعا خیر  
 کرنا شیرینی اور کھانا تقسیم کرنا امرِ محسن اور باتفاقِ علماء جائز ہے اور عرس  
 کا دن بہ نسبت کارِ خیر عرس مبارک کیا جائے تو نجات کا سبب ہے۔ بعد میں  
 آئیوالوں کے لیے لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کے ساتھ فاتحہ درود اور عرس  
 وغیرہ کا احسان کرتے رہیں۔ (زبدۃ النصاب)

اگر مالیدہ و شیر بزنجیر فاتحہ بزرگے بقصد ایصالِ ثواب بروح الیثاں بخیرت  
 بخورند مضائقہ نیست۔

”یعنی اگر مالیدہ اور دودھ چاول کسی بزرگ کی فاتحہ کے لئے اُن کی روح کو ثواب  
 پہنچانے کی نیت سے پکا کر کھائیں تو مضائقہ نہیں۔“  
 نیز فرماتے ہیں ”اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد، پس اغنیاء را ہم خوردن  
 ازاں جائز است۔“ (فتاویٰ عزیزیہ)

اگر کسی بزرگ کے نام کی فاتحہ کی گئی تو مالداروں کو بھی اس میں سے کھانا  
 جائز ہے۔“

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ”ہفت مسئلہ“ میں

فرماتے ہیں: رہا تعین تاریخ۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے جو کسی خاص وقت میں معلوم ہو اس وقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور ہو رہتا ہے نہیں تو سالہائے سال گزر جاتے ہیں پس کبھی خیال بھی نہیں آتا۔ اس مصلحت کی بنا پر گیارھویں اور اعراس کے لئے بھی دن مقرر کیا جاتا ہے۔

## ثَوَاب

عبادت کا ثواب خود عابد کو بھی ملتا ہے جیسا کہ نماز کی کو نماز کا ثواب اور حاجی کو حج کا ثواب، اہل کوروزہ کا ثواب، مصدق کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ اگر عابد اپنی عبادت قولی، فعلی، مالی کا ثواب کسی مومن کو ایصالِ ثواب چاہے تو اس مومن کو بھی ثواب مل جائے گا۔ اور خود اس عابد کے ثواب میں بھی کمی نہ آئے گی۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے اور اپنی اُمت کی طرف سے قربانی فرمایا کرتے تھے اور موتے کی نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے اور ان کے حق میں دُعائے مغفرت فرمایا کرتے تھے۔

آج اسی حکم کے ماتحت ہم بھی اپنے موتے کی نماز جنازہ پڑھتے اور دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔ نماز جنازہ قولی فعلی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے اسی



طرح حج اپنی طرف سے بھی ہوتا ہے اور دوسرے کی طرف سے بھی کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا ایام میں مومنین جو خیرات و صدقات، اذکار و اشغال، مذاکرہ و مواعظ کرتے ہیں خالصاً بوجہ اللہ انبیاء و الصیاء، صلحاء و شہداء اور اپنے تمام جسمانی و روحانی آباء و اجداد کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ انبیاء و صلحاء و شہداء کے ایام ولادت ایام بعثت ایام وفات باعثِ برکت موجبِ رحمت کا سبب سلامتی اور رافت ہوتے ہیں۔

# ختم شریفِ غوثیہ

دُرود شریف : ۱۱۰ بار - الحمد شریف ۱۱ بار تیسرا کلمہ ۱۱ بار  
 خُد بیدی شیباً للہ یا حضرت سلطان شیخ عبدالقادر صاحب المدد ۱۱ -  
 اَلْمُشْرِخ ۱۱ - سورۃ الین ایک مرتبہ - یا بَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِیُ ۱۱ -  
 یا کَافِیُ اَنْتَ الْکَافِیُ ۱۱ - یا شَاقِیُ اَنْتَ الشَّاقِیُ ۱۱ - یا هَادِیُ  
 اَنْتَ الْهَادِیُ ۱۱ - امداد کن، امداد کن، از رنج و غم آزاد کن، در دین  
 و دنیا شاد کن یا غوثِ اعظم دستگیر ۱۱ - یا حضرت غوثِ اعظم یا ذن اللہ  
 ۱۱ - سَقِلْ سَقِیْلَ یا اَللّٰہِیْ کُلَّ صَعْبٍ یُّحْرِمُہٗ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۱۱ -

مشکلات بے عدد وایم ما، شَیْبًا لِلّٰهِ غَوْتِ اَعْظَمُ سِیرِ مَا۔ ماہمہ مخزنِ نوحا جت  
 روا اَمَدَدُ یَا غَوْتِ اَعْظَمُ سِیِّدَا۔ ۱۱۱۔ خُذْ بِیَدِیْ یَا شَاہِ جِلْدَانَ  
 خُذْ بِیَدِیْ شَیْبًا لِلّٰهِ اَنْتَ الْاَحْمَدِی ۱۱۱۔ وقتِ امدادِ شاہِ بغدادِ  
 بقرہ پادِ شاہِ بغدادِ ۱۱۱۔ کلمہ شریفِ ۱۱۱۔ درود شریفِ ۱۱۱ مرتبہ۔

# گیارہویں شریف

قوله: عَاشُورًا وَ اَخْتَلَفُوا فِيهِ فِقِيلًا لَانَّهُ عَاشِرُ حَرَمٍ وَقِيلَ  
 لَانَّ اللّٰهَ تَعَالَى الْكَمَّ فِيهِ بَعِشْرَ كِرَامَاتٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ  
 الْاَوَّلِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانَّهُ نَصْرَفِيهِ وَ فَلَاقَ الْبَحْرَةَ  
 وَ غَرِقَ فِرْعَوْنُ وَ جُنُورَةُ الشَّافِي النُّوحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَوَتْ  
 سَفِينَتُهُ الْجُودِي فِيهِ الْثَالِثُ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّى فِيهِ مِنْ  
 بَطْنِ الْحَوْتِ الرَّابِعُ فِيهِ تَابَ اللّٰهُ عَلٰى اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَامِسُ  
 يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانَّهُ اَخْرَجَ مِنَ الْحَبِّ فِيهِ السَّادِسُ  
 عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانَّهُ وَلِدَ فِيهِ السَّابِعُ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فِيهِ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ الثَّامِنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِيهِ فِيهِ  
التَّاسِعُ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيهِ تَرْدُ بَصْرَةُ الْعَاشِرِ بَيْنَنَا  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ غُفْرَانُكَ مَا لَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

(شمائل ترمذی)

نزولِ رحمتِ نالے پیامینہ پہلے دن دسواں تے رات یارٹھویں سی

حکیم کتب و ا قلم نوں ہو یا جس دن " " " " " " " "

جس دن زمین آسمان تے فرش بنیا " " " " " " " "

نور نبی و چون لوح قلم کرسی بنیا " " " " " " " "

پیدا ہوئے پہاڑ دریا جس دن " " " " " " " "

ایہ تارے تے ملائکہ ہوئے پیدا " " " " " " " "

حضرت آدم عیسیٰ ابراہیم پیدا ہوئے " " " " " " " "

حضرت آدم و اہویا وصال جس دن " " " " " " " "

انبیاء عیسیٰ تے نار گلزار ہوئی " " " " " " " "

حضرت نوحؑ ذابیرا پار ہو یا دن دسواں تے رات یارٹھویں سی

اسماعیل و سگے تے چھری چلی " " " " " " " "

دریں عیسیٰ آسمان تے گئے زندہ " " " " " " " "

رسول پاک دا دند شہید ہو یا دن دسواں تے رات پارھویں سی

آیت ماقدم ہوئی نازل ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

لنگھی بلا ایوب اتوں ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

پیٹ مچھلی دیوں نکلے نبی یونس ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

ہوئی بخشش سی نبی داود اُتے ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

ملبا ملک واپس سلیمان تائیں ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

حضرت یوسف یعقوب داسیل ہو یا ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

علی امغرے گلے تے تیر لگا ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰

حبر دن شاہ حسین شہید ہوئے دن دسواں تے رات پارھویں سی

قیامت دسویں محرم جمعہ دا دن رکھیا

دن دسواں تے رات پارھویں سی

چالیسواں رسول پاک دا غوث پاک کینا

دن دسواں تے رات پارھویں سی

## ثبوت گیارہویں شریف

انسانی زندگی | اللہ پاک نے انسان کو ہر نعمت سے مالا مال کیا مگر کسی انسان کو تکلیف پر لیتانی غم اور گردشِ ایام میں کسی نہ کسی طرح مبتلا بھی کیا تاکہ وہ اپنی اصلیت کو نہ بھولے ساتھ ہی ان کا علاج بھی بتایا اور فرمایا صدقہ مصیبتوں کو ختم کر دیتا ہے دنِ رسواں اور رات گیارہویں کو مسلمانوں کی تاریخ میں ایک اہم اہمیت حاصل ہے جس کی سندات شرعی موجود ہیں اس وقت یہ دن حضرت غوث الاعظم دستگیر رضا اللہ تعالیٰ سے نسبت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ تاریخِ اسلام میں اس دن کو اہم اہمیت حاصل ہے۔ شکرانہ کے طور پر شیرینی اور تقسیم نپاز اور ساتھ ہی حضرت محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ کے اہم مشن تبلیغِ اسلام اور اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق گزارنے کا عہد اس دن کی خصوصیت ہے۔

تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جس سے اس دن کی افضلیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ گیارہویں کی تقرری اللہ پاک نے لوح و قلم و قدرت، زمینوں آسمانوں، سورج و ستاروں کو بنانے سے شروع کی اور یہی دن ہے جس دن

جنت، دوزخ، حوض کوثر، حور و غلمان، فرشتے اور رضوان پیدا فرمائے۔  
 حضرت آدم علیہ السلام کے قلب اطہر پر انوار و اسرار تجلی بھی شب  
 گیارھویں کو ہوئی۔ نزہتہ المجالس جلد اول ص ۱۲۱ مطبوعہ مصر میں تحریر ہے  
 اُردو ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی جماعت سے اکرام انبیاء کا،  
 چنا آدم کو، اٹھایا اور پس کو، اور ٹھہرایا سفینہ نوح کو جو دی پہاڑ پر چن عاشور  
 کے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بچایا آگ سے دن دسویں کو اور  
 بخش فرمائی داؤد علیہ السلام کی دن دسویں کو اور ملک کیا سلیمان علیہ السلام  
 کو دن دسویں اور نکاح ہوا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ام المومنین  
 حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے دن دسویں اور پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور  
 زمین کو اور قلم کو اور آدم علیہ السلام کو اور حوا علیہ السلام کو دن دسویں کو۔

عشر سے بنا ہے جس کے معنی دس ہیں۔ عام اصطلاح میں محرم کی  
 دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ ہجرت کے بعد رمضان کے روزے

عاشورہ

قرض ہوتے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی عاشورہ کا روزہ

رکھنے کو فرمایا۔ (بخاری شریف کتاب الصوم۔ ترجمہ اردو)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن

روزہ رکھتے ہیں آپ نے استفسار فرمایا یہ روزہ کیسا ہے تو ان لوگوں نے عرض کیا کہ بہتر دن ہے، اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا ہم تمہارے اعتبار سے اعتبار سے موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ آپ نے روزہ رکھا۔ اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ جس شخص نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھا یا وہ روزہ رکھے اس لیے کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ جس شخص نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھا یا وہ روزہ رکھے اس لیے کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی دن کو عاشورہ کے دن سے افضل سمجھ کر روزہ نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی عاشورہ کے دن کو عید سمجھتے تھے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان

اللہ تعالیٰ اجمعین سے فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو۔

یہودی بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام

اور نبی اسرائیل نے فرعون اور اس کے لشکر سے نجات حاصل کی تھی اسی دن کے

متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم و حوا علیہم السلام کی تخلیق ہوئی۔ حضرت نوح

علیہ السلام کی کشتی کنارہ کو لگی اور حضرت نوح علیہ السلام نے باقی بچے ہوئے مختلف

قسم کے اجناس کو ملا کر پکایا اور اللہ پاک کے شکرانہ کے طور پر تقسیم کیا جسے

آج کل حلیم کہا جاتا ہے۔ ۱۰ محرم الحرام ۶۱۱ھ بمطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو نزدیکی

فوجوں نے جگر گوشہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا۔ دن دسواں

اور رات گیارھویں تھی۔

شہرہ آفاق غنیۃ الطالبین ص ۶۲۱ مطبوعہ دہلی میں تحریر ہے۔

اُردو ترجمہ: اس کا نام عاشورہ اس واسطے رکھا ہے کہ اللہ تبارک

تعالیٰ نے اس دن دس پیغمبروں کو بزرگی عطا فرمائی دس کرامتوں کے ساتھ

ایک یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی۔ دوسری

یہ کہ اٹھایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو مکان بلزہ میں

اسی روز تیسری یہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی سے اسی دن جو دی پہاڑ

پر قرار پکڑا اور چوتھا کہ حضرت ابراہیم اسی دن پیدا ہوئے اور بتایا حضرت



ابراہیم کو دوست اور نجات دی نازنمورد سے پانچویں یہ کہ اس دن اللہ  
 تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی اور اسی دن حضرت  
 سلیمان علیہ السلام کو پھر ملک واپس کیا اور چھٹی یہ کہ اسی دن اللہ تبارک و تعالیٰ  
 نے حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت دور فرمائی اور ساتویں یہ کہ اللہ تعالیٰ  
 نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریائے اور فرعون کو مع قوم کے غرق کیا اور  
 آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نجات دی حضرت یونس کو مچھلی کے پیٹ سے اور  
 نہم اسی روز اٹھایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طرف  
 آسمان کے۔

عظمتِ عاشورہ کے متعلق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ  
 اپنی تالیف ماثبتہ بالسنتہ ص ۱۹ میں فرماتے ہیں۔

اماد و توجہ بہ ابو الیشیخ نے کتاب الثواب میں روایت بیان کی  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام غم  
 کے دن اپنی کشتی سے جوڑی پہاڑ پر اترے اور روزہ رکھا اور ساتویں  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اسی عاشورہ کے دن حضرت  
 آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی اور حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں کی  
 اور اسی دن نبی اسرائیل کے لیے دریا پھاڑا گیا اور اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

دسویں دن اور رات گیارھویں کی خصوصیات اور فضائل کی تفصیل احاطہ  
 قلم سے باہر ہے کوزہ میں سمندر بند کرنے کے مصداق معلومات پیش خدمت ہیں  
 محبوب ربانی غوثِ صمدانی میراں محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر حیلانی رضی اللہ  
 تعالیٰ نے سال ہا سال مجاہدے فرمائے اور قدرتی طور پر تمام مجاہدوں کا آخری دن  
 دسواں رات گیارھویں محیط ہوگی۔ آپ مجاہدہ کے آخری دن عمدہ عمدہ نفیس ترین  
 کھانے پکواتے اور ہزار ہا مخلوق غریب و امراء حتیٰ کہ سلطانِ وقت بھی برکت  
 کے لیے کھاتے اور ہزار ہا فوائد حاصل کرتے۔ آپ تمام عمر باقاعدگی سے ہر ماہ  
 گیارھویں شریف کا اہتمام فرماتے اور آخر یہ آپ کا ہی دن اللہ پاک نے مقرر  
 فرمایا۔

حضرت غوثِ الاعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ کی سنت، باصدق و ذوق  
 اور خشوع و خضوع محبتِ ربی کے ساتھ بلا نمود و ریا اپنانے والے اور اس دن  
 اللہ پاک کا ذکر اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے  
 بھیجنے والوں اور تبلیغِ اسلام کی مجالس قائم کرنا، نیاز تقسیم کرنا ہر محبت بھرے  
 دل کے لیے شفقائے ہر بلا اور نجات ہر رنج و درد ہے اور ختمِ غوثیہ نعمت  
 غیر مرقبہ۔

دنیا کی بلور پر سبھی دوست کی یا افسر کی  
محفل گیا رھوی شریف خوشنودی کے لیے اس کی طبیعت کے مطابق

کام کیا جاتا ہے گیا رھوی شریف کی مجلس اٹھ پاک کی رضا کے لیے قائم کی جائے  
 اور کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے جو دین اسلام کے خلاف ہوں اور حضرت  
 غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ نے ساری زندگی ان حرکات کو ناپسند فرمایا ہو۔ یہ  
 بات ایک مسلمہ ہے کہ حسن النسان کو اللہ پاک اپنے دوستوں میں شمار فرمائیں  
 اس کے کندھے حضرت غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ قدم مبارک رکھتے  
 ہیں۔ سرکار بغداد کسی بے ادب یا گستاخ اصحاب کبار کے کندھے پر قدم  
 نہیں رکھتے حضور کے قدم کے بغیر ولایت کا دعویٰ ارجھوٹا ہے آپ کے  
 اس فرمانِ حقِ قدیمیٰ ہذا اعلیٰ راقبۃ کل ولی اللہ کے سامنے  
 سر تسلیم کرنا ضروری ہے اور جس نے انکار کیا وہ مارا گیا۔ کسی ولی اللہ کو آپ کی  
 ہمسر کی اور برابر کی جرات اور توفیق نہیں ہوئی۔ امت محمدی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے تمام اولین و آخرین ادبیاد آپ کے سامنے سر نیاز جھکانے  
 کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ کر آپ کی عزت و توقیر اور  
 تعظیم و تکریم کرتے ہیں آپ کی شان سے انسانی زبان قاصر اور کمالات کا احاطہ  
 تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ سلطان العاشقین حضرت مخدوم علی احمد صاحب کلیدی

نے آپ کو اس طرح پکارا۔

من آدم بہ پیش تو سلطان عاشقان

فانت تو بہت قبلہ ایسا رہ عاشقان

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کم امے جاے عاشقان

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

یوں بارگاہِ غوثیت میں نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلینؒ

دستگیر مہمہ ہا حضرت غوث الثقلینؒ

خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر

دیدہ را بخش صیاد حضرت غوث الثقلینؒ

بانی سلسلہ نقشبندیہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں:

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبد القادر راست

سرورِ اولادِ آدم شاہ عبد القادر راست

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم  
نور قلب از نورِ اعظم شاہِ عبدالقادر رست

مُحی الدین : حضرت غوثِ پاک کو محی الدین کے لقب سے پکارا جاتا ہے جس  
کے معنی ہیں اسلام کو زندہ کرنے والا آپ نے اسلام کی تبلیغ کی اور گمراہوں کو راہِ  
اسلام پر لائے۔ بہیچۃ الاسرار میں تحریر ہے۔ حضرت غوثِ پاک قدس سرہ نے  
فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا کہ راستہ میں ایک ضعیف اور مخمور بوڑھے  
انسان کو دیکھا جس کی حالت بہت کمزور تھی اور سالہ نزع میں مبتلا تھا۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے خواہ زندہ ہوں یا وفات یافتہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمانوں کا وسیلہ عظمیٰ ہیں۔ ان کی ذات وسیلہ۔ ان کا نام وسیلہ، ان کی چیزیں وسیلہ جس چیز کو ان سے نسبت ہو جائے وہ وسیلہ ہے۔ مگر نئی زمانہ وہابی دلیو بند کی اس کے منکر ہیں۔ لہذا ہم رب تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مسئلہ عرض کرتے ہیں۔

## وَسِيْلَةُ كَثُوْبَتِ

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ان کی ذات ان کا نام۔ ان کے تبرکات مخلوق کا وسیلہ ہیں۔ اس کا ثبوت قرآنی آیات، احادیث نبویہ، اقوال بزرگان، اجماع امت اور دلائل عقیدہ بلکہ خود مخالفین کے اقوال سے ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّكُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَلنَّفْسَ لَمُ جَاوِدٌ فَاسْتَغْفِرْ لِلّٰهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ  
الرَّسُوْلُ لَوْ جَدُّ وَاللّٰهُ تَوَّابٌ رَّحِيْمًا۔ (سورہ ن، آیت ۵)

اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ آستانہ پر آ جاویں اور اللہ سے معافی چاہیں اور آپ بھی یا رسول اللہ ان کی سفارش کریں تو بے شک یہ لوگ

اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مجرم کے لیے ہر وقت تاقیامت وسیلہ مغفرت ہیں۔ ظلمو! میں کوئی قید نہیں۔ اور ادغام ہے۔ یعنی ہر قسم کا مجرم ہمیشہ آپ کے پاس حاضر ہے۔

(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(سورۃ مائدہ پ ۴ ع ۶)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور رب کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں بہادری کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اعمال کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کے وسیلہ ڈھونڈنا ضروری ہے۔ کیونکہ اعمال تو اللہ میں آگے اور اس کے بعد وسیلہ کا حکم فرمایا۔ معلوم ہوا کہ یہ وسیلہ اعمال کے علاوہ ہے۔

(۳) خذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ مَدَقَّةً لَطِيفَةٌ وَتُرْكِهَهُمْ بِهَا وَفِئَةً  
عَلَيْهِمْ إِنَّ مَلَأْتِكُمْ سَكَنًا لَرَبِّهِمْ

(سورہ توبہ پ ۱۷)

اے محبوب! ان مسلمانوں کے مالوں کا صدقہ قبول فرماؤ اور اس کے ذریعہ آپ انہیں پاک و صاف کرو۔ اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ کیونکہ آپ

کی دعا ان کے دل کا چین ہے۔ معلوم ہوا کہ صدقہ و خیرات اعمال صالحہ طہارت کا کافی وسیلہ نہیں بلکہ طہارت تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم سے حاصل ہوتی ہے۔

(۴) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ

وَيُزَكِّيهِمْ وَلِيُعَلِّمَهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (۲۸) سورة جمعہ

رب تعالیٰ وہ قدرت والا ہے جس نے بے پڑھوں میں ان ہی میں سے رسول بھیجا۔ جو ان پر رب کی آیات تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں پاک فرماتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاک و صاف فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وسیلہ عظمیٰ ہیں۔

(۵) وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا (۱) سورة بقرہ

یہ اہل کتاب حضور کی تشریف آوری سے پہلے حضور کے طفیل کفار پر فتح کی دعا کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اہل کتاب

آپ کے نام کے وسیلے سے جنگوں میں دعائے فتح کرتے تھے اور قرآن کریم نے

ان کے فعل پر اعتراض نہ کیا۔ بلکہ تائید کی اور فرمایا کہ ان کے نام کے وسیلے سے

تم دعائیں مانگا کرتے تھے اب ان پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔



معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک نام ہمیشہ سے وسیلہ ہے

(۶) فَتَلَقَىٰ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ (پہلے سورۃ بقرہ)

آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمے پائے جن کے وسیلہ سے  
دُعا کی اور رب نے ان کی توبہ قبول کی۔

بہت سے مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
انبیائے کرام کا بس وسیلہ ہیں۔

(۷) قَدْ نَدَىٰ لِقَلْبِ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَتَهُ تَرْفَعُهَا

(پہلے سورۃ بقرہ) ہم آپ کے چہرے کو آسمان کی طرف پھرتے دیکھ رہے  
ہیں۔ اچھا ہم آپ کو اس قیبلہ کی طرف پھیر دیتے ہیں جس سے آپ راضی ہیں

معلوم ہوا کہ تبدیلی قیبلہ صرف اسی لیے ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی یہ خواہش تھی یعنی کعبہ معظمہ حضور کے وسیلہ سے قیبلہ بنا۔ جب کعبہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ کا محتاج ہے تو مادہ شہادہ کا کیا پوچھنا ہے۔

(۸) وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ تَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَ

لِيَسْتَخْرُجَا كُنُزَهُمَا (پہلے سورۃ کہف)

حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار بنا کر موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ

اس دیوار کے نیچے دو یتیم بچوں کا سرمایہ ہے ان کا باپ نیک تھا اس لیے

نہ کی جس سے پتہ لگا کہ ان کا یہ کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہوا۔

(۱۱۲) اِذْ هَبُوا الْقَبِيْبِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْدِ اَبِيْ يٰٓاْتِ بِصِيْرًا ۝

(پا ۱۰ سورۃ یوسف، یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ میری

قمیض لے جاؤ اور میرے والد ماجد کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں بینا ہیں

شفا ملتی ہے۔

(۱۱۳) لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝

(پا ۳ سورہ بلد)

میں قسم فرماتا ہوں اس شہر مکہ کی۔ حالانکہ اے محبوب اس میں تم تشریف

فرما ہو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے مکہ مکرمہ کو یہ فضیلت

ملی کہ رب نے اس کی قسم فرمائی۔

(۱۱۴) وَالتِّيْنِ وَالذَّيْتُوْنَ وَطُوْرٍ سَيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝

(پا ۳ سورۃ التین) یعنی قسم ہے انجیر، زیتون اور طور کی اور اس امانت والے

شہر کی معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے انجیر اور طور پہاڑ کو عزت

ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مکہ شریف کو ایسی برکت حاصل

ہوئی کہ اس کی قسم رب نے فرمائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وسیلہ کا نفع بے جان

چیزوں کو بھی پہنچ جاتا ہے۔

تیرے رب نے چاہا کہ ان کا خزانہ محفوظ رہے اور یہ جوان ہو کر اپنا خزانہ نکال لیں۔

معلوم ہوا کہ ان یتیم بچوں پر رب کا یہ کرم ہوا کہ ان کی شکستہ دیوار بنانے کے لیے دو مقبول بندے بھیجے گئے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا باپ نیک آدمی تھا یعنی نیک باپ کے وسیلہ سے اولاد پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوتا ہے۔

(۱۶) اُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ سَبِيلِهِمُ الْوَسِيلَةَ  
أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجِعُونَ عَنْ حُبَّتِكَ وَيَخَافُونَ عَذَابِيهِ ه

(پ ۵۵ سورۃ نبی اسرائیل)

وہ مقبول بندے جن کی بہت پرست پوجا کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرر ہے۔ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جن نیک بندوں کی کفار پوجا کرتے ہیں ان میں ہر ایک اللہ سے زیادہ قرب والے کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس تلاش پر اعتراض نہ فرمایا۔

(۱۰) وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَلِنَاءُ مُؤْمِنَاتٍ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَتَىٰ  
قَطُوهُمْ فَتَقِيَّبَكُم مِّنْهُم مَّعْرَةٌ لِّغَيْرِ عَلِيمٍ لِّدَخِلَ اللَّهُ

فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

عَذَابًا أَلِيمًا (پ ۲۶ ع ۱۰ سورۃ فتح)

اگر کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے۔ (اگر اس امر کا اندیشہ نہ ہوتا) کہ تم ان کو پیس ڈالتے پھر تم پر خرابی آ پڑتی ان کی طرف سے بے خبری میں فتح تو ہو جاتی، لیکن اس میں دیر اس لئے ہوئی تاکہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل فرمائے۔ اگر وہ مسلمان کفار مکہ سے جدا ہو جاتے تو ہم کافروں کو دردناک عذاب کی سزا دیتے۔

معلوم ہوا کہ کفار مکہ کے عذاب سے محفوظ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں کچھ مسلمان رہ گئے تھے یعنی شہر میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ہونا بے دنیوں کے امن کا وسیلہ ہوتا ہے۔

(۱۱) وَقَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنْ تَخَذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا

(پ ۱۴ ع ۱۱)

سورۃ کہف، غالب آنے والے لوگ بولے کہ ہم اصحاب کہف پر مسجد بنائیں گے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ ان کے وسیلہ سے نماز میں برکت ہو اور زیادہ قبول ہو ہمیشہ سے مسلمانوں کا دستور رہا ہے۔ قرآن کریم نے اصحاب کہف کی غار پر مسجد بنانے کا ذکر کیا اور اس کی تردید

لِي نَفْسِي (پہ ۱۶ ع ۱۳ اطلالہ) سامری بولا کہ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کی ٹاپ کے نیچے سے ایک مٹھی مٹی لی اور سونے کے بچھڑے کے منہ میں دی اور بچھڑا آواز دینے لگا، معلوم ہوا کہ جبرائیل علیہ السلام کی گھوڑی کے پاؤں کی خاک کے وسیلہ سے سونے کے بھجان بچھڑے میں جان پڑ گئی۔

(۱۸) قُلْ يَتُوفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ (پہ ۱۶ ع ۱۳ سورۃ سجدہ) فرمادو کہ تم کو ملک الموت وقات دیں گے جو تم پر مقرر کئے گئے ہیں معلوم ہوا کہ سفرت ملک الموت کے وسیلہ سے بیان نکلتی ہے۔

(۱۱) قُلْ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا

(پہ ۱۶ ع ۱۳ سورۃ مریم) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں تمہارے رب کا قادم ہوں اس لیے آیا ہوں کہ تمہیں ستھرا بیٹا بخشوں معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے وسیلہ سے لڑکا ملا۔

(۲۰) وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (پہ ۱۶ ع ۱۳ سورۃ انفال)

اللہ انہیں عذاب نہ دے گا۔ حالانکہ آپ ان میں ہیں۔ یعنی اہل مکہ عذاب سے اس لیے بچے ہوئے ہیں کہ ان میں آپ جلوہ گرہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات عذابِ الہی سے امن کا وسیلہ ہے۔

۱۲۱ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ وَادْعُ لَنَا  
مَائِكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا بَيْنَتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا

(الخ د پ، ع سورہ بقرہ)

اور جب تم (بنی اسرائیل) نے کہا اے موسیٰ ہم ایک ہی کھانے (یعنی متن سلوٹی) پر ہرگز صبر نہیں کریں گے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار نکالے۔ معلوم ہو کہ بنی اسرائیل جب کوئی بات رب سے عرض کرنا چاہتے تو موسیٰ کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے۔

۱۲۲ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ رَبِّ ع ۱۱ سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ، یعنی حضرت

سریم رضی اللہ عنہما کو بے موسم پھیل کھاتے ہوئے دیکھ کر زکریا علیہ السلام نے سریم کے پاس کھڑے ہو کر فرزند کے لیے دعا مانگی۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے پاس دعا مانگنا زیادہ باعث قبول ہے۔ اگرچہ دعا مانگنے والا زیادہ بزرگ ہو۔

# ۱۵۸ احادیث

۱: مستند امام احمد بن حنبل میں حضرت شتریح ابن عبید سے روایت حضرت

علی زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس ابدال

کے متعلق فرمایا: **لَيْسَتِي بِهِمُ الْغَيْبُ وَيَنْصُرِيهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَلَيْفًا**

**بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ الْعَذَابُ** (مشکوٰۃ باب ذکرین ہشام)

یعنی ان چالیس ابدال کے وسیلہ سے بارش ہوگی۔ دشمنوں پر فتح حاصل

کی جاوے گی اور شام والوں سے عذاب دور ہوگا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے

پیاروں کے وسیلہ سے بارش نفع و نصرت اور بلا دفع ہوتی ہے۔

(۲) دارمی شریف میں ہے کہ ایک دفعہ مدینہ شریف میں بارش بند ہو گئی اور

تھپ تھپ گیا لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا آپ نے

فرمایا **الْظُّرُوقُ بِرَأْسِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُرْسِيًا لِي**

**السَّمَاءُ حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَعَلُوا فَمَطَرُوا وَمَطَرًا حَتَّى**

**يَكُونَ نَبْتُ الْعُشْبِ وَسَمِنَتِ الْأَجِلُ حَتَّى لَعَنَتُ مِنْ الشَّجْمِ فَسَبَّ**

عام الفتن (مشکوٰۃ باب الکرامات) یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

فرمایا کہ روئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھت کھول دو کہ قبر انوار اور آسمان

کے درمیان چھت حائل نہ رہے لوگوں نے ایسا ہی کیا تو فوراً بارش ہوئی یہاں تک کہ چارہ اُگا۔ اونٹ موٹے ہو گئے گویا چربی سے بھر گئے معلوم ہوا کہ اللہ کے پیاروں کی قبر کے وسیلہ سے بارشیں آتی ہیں۔

(۳) شرح سنن میں ابن مکنذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت سفینہ عہد فاروقی میں گرفتار ہو گئے آپ قید سے بھاگ نکلے کہ اچانک ایک شیر سامنے آگیا آپ نے شیر سے فرمایا۔

يَا اَبَا الْخَارِثِ! اَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مِنْ اَمْرِى كَيْتَ فَاَقْبِلِ الْاَسَدَ لَنْ يَبْصُرَكَ حَتّٰى اَقَامَ اِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِي اِلَى جَنْبِهِ حَتّٰى اَقَامَ اِلَى حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ (مشکوٰۃ باب الکرامات، یعنی اے شیر! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں۔ میرا واقعہ ایسا ایسا ہوا ہے۔ یہ سن کر شیر رُم ہلاتا ہوا حضرت سفینہ کے پاس آگیا اور ساتھ چل دیا۔ جب کوئی آواز سنتا تو فوراً دھڑپہنچتا۔ اور پھر حضرت سفینہ کے پاس آجاتا۔ غرض اسی طرح حفاظت اور خدمت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ شکر اسلام میں پہنچ گئے۔ پھر لوٹ گیا۔ معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے شیر بھی تابع ہو جاتے ہیں۔ اور شیر حضور کے غلاموں کو پہنچاتے ہیں۔



۱۳) مسلم و بخاری میں ہے کہ معراج کی رات پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔  
 فَرَجَعْتُ فَمَدَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ؛ قُلْتُ أُمِرْتُ  
 خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً  
 كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ حَشَرْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ دَعَا جُتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اشْدُّ  
 الْمَعَالِجَةِ فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَأَلَهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ (مشکوٰۃ باب المعراج)  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم واپسی میں موسیٰ علیہ السلام پر گدسے  
 تو آپ نے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم ملا! فرمایا ہر دن پچاس نمازوں کا، فرمایا، حضور آپ  
 کی امت میں اتنی طاقت نہیں میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اپنی امت کے لیے  
 رب سے رعایت مانگئے، غرض کہ کئی بار عرض کرنے پر پابنخ رہیں، معلوم ہوا کہ حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے یہ رعایت اور رحمت ملی کہ پچاس نمازوں کی صرف  
 پابنخ باقی رہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے بندوں کو وسیلہ ان کی وفات کے بعد بھی فائدہ  
 مند ہے۔

د ۵) مسلم و بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک بار  
 قحط پڑا تو جمعہ کے دن خطبہ میں ایک شخص نے حضور سے عرض کیا تو حضور نے  
 اسی حالت میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ نَوَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعْتَهَا  
 حَتَّى تَارَ السَّحَابَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ دَرَجُ يَنْزِلُ عَنِّي مِنْبَرٍ حَتَّى رَأَيْتُ

المَطْرُ يَتَخَادَرُ عَلَىٰ اجْتِمَاعٍ - یعنی خدا کی قسم! جس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے ہاتھ نیچے نہ گئے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل اٹھا اور حضور اقدس مہرب سے نہ اترے تھے کہ بارش کا پانی آپ کی ریس مبارک سے ٹپکتا تھا۔ سات دن بارش ہوتی رہی۔ اگلے جمعہ کو پھر زیادتی بارش کی شکایت کی گئی۔

فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَرِّ الْيُنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا لِيَشِيرُ الْإِنَانِ صَيِّتِ

مِنَ السَّحَابِ إِلَّا الْفَجَبَاتِ ( مشکوٰۃ باب المعجزات )

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ مولیٰ اب ہم پر نہ برسے۔ ہمارے آس پاس برسے پھر بادل کو جس طرح اشارہ فرماتے ادھر ہی پھٹ جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام مصیبتوں کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرتے تھے۔

(۱۶) مسلم و بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي ( مشکوٰۃ کتاب العلم ) ہم تقسیم فرمانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حضور پر نور تقسیم فرماتے ہیں اور تقسیم فرمانے والا وسیلہ ہوتا ہے لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خالق کی ہر نعمت کا وسیلہ ہیں۔

(۱۷) مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ماعز سے ایک بڑا گناہ ہو گیا تو بارگاہ

رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ طہدنی اے اللہ تعالیٰ کے رسول! مجھے پاک فرما دیں (مشکوٰۃ باب الحدود) معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رب گناہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے تھے کہ ہمیں پاک فرما دیں کیونکہ حضور انور کو وسیلہ نجات جانتے تھے۔

(۸) مسلم شریف باب السجود میں ہے کہ حضرت ربیعہ ابن کعب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا اَسْأَلُكَ مَدَاقِئَكَ فِي الْجَنَّةِ مِثْلِي  
آپ سے مانگتا ہوں کہ جنت میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رب کی تمام نعمتوں حتیٰ کہ جنت کے حصول کا وسیلہ سمجھ کر حضور پر نور سے مانگتے تھے۔

(۹) ترمذی شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت کبشہ کے گھرانے کے مشکیزہ سے ذہن مبارک لگا کر پانی پیا تو قَمِيتُ إِلَيْهَا فَقَطَعْتُ فِيهَا  
بعضی اور میں نے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا (مشکوٰۃ باب الاشراب)

اس کی شرح سرقاۃ میں ملا علی قاری فرماتے ہیں اے فَمَدَّ الْقَرْيَةَ  
تَقَطَعْتُ فِي بَيْتِي وَاتَّخَذْتُ شِفَاءً. یعنی مشکیزہ کا منہ کاٹ کر محفوظ

ساتا کہ اس سے شفا حاصل کی جاوے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ اسی مشکیزہ کے

نے ذرا تلبہ مبارکوں کی شفا حاصل کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے مس ہو جانے کی برکت سے اس چٹڑہ کو شفا کا وسیلہ جانتی تھیں۔

(۱۰) مسلم شریف میں ہے کہ حضرت اسماءؓ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جبہ شریف تھا اور فرماتی تھیں۔ هَذَا جَبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِدَّةَ عَالِشَةَ فَلَمَّا قَضَتْ قَبُضَتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَتَحْنُ لِنَفْسِهَا إِلَهْمَ فَنِي لَسْتُ شَفِي بِهَا

(مشکوٰۃ کتاب اللباس) یعنی یہ جبہ شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا ان کی وفات کے بعد میں نے اسے لے لیا۔ اسے جبہ شریف کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے اور اب ہم یہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں جو بیمار ہو جاتا ہے اسے دھو کر پلاتے ہیں اس سے شفا ہو جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضور علیہ السلام کے بدن شریف سے مس کئے ہوئے جبہ کو شفا کا وسیلہ سمجھ کر اسے دھو کر پیتے ہیں۔

(۱۱) نسائی شریف میں ہے کہ یہود کی ایک جماعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئی اور عرض کی کہ ہمارے شہر میں عبادت خانہ بعیہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ اسے توڑ کر مسجد بنائیں۔

فَاسْتَرْهَبْنَا مِنْ فَضْلِ طَهُوسٍ ذَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَبَضَّضَ ثُمَّ صَبَّهَ لَنَا فِي إِدَادَةٍ وَأَمْرُنَا فَقَالَ إِخْذْ جُؤَا فِإِذَا آتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ

فَاكْسِرُوا بَيْعَتَكُمْ وَالْفُحُومَ مَكَانَهَا هَذَا الْمَنَاءُ فَاتَّخِذُوا هَا مَسْجِدًا

(مشکوٰۃ باب المساجد)

ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کا غسلہ مانگا تو آپ نے پانی مانگا کر وضو کیا اور کھلی کی اور یہ تمام پانی کھلی اور وضو کا ایک برتن میں ڈال کر ہمیں عنایت فرمایا اور حکم دیا کہ جاؤ اپنے بیعہ میں اس پانی کو چھڑک دو اور وہاں مسجد بنا لو۔ معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غسلہ باطنی گندگی دور کرنے کا وسیلہ ہے۔

(۱۲) ابن البرتے کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت فرمائی کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کپڑا عنایت فرمایا تھا۔ وہ میں نے اسی دن کے لیے رکھ چھوڑا تھا۔ اس کپڑے کو میرے کفن کے نیچے رکھ دینا۔

وَخُذْ ذَلِكَ الشَّعْرَ وَالْأظْفَارَ فَاجْعَلْهُ فِي فَمِي عَلَى عَيْنِي وَمَوَاضِعِ السُّجُودِ مِنِّي -

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ بال اور ناخن لو اور انہیں میرے منہ اور آنکھوں اور سجدوں کی جگہوں میں رکھ دینا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کو راحت قبر کا وسیلہ سمجھ کر اپنی

قبروں میں ساتھ لے جاتے ہیں۔ (الحرف الحسن)

(۱۳) ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اور دہلمی نے مسند الفردوس میں روایت فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کو قمیص کا کفن دیا اور کچھ دیر ان کی قبر میں خود لیٹ کر آرام فرمایا۔ وجہ پوچھنے پر ارشاد فرمایا: اِنِّی الْبُسْتُمْهَا لِتَلْبِیْسٍ مِّنْ شَیْءٍ اِجْتَنَبْتِ وَاَفْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِ حَالٍ اِخْفَفَ عَنْهَا عَنْ فَعَطَطَةِ الْقَبْرِ۔ ہم نے اپنی چچی صاحبہ کو اپنی قمیص اس سے پہنائی تاکہ ان کو جنت کا لباس پہنایا جاوے۔ اور ان کی قبر میں اس لیے آرام فرمایا تاکہ انہیں تنگی قبر سے امن ملے۔ معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لباس جنتی جوڑے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور جس جگہ ان کا پاک قدم پڑ جائے وہاں آفات سے امن ہو جاتا ہے۔

۱۴۔ مسلم شریف میں ہے: اِذَا صَلَّی الْعِذَاةُ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَةِ بِاَنْبِیْهِمْ فِیْهَا الْمَاءُ فَمَا یَاْتُوْنَ بِاَنْبِیْهِمْ یَدَا فِیْهَا (مشکوٰۃ) باب اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر پڑھتے تھے تو مدینہ منورہ کے بچے برتنوں میں پانی لے آتے تھے۔ معلوم ہوا کہ مدینہ والے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کی برکت کو بیماریوں کی شفا کا وسیلہ سمجھتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو منع فرماتے تھے۔ بلکہ اپنا ہاتھ شریف

پانی میں ڈال دیتے تھے۔

(۱۵) مسلم و بخاری شریف میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيُعْذُ وَاِقْدَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ  
یعنی لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے پس کہیں گے کیا تم میں کوئی صحابی رسول اللہ بھی ہیں۔ جواب ملے گا ہاں اس صحابی کے وسیلہ سے انہیں فتح نصیب ہوگی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سپاہیوں کے وسیلہ جہاد میں فتح نصیب ہوتی ہے اور ان کا وسیلہ بکپڑنے کا حکم ہے اس حدیث میں تابعین تبع تابعین کے وسیلہ کا ذکر بھی ہے۔ یعنی اولیاء اللہ کے توسط سے فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔  
(۱۶) بخاری شریف میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: هَلْ تَنْصُرُونَ وَتَذَرُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ (مشکوٰۃ باب فضل الفقراء) تم کو نہیں فتح ملتی اور نہیں رزق ملتا مگر ضعیف مومنوں کی برکت اور وسیلہ سے معلوم ہوا کہ قراء کے وسیلہ سے بارش ہوتی ہے رزق ملتا ہے۔ فتح و نصرت نصیب ہوتی ہے۔

۱۷۔ ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ وغیرہ میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: يَشْفَاعَتِي لَأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (مشکوٰۃ باب الشفاعة)

یعنی میری سفارش و شفاعت میری اُمت کے گناہ کبیرہ والوں کے لیے ہے

اس کی شرح میں شیخ عبدالحق لمعات میں فرماتے ہیں اِی لَوْضِعِ السَّيِّئَاتِ

وَ اِمَّا الشَّفَاعَةُ لِرَفْعِ الدَّمَجَاتِ فَلِكُلِّ مِّنَ الْاَقْتِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ

یعنی گناہگاروں کے لیے تو معافی دلانے کی سفارش ہوگی۔ لیکن درجات بلند کرنے

کی شفاعت وہ ہر متقی اور ولی کے لئے ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر قسم کا مومن حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ کا حاجت مند ہے۔ بہت سے بد عمل لوگ بھی حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جنتی ہو جائیں گے اور کوئی ولی بھی حضور

قدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے نیاز نہیں۔

۱۱۸ ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے!

يُشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

مشکوٰۃ باب الشَّفَاعَةِ

یعنی قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء، شہداء

شہداء، لوگو! معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل علماء، شہداء، عام

مسلمانوں کے لیے وسیلہ نجات ہیں۔

۱۹: ترمذی، دارمی، ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرَ مِنْ نَّبِيِّ تَيْمِيمٍ۔



مشکوٰۃ باب الشاعت (یعنی میرے ایک امتی کی شفاعت سے نبی تمیم قبیلہ سے زیادہ آدمی جنت میں جائیں گے۔

اس کی شرح سرقات میں ملا علی قاری فرماتے ہیں قِيلَ الرَّجُلُ عَثَانَ ابْنُ مَفَاتٍ قِيلَ أَوْلَيْسُ قَدْرِي وَقِيلَ غَيْرُهُ۔ بعض علمائے فرمایا وہ عثمان غنی ہیں بعض نے کہا کوئی اور بزرگ ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی بھی وسیلہ نجات ہیں۔

۱۲۰ شرح سنہ میں ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک اونٹ نے جو کھیت میں کام کر رہا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور منہ اپنا زانو سے پاک پر رکھ کر فریاد کی ہوا۔ سرکارِ دو عالم نے اس کے مانک کو فرمایا کہ فَإِنَّهُ شَكِيكَ كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلْفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ (مشکوٰۃ باب المعجزات) یہ اونٹ شکایت کرتا ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم دیتے ہو۔ اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ معلوم ہوا کہ بے عقل جانور بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رفع حاجات کے لیے وسیلہ جانتے ہیں۔ جو انسان ہو کر ان کے وسیلہ کا منکر ہو وہ اونٹ سے زیادہ بے عقل ہے۔

۱۲۱ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طفیل سے اولہب کے عذاب میں کچھ تخفیف ہوئی کیونکہ اس کی نوٹڈ کی توبہ نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

بخاری شریف کتاب الرضاع

دودھ پلایا تھا۔

معلوم ہوا کہ نبیؐ کا وسیلہ ایسی نعمت ہے جس کا فائدہ الیولہب جیسے مردود نے

بھی کچھ پایا۔ مسلمان تو ان کا بندہ ہیے وام ہے۔

۲۲: بخاری شریف کتاب الماحجہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما حج کو جاتے ہوئے ہر اس جگہ نماز پڑھتے تھے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اپنے حج کے موقع پر نماز پڑھی تھی یہ مقامات بخاری شریف سے بتائے بھی ہیں۔

معلوم ہوا کہ جس جگہ بزرگ عبادت کرے وہ جگہ قبولیت کا وسیلہ بن جاتی ہے۔

# عَقَلِي دَلَائِلُ

الْآرَاتِ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ: خبردار! بے شک اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف و خطرہ نہیں اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔ (پارہ گیارہ۔ سورۃ یونس رکوع چھٹا، اللہ تعالیٰ کے پیاروں کا وسیلہ بکڑنا جائز ہے۔

۱: شیطان نے ہزاروں برس بغیر وسیلہ والی عبادت کہیں۔ مگر وہ وسیلہ

والا ایک سجدہ نہ کیا تو وہ رد کیا گیا۔ مردود ہو گیا۔ ملائکہ نے وسیلہ والا سجدہ کر کے

محبوبیت پائی۔ معلوم ہوا کہ وسیلہ والی عبادت تھوڑی بھی تو بھی مقبول بارگاہ الہی ہے

۲: قبریں مردہ سے تین سوال ہوتے ہیں۔ پہلا سوال توحید کا اور دوسرا سوال

دین کا۔ مگر ان دونوں سوالوں کے جواب درست دینے پر بھی بندہ کامیاب نہیں

ہوتا اور جنت کی کھڑکی نہیں کھلتی۔ تیسرا سوال یہ ہوتا ہے۔ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي

حَقِّ هَذَا الرَّجُلِ۔ تم اس کالی کلمی والے، کالی زلفوں والے، ہرے گنبد والے محبوب

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ دیکھ یہ تیرے

سنانے جلوہ گرد بیٹھے ہیں، حضور کا فرمانبردار بندہ جواب دیتا ہے کہ یہ میرے

رسولؐ ہیں، میرے نبیؐ ہیں، اور میں ان کا اُمّتی ہوں سے  
 نکیر و اینچا تھا ہوں ان کو یہ میرے مولا یہ میرے داتا ہیں  
 مگر تم ان سے تو پوچھو اتنا یہ مجھ کو اپنا بتا رہے ہیں!  
 اس وقت بندہ پاس ہوتا ہے، اور یہ آواز آتی ہے، صَدَقَ عَبْدِي  
 اَفْتَحُوا لِي بَابَ الْجَنَّةِ - میرا بندہ سچا ہے، اس کے لیے جنت کا دروازہ  
 کھول دو، اگر بندہ یہ جواب نہ دے گا، تو سنرا ملائکہ شروع ہو جائے گی۔  
 معلوم ہوا کہ دستید کے بغیر قبر میں بھی کامیابی نہیں ہوتی، وہاں اعمال کا  
 ذکر نہیں ہوتا، اعمال کا ذکر تو قیامت میں روز محشر کو ہوگا، دوستو! ثابت ہوا  
 کہ پہلا امتحان ہی قبر کا ہے، پہلی رات قبر کی بڑی بھاری ہے، دستید سے ہی  
 چھٹکارا حاصل ہوگا۔

۳: نماز التحیات سے اور درود شریف سے مکمل ہوتی ہے، جس سے  
 معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باسیرکات نام کے بغیر نماز بھی  
 نہیں ہوتی، جو اصل عبادت ہے۔

۴: اگر بغیر دستید عبادت درست ہوتی تو کلمہ طیبہ میں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

نہ ہوتا، معلوم ہوا کہ توحید بھی وہی معتبر ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے وسیلہ سے مانی جائے۔ عقلی توحید کا اعتبار نہیں۔ کلمہ طیبہ کے پہلے جُز میں توحید ہے اور دوسرے جُز میں وسیلہ توحید۔

۵: قیامت میں سب سے پہلے تلاش وسیلہ کی ہوگی۔ پھر دوسرے کام یعنی بغیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کے اللہ تعالیٰ کوئی کام شروع بھی نہ فرمائے گا۔ تاکہ معلوم ہو کہ آخرت میں ہمارے عبادتیں ختم ہو جائیں گی مگر وسیلہ بکڑنا وہاں بھی باقی ہے۔

۶: اعمال صالحہ وسیلہ ہیں۔ رب تعالیٰ سے ملنے کا۔ اور اعمال کا وسیلہ انبیاء اولیاء۔ علماء کا تو یہ حضرات وسیلہ کے وسیلہ ہوئے۔ اور وسیلہ کا وسیلہ بھی وسیلہ ہے۔ لہذا یہ حضرات بھی وسیلہ ہیں۔

۷: دنیا آخرت کا نمونہ ہے کہ یہاں سے حالات دیکھ کر وہاں کا پتہ لگاؤ۔ کہ ایسے ہی وہاں بھی ہوگا۔ اس لیے قرآن کریم میں دنیا کے حالات سے آخرت پر استدلال کیا گیا ہے۔ دنیا میں اصل فیض دینے والا ایک ہوتا ہے۔ اور اس سے پہلا فیض لینے والا بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ پھر وسیلہ کے ذریعہ یہ فیض اورون تک پہنچتا ہے۔ بادشاہ ایک۔ اس کا وزیر ایک۔ پھر حکام کے ذریعہ اس کے احکام رعایا تک پہنچتے ہیں بے شمار تارے۔ درخت کی جڑ ایک اور اس کا تنہ ایک پھر گدے چند اور شاخیں سینکڑوں اور پتے ہزاروں۔ ان ہزاروں پتوں میں جڑ کا

فیض تھے اور گردن اور شاخوں کے وسیلہ سے پہنچتا ہے۔ انسان کا دل جو جسم کا بادشاہ ہے وہ ایک اس دل کا وزیر اعظم جگر ایک۔ پھر بہت سی رگیں وسیلہ کے طور پر جسم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جن سے جسم کا ہر حصہ دل کا فیض لیتا ہے۔

پس اس طرح رب تعالیٰ شہنشاہ اعلیٰ احکم الحاکمین اور محبوب اعظم حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک۔ جو رب تعالیٰ سے فیض لیتے ہیں۔ پھر اولیاء و علماء و وسیلہ کی طرح عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ رب کا فیض عالم کے ذرہ ذرہ میں پھیل رہا ہے۔ ان وسائل کو چھوڑنے والا رب کا فیض حاصل نہیں کر سکتا۔

۸۔ جب کمزور قوی سے فیض لینا چاہے تو درمیان میں ایسے وسیلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو قوی سے فیض لینے اور کمزوروں کو فیض دینے پر قادر ہو۔ اگر روٹی کو گرم کرنا ہے تو درمیان میں توے کی ضرورت ہے۔ اور اگر سورج کو دیکھنا ہے تو بیچ میں اس ٹھنڈے شیشے کی ضرورت ہے جو سورج کی تیز شعاعوں کو ٹھنڈا کر کے آنکھ کے دیکھنے کے قابل بنا دے۔ اللہ تعالیٰ قوی ہے، اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اور تمام بندے کمزور اور ضعیف خَلِقَ الْاِنْسَانَ ضَعِيْفًا ناممکن تھا کہ کمزور اور ضعیف بندہ بلا واسطہ غالب قوی رب سے فیض لے لیتا۔ روٹی نار سے بلا واسطہ فیض لینے سے مجبور و معذور میں اسی لیے خالق و مخلوق۔ رب و مرلوب کے درمیان ایک ایسے بزدخ کبریٰ کی ضرورت تھی۔ جو رب سے فیض لینے اور مخلوق کو فیض دینے پر قادر ہو۔ ادھر رب

اعلان کرے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَّحْيٌ يُوحَىٰ۔ نبی کا کلام  
 رب کا فرمان ہوتا ہے ادھر وہ بزخ کبریٰ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہہ کر بند  
 کو اپنی طرف مائل فرمائے کہ اے لوگو گھبراؤ نہیں۔ میں تم جیسا ہی بشر ہوں۔ فرشتہ  
 جن وغیرہ کی جنس سے نہیں ہوں۔ اسی وسیلہٴ عظمیٰ کا نام محمد مصطفیٰ ہے صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل

خواص اس بزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدّد کا

۹۔ اگر اللہ تعالیٰ کے بندوں کا وسیلہ پیکر نابرا اور ناجائز ہے تو نماز بھی منع ہونی چاہیے  
 کیونکہ بالغ مردہ کے لیے ہم وسیلہ بن کر دعا کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا اَوْ رِنَا بِالْخِمْرِ كَوْنًا اَوْ سَيْلًا بِنَاتِنَا اَوْ دَعَا كَرْتِنَا  
 اَوْ اَجْرًا اَوْ زَخْرًا اَوْ جَعْلًا لَنَا سَافِعًا وَمَشْفَعًا۔

خدایا! اس بچہ کو قیامت میں ہمارا پیش رو بنا کر ہمیں جنت میں لے جاوے  
 اور ہمارے لیے ثواب کا وسیلہ اور نیکی کا ذخیرہ بنا۔ اور اسے ہمارا شفاعتی۔ نماز  
 جنازہ وسیلہ پر ہی قائم ہے

۱۰۔ مسجد بنوی شریف میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار ہے کیوں؟ کیا  
 دوسری مسجدیں خدا کا گھر نہیں ہیں؟ صرف اسی لیے یہ ثواب بڑھا کہ اس میں حضور

مصطفیٰ احمد مجتبیٰ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں۔ اسی طرح مسجد بیت المقدس میں کئی ہزار پینمبر جلوہ گر ہیں۔ کعبہ میں بھی ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ۔ اس لیے کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام پیدائش ہے اور وہاں بیت اللہ۔ چاہہاں نہزم اور مقام ابراہیم ہے۔ ان کے وسیلہ سے ثواب زیادہ ہو گیا وسیلہ والی عبادت کا درجہ زیادہ ہے۔

۱۱۔ اور مسجدوں میں پہلی صف کا درجہ زیادہ مگر مسجد بنوی میں تیسری صف کا ثواب بڑھ کر۔ مسجدوں میں صف کا داینا حصہ افضل مگر مسجد بنوی شریف میں صف کا بائیں حصہ افضل۔ کیوں؟ اس لیے کہ تیسری صف روضہ شریف سے قریب تر ہے اور روضہ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف ہے۔ جیسے جسم میں دل۔ اب بائیں طرف کھڑے ہونے میں روضہ پاک سے زیادہ قریب ہو گا اور جتنا زیادہ قریب اتنا ثواب زیادہ۔ معلوم ہوا کہ حضور کی ذاتِ بابرکات مقبولیت کے لیے وسیلہ عظمیٰ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۔ بزرگوں کا وسیلہ اور اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب یہ ایسے مسائل ہیں جن کے مسلمان تو کیا۔ کفار منافقین بلکہ جانور بھی قائل تھے۔ دیکھو فرعون پر جب عذاب آتا تھا تو موسیٰ علیہ السلام سے دعا کرتا تھا ابو جہل وغیرہ کفار فحط اور دیگر مصیبتوں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پاس دعا کے لیے آتے



تھے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُكْشِفُ عَنَّْا الْعَذَابَ فَرَمُونَ

نے دُوبتے وقت کہا۔ امنتُ بِرَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ۔ جانور مصیبت میں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد لاتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ فریاد رس ہی سرکار

صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۱۳۔ اگرچہ ریل ساری لائن سے گزرتی ہے مگر ملتی اسٹیشن پر ہی ہے۔ ویسے ہی رب

کی رحمت کے اسٹیشن انبیائے اکرام اور اولیائے عظام ہیں اس لیے ان کے پاس جاؤ

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَوَأْتَهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ اِيحٰی

وسیلہ ہے۔

۱۴۔ بادشاہ کی خاطر عمدہ جگہ، اعلیٰ ہوا اور دیگر سہولیات کا انتظام ہوتا ہے جو بادشاہ

کے پاس آکر بیٹھ جائے تو بھی ان چیزوں سے فائدہ اٹھالیتا ہے۔ ایسے ہی جہاں اللہ

تعالیٰ کے پیارے ہوتے ہیں وہاں رب کی رحمت کے پنکھے چلتے ہیں۔ جو ان کی بارگاہ

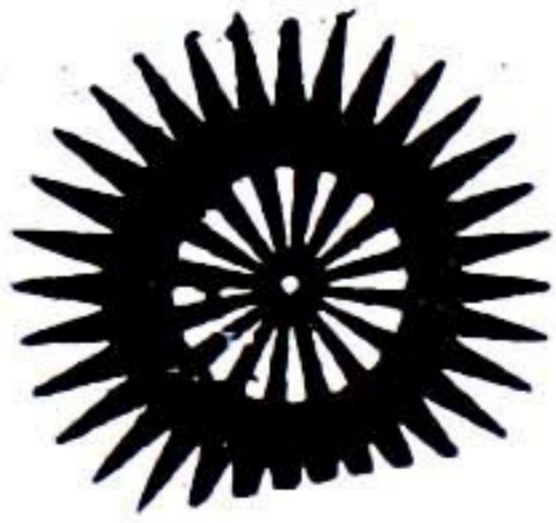
میں اخلاص سے حاضر ہو جاوے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھالیتا ہے۔ یہی وسیلہ ہے

اسی لیے بزرگوں کے مزارات کے پاس گنہ گار اپنی قبریں بنواتے ہیں۔ مسجد میں تیار

کراتے ہیں۔ وہ عبادات کرتے ہیں تاکہ ان کی طفیل بخشش ہو اور نماز زیادہ

قبول ہو۔

۱۵۔ اگر معمولی کام کا تعلق پیغمبر سے ہو جاوے تو اچھا بن جاتا ہے اور اگر اچھے کام کا تعلق پیغمبر سے نہ ہو تو برا ہو جاتا ہے۔ نفس اور نام کے لیے لڑنا فساد کہلاتا ہے اور حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لیے لڑنا جہاد کہلاتا ہے۔ فساد گناہ اور جہاد اعلیٰ عبادت ہے۔ قابیل اور یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے قریباً ایک قسم کا قصور ہوا۔ لیکن قابیل کے قصور کی بنا عورت کی محبت تھی اور ان کے قصور کی بنا نبی کی محبت پر۔ یہ چاہتے تھے کہ یوسف علیہ السلام کو علیحدہ کرادیں تو حضرت یعقوب علیہ السلام ہم سے محبت کریں گے۔ لہذا نتیجہ میں یہ فرق ہے کہ قابیل تو مردود مرا۔ اور یہ لوگ محبوب بن گئے۔ کہ انہیں تاروں کی شکل میں حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا۔ معلوم ہوا کہ وسیلہ پیغمبر اعلیٰ چیز ہے۔



# وسیلہ اولیاء اللہ پر اعتراضات و جوابات

ساری امت مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم کا اتفاق رہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں

کا وسیلہ پکڑا جاوے۔ جیسے پہلے باب میں گزر چکا ہے مگر اب آخر زمانہ میں ایک ملحد ابن

تمیمہ اور اس کے شاگرد ابن قیم نے وسیلہ اولیاء اللہ کا انکار کیا۔ علمائے دین نے ابن

تیمیمہ کو گلیاں اور گمراہ کن فرمایا ہے۔ موجودہ زمانہ کے وہابی دیوبندی ابن تیمیمہ کی پیروی

میں وسیلہ کے منکر ہو گئے اب چونکہ اسی مسئلہ پر زور ہے۔ اسی لیے ہم اس باب میں

ان کے تمام ان دلائل کا جواب دیتے ہیں جو اب تک وہ پیش کر سکے ہیں۔ بلکہ عام وہابی

دیوبندیوں کو یہ اعتراضات معلوم ہی نہیں ہوتے جو ہم ان کی وکالت میں بنا کر جواب

دیتے ہیں رب تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

بعض دیوبندی تو وسیلہ اولیاء اللہ کے مطلقاً منکر ہیں۔ اور بعض وفات یافتہ

بزرگوں کے وسیلہ ہونے سے منکر ہیں اور زندہ ولیوں کے وسیلہ کے قائل ہیں ہم دونوں

سے دلائل اور جواب عرض کرتے ہیں۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَاٰلِیِّ وَآلِیِّ وَآلِیِّ وَآلِیِّ لَیْسَ بِشَیْءٍ

میں سے کوئی شے اور کسی کو وسیلہ

انا ایک طرح مددگار ماننا ہے۔ یہ شرک ہے۔

جواب :- اس کے تین جواب ہیں ایک یہ کہ مِنْ دُونِ اللّٰهِ سے مراد ہے

خدا تعالیٰ کے مقابل ہو کر یعنی اگر رب تمہیں عذاب دینا چاہے تو کوئی خدا کے مقابل اس

کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ لہذا ولی اللہ کا وسیلہ درست ہے۔ رب فرماتا ہے :-

وَإِنْ يَخْذُكُمْ فَمَنْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

اگر رب تعالیٰ ہی تمہیں رسوا کرنا چاہے تو تمہاری مدد کون کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کو رب

پر ہی توکل کرنا چاہیے۔ یہ آیت تمہاری پیش کردہ آیت کی تفسیر ہے دوسرے یہ کہ

یہاں مدد سے مستقل مدد مراد ہے۔ یعنی مستقل مدد رب تعالیٰ کی ہی ہے۔ باقی

وسیلوں کی مدد رب تعالیٰ کے اذن اور اسی کی اجازت سے ہے تیسرے یہ کہ اس

سے مراد ہے اگر تم کفر اختیار کرو تو تمہارا مددگار کوئی نہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ ظالموں یعنی کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔ اگر یہ

مطلب نہ کیے جائیں تو بتاؤ اس آیت کے کیا معنی ہوئے۔ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْعَوْنِ ۝

یعنی اے مسلمانو! تمہارے مددگار اللہ اور اس کا رسول اور وہ مسلمان ہیں۔ جو نماز

پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ یہاں تین ذالوں کو ولی فرمایا گیا۔ نیز فرماتا ہے۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط مسلمان مرد اور مسلمان

عورتیں بعض بعض کے مددگار ہیں ان میں ما سوا اللہ کی مدد کا ثبوت ہے اور

تمہاری پیش کردہ آیت میں ان کی نفی ہے تو ایسے معنی کرو جس سے تعارض پیدا

نہ ہو۔

۱۲۔ رب تعالیٰ کفار کا کفر یہ بیان کرتا ہے مَا نَعْبُدُ هُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا  
إِلَى اللَّهِ عَالِفِي۔ یعنی ہم نہیں پوجتے ان کو مگر اس لیے کہ ہمیں رب تعالیٰ سے قریب  
کر دیں۔ معلوم ہوا کہ کفار بتوں کو خدا نہیں مانتے مگر خدا ہی کا وسیلہ سمجھتے تھے جے  
شُرک کہا گیا ہے لہذا کسی کو وسیلہ سمجھنا شرک ہے۔

**جواب:**۔ اس کے بھی دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ وسیلہ ماننے کو رب نے  
کفر نہیں فرمایا۔ بلکہ ان کے پوجنے کو شرک کہا۔ فرمایا۔ نَعْبُدُ هُمْ هِمَّ اس لیے  
انہیں پوجتے ہیں۔ کسی کو پوجنا واقعی شرک ہے۔ اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام یا کسی ولی کی  
عبادت کرے وہ مشرک ہے۔ الحمد للہ مسلمان کسی وسیلہ کی پوجا نہیں کرتے۔ دوسرے  
یہ کہ مشرکین نے بتوں کو وسیلہ بنایا جو خدا کے دشمن ہیں۔ مسلمان اللہ کے پیاروں کو  
وسیلہ سمجھتا ہے وہ کفار اور یہ ایمان۔ دیکھو مشرک گنگا کا پانی لاتا ہے افسوس مسلمان  
آب زمزم لاتے ہیں وہ مومن ہیں۔ کیونکہ مشرک گنگا جیل کی تعظیم اس لیے کرتا ہے  
کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ پانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کا معجزہ ہے اور پیغمبر کی تعظیم  
ایمان ہے۔ اسی طرح مشرک ایک پتھر کے آگے سر جھکاتا ہے وہ مشرک ہے آپ  
بھی کعبہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔ بلکہ مقام ابراہیم کو سامنے لے کر حج میں نماز

پڑھتے ہیں۔ آپ مومن ہیں کیوں؟ اس لیے کہ کافر کے پتھر کو بت سے نسبت ہے اسی لیے وہ اس تعظیم سے کافر ہے۔ اور ان چیزوں کو نبیوں سے نسبت ہے۔ ان کی تعظیم عین ایمان ہے۔

دیوالی کی تعظیم شرک ہے مگر رمضان اور محرم کی تعظیم ایمان ہے تفسیر روح البیان شریف میں سورہ احقاف میں اَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اِلٰهَةً کی تفسیر میں فرمایا کہ وسیلہ دو قسم کا ہے۔ وسیلہ ہدایے اور وسیلہ ہموئی۔ یعنی ہدایت کا وسیلہ اور گمراہی کا وسیلہ بنی۔ ولی۔ الہام۔ وحی ہدایت کا وسیلہ ہے اور بت شیطان و سو سے گمراہی کے وسیلے ہیں۔ آیت پیش کردہ میں وسیلہ کو اختیار کرنا کفر ہے وہی اس آیت میں مراد ہے۔

۳، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ برابر ہے کہ آپ ان کے لیے دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں اللہ تعالیٰ نہیں بخشنے گا۔ معلوم ہوا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مغفرت کا وسیلہ نہیں تو دیگر اولیاء کا ذکر ہی کیا ہے۔ یہ اعتراض گجرات کے جاہل دیوبندی و نابیوں کا ہے۔

جواب:- یہ آیت ان منافقین کے حق میں اتری ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے منکر تھے اور دیوبندیوں کی طرح براہ راست رب تک پہنچنا چاہتے تھے

اسی آیت سے پہلے یہ ہے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوَّ  
 وَاَرْؤُسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَقْعُدُونَ وَهُمْ مَصْكِبُونَ هَٰذَا جَبَّانٌ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ  
 سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں تو آپ سے یہ لوگ  
 یعنی منافق منہ موڑ لیتے اور غرور کرتے ہوئے حاضری بارگاہ سے دس جاتے ہیں۔  
 پھر فرمایا کہ اے محبوب! جو آپ سے بے نیاز ہوں اور آپ اپنی رحمت سے ان کے  
 لیے دعائے مغفرت کر بھی دیں تو ہم انہیں نہیں بخشیں گے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی  
 تمہارے وسیلہ سے بغیر جنت میں جائے۔

اس آیت سے تو وسیلہ کا ثبوت ہے نہ کہ نفی۔ یہی قرآن مسلمانوں سے متعلق  
 فرماتا ہے۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ نَبِيَّ رَسُوْلٍ سَلَّمَ بِكُمْ مِنْ اَمْرِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَاتِ  
 اِذَا رَزَقْنَهُنَّ مِنْ اَمْرِهِنَّ لِيَتَّقِيَ اللَّهُ الْكَبِيْرَ الْعَلِيْمَ  
 یہ ہے

بارالہ کہ در لطافت طبعش خلاف نیست

درباغ لالہ روید و در شورہ بوم نحس

بارش ہے تو فائدہ مند۔ مگر بد قسمت شورہ زمین اس سے فائدہ حاصل نہیں

کرتی۔ اس میں اس زمین کا اپنا قصور ہے نہ کہ بارش کا۔

(۴) وَبِاللَّهِ تَعَالَىٰ فَرَمَاتُ هِيَ۔ وَلَا تَصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَّا تَابَ اَبْدًا وَلَا

تَقْرَبُ عَلٰی قَبْرِہٖ۔ یعنی ان میں سے کسی کی آپ نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کی نعش کو اپنی قمیض پہنائی اور اس کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا۔ اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ تب یہ آیت اتری جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کاموں سے منع فرما دیا۔ دیکھو حضورؐ کی دعا نماز جنازہ۔ قمیض پہنانا۔ منہ میں لعاب ڈالنا۔ بے کار کیا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے اعمال خراب تھے معلوم ہوا کہ وسیلہ کوئی چیز نہیں۔

جواب: اس کا جواب اسی آیت میں موجود ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّہُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَاَسْوٰوْا سُوْلَہٗ وَّمَا تُوَادُّوْہُمْ فِیْ سِقُوْنِہٖ

کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور کفر پر مر گئے اور

وہ فاسق ہیں۔ معلوم ہوا کہ چونکہ وہ زندگی میں منافق تھے۔ اور کفر پر موت ہوئی

اس لیے اس کے لیے کوئی وسیلہ مفید نہ ہو اور سلعے مومنوں کے لیے ہیں کافروں کے

لیے نہیں۔ اعلیٰ دوائیں بیماریوں کے لیے مفید ہیں۔ مردہ کے لیے نہیں اور گنہ گار مومن

گویا بیمار ہے اور کافر اور منافق مردہ ہے۔

۵، رب تعالیٰ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے:- یَوْمَ لَا یَبِیْعُ فِیْہِ وَاٰ



خَلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةَ أَوْ رَكِيسٍ فَرَمَاتَا هِيَ: فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝  
یعنی اس دن نہ تجارت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی نہ کسی کی شفا رٹش۔ معلوم ہوا کہ قیامت  
میں سارے وسیلے خم ہو جائیں گے۔

جواب:۔ یہ سب آیتیں کافروں کے لیے ہیں مسلمانوں سے ان کا کوئی تعلق  
نہیں۔ اس لیے آگے رب فرماتا ہے۔ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ مسلمانوں  
کے لیے رب فرماتا ہے:

أَلَا خِلَافٌ يَوْمَئِذٍ لِبَعْضِهِمْ بَعْضٌ عَدُوًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا ۝ اس دن سارے  
دوست دشمن بن جائیں گے۔ سوا پر ہیزگاروں کے۔ کفار کی آیت مومن پر پڑھنا  
بے دینی ہے۔ نیز فرماتا ہے۔

اس دن مال و اولاد کام نہ آئے گی۔ سوائے اس کے جو رب کے پاس سلامت دل  
لے کر آدے۔ معلوم ہوا کہ مومن کا مال و اولاد قیامت میں کام آویں گے۔

۶، رب فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ  
الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اور اس کی راہ  
میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح یعنی جنت پاؤ۔ اس میں وسیلہ سے مراد اعمال کا وظیفہ  
ہے۔ نہ کہ بزرگوں کا کیونکہ جن بزرگوں کو وسیلہ بناتے ہو وہ خود اعمال کرتے ہیں۔

جواب :- اس کے چند جواب ہیں کہ اعمال تو اتَّقُوا اللَّهَ میں آچکے تھے۔ اگر وسیلہ سے بھی مراد اعمال ہوں تو آیت میں تکرار بے کار ہوگی۔ لہذا یہاں وسیلہ سے مراد بزرگوں کا وسیلہ ہے دوسرے یہ کہ اگر اعمال کا وسیلہ مراد ہے تو مسلمانوں کے بچے دیوانہ مسلمان! اور وہ نو مسلم جو مسلمان ہوتے ہی مر گیا۔ ان کے پاس اعمال نہیں وہ کس کا وسیلہ پکڑیں۔ تیسرے اگر اعمال کا وسیلہ مراد ہے تو شیطان کے پاس اعمال بے شمار تھے وہ اس کے لیے وسیلہ کیوں نہ بنے۔ چوتھے یہ کہ اگر اعمال ہی مراد ہوں تو اعمال بھی نبی وسیلہ سے حاصل ہوتے ہیں تو وہ حضرات اعمال کے وسیلہ ہوئے اور وسیلہ کا وسیلہ خود وسیلہ ہوتا ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے اعمال بزرگوں کی نقل ہیں۔ رمی حج میں کنگر مارنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نقل ہیں۔ صفا و مردہ سے درمیان دوڑنا حضرت ماجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نقل ہے۔ قربانی کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نقل۔ طواف میں آکر کمر چلنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل ہے۔ اس لیے ان اعمال پر ثواب ملتا ہے کہ اچھوں کی نقل ہے۔ اس کی نہایت نفیس تحقیق ہمارے شان حبیب الرحمن میں دیکھو جس میں بیان کیا گیا ہے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ کلمہ غرضیکہ ہر عبادت کسی کی نقل ہے حدیث شریف میں ہے کہ جنت خالی رہ جائے گی۔ تو ایک جماعت جنت بھرنے کے لیے پیدا کی جاوے گی بتاؤ اس جماعت نے کون سے اعمال

کیے تھے۔

### نوٹ ضروری :-

جنت کا داخلہ تین طرح کا ہوگا۔ کبھی۔ وہ بھی۔ عطائی۔ کبھی وہ جس میں جنتی کے عمل کو دخل ہو۔ جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ہ جنت وہ بھی وہ جو کسی بندے کی طفیل سے ملے اپنے عمل کو کوئی دخل نہ ہو۔ جیسے مسلمانوں کے نابالغ بچے اور دیوانہ مسلمان کہ یہ جنتی ہیں۔ مگر بغیر اعمال جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے وَالْحَقِّنَا مِذْرَبَهُمْ بِإِيمَانٍ۔ جنت عطائی وہ جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملے کسی اور شے کو دخل نہ ہو۔ جیسے جنت بھرنے کے لیے جو مخلوق پیدا ہو گی یا جو بغیر شفاعت جنت میں جائیں گے جنہیں جہنمی کہا جاوے گا۔ جن کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ رب تعالیٰ اپنا ایک قدرت کا لپ (چلو) جہنمی لوگوں سے بھر کر جنت میں داخل کرے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا ایمان شرعی نہ تھا۔ مگر وسیلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کو درکار ہے۔ غرضیکہ بغیر اعمال جنت مل سکتی ہے بغیر وسیلہ جنت ہرگز ہرگز نہیں مل سکتی۔

۷، قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کی شفاعت فرمائی تو آپ سے فرمایا گیا۔ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔ اے نوح! یہ آپ کے گھر والوں سے نہیں اس سے اعمال خراب ہیں

معلوم ہوا کہ عمل خراب ہونے پر بنی ولی وسیلہ نہیں

**جواب:**۔۔ جی ہاں۔ اس کنعان کا عمل خراب یہ تھا کہ وہ بنی کے وسیلہ کا منکر تھا

اور طوفان آنے پر وہ آپ کے دامن میں نہ آیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ یَا  
بُنَى آدَكَب مَعَنَا وَلَا تَكُن مَعَ الْكَافِرِينَ ۝ یعنی اے بیٹا! ہمارے ساتھ سوار ہو  
جا۔ کافروں کے ساتھ نہ رہو۔ تو اس نے جواب دیا۔ قَالَ سَاوِدِي اِلٰی جَبَلٍ لِّعَصْمٰنِ  
مِنَ السَّمَاۗءِ۔ میں پہاڑ کی پناہ لے لوں گا۔ وہ مجھ کو پانی سے بچائے گا۔ اس لیے غرق  
ہو گیا۔ اب جو بنیوں کے وسیلہ کا منکر ہے وہ اس سے عبرت پکڑے۔

اس آیت میں تو وسیلہ کا ثبوت ہے نہ کہ انکار۔ اگر نوح علیہ السلام کا وسیلہ  
قبول کر لیتا تو ہرگز غرق نہ ہوتا۔

(۸) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے لیے دعا  
کرنا چاہی تو فرما دیا گیا۔ یَا اِبْرٰہِیْمُ اَعْرِضْ عَنۢ هٰذٰلِکَ اِنَّہٗ قَدْ جَاءَ  
اَمْرًاۤ بِکَ وَاِنَّہُمْ لَیَلٰہِمۡ عَذَابٌ غَیْرُ مَرۡدُوۡدٍ ۝ یعنی اے ابراہیم  
ن کے لیے دعا نہ کرو۔ ان پر عذاب آکر ہی رہے گا۔ دیکھو پیغمبر کی دعا غیر مقبول ہوئی۔

**جواب:**۔۔ قوم لوط کا فرقی اور کفار کے لیے کوئی وسیلہ مفید نہیں کیونکہ وہ

بنی کے وسیلہ کے منکر ہوتے ہیں۔ قرآن فرماتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ناراض

ہو کر سامری سے فرما دیا۔ اِذْ هَبْ فَاِنَّ لَکَ فِی الْحَیٰوٰةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مَسَاسَ۔



# بزرگانِ دین کے اقوال

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا عقیدہ رہا ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کے لیے وسیلہ عظمیٰ ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
صدقہ سے اولیاء اللہ اور علماء بھی وسیلہ ہیں۔ ہم صحابہ کرام کے قول اور عمل احادیث  
کے باب میں بیان کر چکے ہیں اب علماء اور اولیاء کے کلام کو سنو اور اپنا ایمان تازہ کرو  
۱، حضور غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ اپنے قصیدہ  
غوثیہ میں اپنے خداداد اختیارات بیان فرما کر ارشاد فرماتے ہیں۔

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَكَ قَدَّمَ وَرَافِيٍّ  
عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدِيرِ الْكَمَالِ

میں جو دنیا پر راج کر رہا ہوں اور میرے قبضہ میں زمین و زمان۔ مکین و مکان  
ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے نقش قدم پر ہوتا ہے اور اس کا منظر  
ہوتا ہے۔ میں نبیوں کے چاند رسولوں کے سوزج حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
قدم پر ہوں معلوم ہوا کہ حضور غوث پاک کی نگاہ میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اہم  
چیز ہیں کہ انہیں سارے مراتب عالیہ اسی سرکار سے میسر ہوئے۔

۲، اماموں کے امام یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قصیدہ نعمان میں فرماتے ہیں۔

أَنَا طَاهِرٌ مَعَ الْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ + لِأَبِي حَنِيْفَةَ فِي إِيْمَانِ سِيَوَاكَ

یارسول اللہ میں حضور کی عطا کا امیدوار ہوں اور مخلوق میں ابو حنیفہ کے لیے  
 آپ کے سوا کوئی نہیں۔ معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کو اپنا وسیلہ مانتے ہیں۔ اور مقبول بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو چکا ہے  
 وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نَصْرَتَهُ + ان تَلْقَهُ الْاَسَدِ فِي اَجْمَعِمْ  
 یعنی جس کی مدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں وہ شیروں سے بھی بچ جاتا  
 ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بزرگ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر مصیبت کے دفع کا وسیلہ  
 مانتے ہیں۔

۴، حضرت شیخ سعدی شیرازی قدس سرہ العزیز اپنی کتاب بوستان میں فرماتے ہیں۔

شنیدم کہ در روز امید ویم      بذاں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم  
 یعنی میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انیکوں کے وسیلہ سے یروں کو  
 بخش معلوم ہوا کہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ علماء و صالحین کے وسیلہ سے گنہگاروں  
 کی مغفرت مانتے ہیں

۵، شیخ عطار فرید الدین قدس سرہ پند نامہ عطار میں فرماتے ہیں

آنکہ آمدنہ فلک معراج او      انبیاء و اولیاء محتاج او

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ شان والے ہیں کہ نو آسمانوں کی معراج فرمائی اور تمام  
 نبی ولی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاجتمند ہیں۔ معلوم ہوا کہ شیخ عطار قدس

سرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے نبیوں اور ولیوں کا وسیلہ مانتے ہیں۔

۶، مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اگر نام محمد یا نہ آورے شفیع آدم      نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از عرق نجدینا

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام توبہ نہ کرتے تو ان کی توبہ کبھی قبول نہ ہوتی۔ اگر حضرت نوح علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ نہ پکڑتے تو غرق سے نجات نہ پاتے معلوم ہوا کہ مولانا حاجی علیہ الرحمۃ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول دعا کا اور آفات سے بچنے کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔

۷، مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز اپنی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

اے بسا درگود خفتہ خاک دار      بہ نہ صد احیاء بنفع و انتشار

سایہ اوبود و خاکش سایہ مند      صد ہزاراں زندہ در سایہ وے اند

بہت سے قبروں میں سونے والے بندے ہزاروں زندوں سے زیادہ نفع پہنچاتے ہیں ان کی قبر کی خاک بھی لوگوں پر سایہ فلک ہے لاکھوں زندے ان قبر والوں کے سایہ میں ہیں۔ معلوم ہوا کہ مولانا قدس سرہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کو وفات کے بعد زندوں کا وسیلہ مانتے ہیں۔

۸، درود تاج شریف جو تمام اولیاء و علماء کا ورد و طیفہ ہے اس میں ہے

وسیلتنا فی الدنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت میں ہمارے



وسیلہ ہیں۔

۹، مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

پیر را بگزین کہ بے پیرا میں سفر بہت بس پر آفت و خوف و خطر

چوں گرفتاری پر ہیں تسلیم شو پچھو موسیٰ زیر حکم خضر رو

گر چہ کشتی بشکند تو دم مزین گر چہ طفلے را کشد تو موم کن

یعنی پیر پکڑ لو۔ کیونکہ آخرت کا سفر بغیر پیر کے بہت خطرناک ہے اور جب

پیر اختیار کرو تو اس کے تابع فرمان ہو جاؤ۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام خضر علیہ السلام کے

کہ اگر پیر کشتی کو توڑ دے تو دم نہ مارو۔ اگر بچہ کو بلا قصور قتل کر دے تو اعتراض نہ

کرو۔ معلوم ہوا کہ پیر کا وسیلہ پکڑنا مولانا کے نزدیک لازم ہے۔

(۱۰) شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

میں دار سعدی کہ راہ صفا تو اں یافت جز در نیے مصطفیٰ

اے سعدی یہ خیال نہ کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے بغیر

تم راہ ہدایت پاسکو گے یعنی ایمان لانے اور اعمال کرنے کے بعد بھی حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے وسیلہ کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

۱۱، حنفیوں کے معتبر عالم ملا علی القادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نزہۃ الخاطر الفاطر

فی ترجمہ شیخ عبدالقادر صفحہ ۶۱ میں فرماتے ہیں کہ حضور عوث پاک نے فرمایا۔

(۱۵) اِنَّ اٰیۃَ مُلْکِہٖ اَنْ یَّاتِیَکُمُ التَّالُوْتُ فِیۡہِ سَکِیۡنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ  
وَلَقِیۡتَہُمۡ مَّا تَرٰکَ الْاَلَمُوْسٰی وَالۡہٰرُونَ تَحْمِلُ الدُّمۡنَیۡنَۃَ

پ ۱۵۷ سورۃ بقرہ

شموئل علیہ السلام نے نبی اسرائیل سے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہت کی دلیل

یہ ہے کہ ان کے پاس تالوت سکینہ آوے گا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و

ہارون علیہ السلام کے تبرکات ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل کو یہ صندوق . تا جس

میں موسیٰ علیہ السلام کا نعلین شریف اور ہارون علیہ السلام کی دستار مبارک و دیگر

تبرکات تھے جسے نبی اسرائیل جنگ میں اپنے آگے رکھتے تھے جس کی برکت سے

دشمن پر فتح پاتے تھے معلوم ہوا کہ نیرگوں کے تبرکات کے وسیلہ سے آفات

دور ہوتی ہیں مشکلات حل ہوتی ہیں۔

(۱۶) اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمۡ مِّنَ الطَّیْرِ کَرۡہۡمَۃَ الطَّیْرِ فَاَنْفِخُ فِیۡہِ فِیَکُوۡنَ

الطَّیْرَ اَمَّ یٰۤاٰذِنَ اللّٰہِ (پ ۱۲ سورۃ آل عمران) حضرت عیسیٰ نے

فرمایا کہ میں مٹی سے پرندے کی شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں

جس سے وہ باذن پروردگار پرندہ بن جاتا ہے معلوم ہوا کہ نیرگوں کے دم کے

وسیلہ سے مٹی میں جان پڑ جاتی ہے اور بیماریوں کو شفا ہو جاتی ہے۔

(۱۷) فَتَبَفَّتْ قَبۡضَۃٌ مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَسَبَدُ مَتَّہَا وَکَذٰلِکَ شَوَّلَتْ

مِنَ اسْتَفَاثِ بِي فِي كُرْبَةٍ كَشَفَتْ عَنْهُ وَمَنْ نَادَا بِي بِاسْمِي فِي شِدَّةٍ  
فَرَجَّتْ عَنْهُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِي إِلَى اللَّهِ فِي حَاجَتِهِ قَضَيْتُ - یعنی جو کوئی  
مصیبت میں مجھ سے مدد مانگے تو وہ مصیبت دور ہوگی اور جو کوئی تکلیف میں میرا نام  
لے کر پکارے تو تکلیف رفع ہوگی۔

اس کا بار مآثر بہ کیا گیا۔ صحیح ثابت ہوا۔ ملا علی قاری حضور غوث پاک کا وسیلہ  
پکڑ کر فرماتے ہیں کہ درست ہے اور حضور غوث پاک اپنا وسیلہ پکڑنے کا حکم دیتے  
ہیں۔ یہ ملا علی قاری وہ بزرگ ہیں جن کو دیوبندی و لمابی بڑے زور شور سے مانتے ہیں۔  
۱۳۔ خصن حصین شریف کے شروع میں آداب دعا ارشاد فرمائے اس میں بحوالہ بخاری  
و بزار دعا کا ایک ادب یہ بیان فرمایا۔

وَإِنْ يَتَوَسَّلَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِأَيِّ نَبِيٍّ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ -  
یعنی دعا مانگے انبیاء اور ایک نیک بندوں سے وسیلہ سے۔ معلوم ہوا کہ اللہ  
تعالیٰ کے پیاروں کا نام دعا کی قبولیت کا وسیلہ ہے۔

۱۴۔ اس کی شرح میں شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "خصوصاً حضرت سید المرسلین  
محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کہ درجاء قبول بطفیل و نئے اکثر و اتم داد و فریاد  
اکمل است و فعل انبیاء مرسلین و سیرت سلف صالحین است۔"

یعنی خصوصیت سے حضرت سید المرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کے وسیلہ سے دعا کرے کہ اس میں قبولیت بہت زیادہ ہے اور گذشتہ پینچروں اور بزرگوں کی یہ سنت ہے۔ اس جگہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل سے قبول ہوئی۔

(۱۵) اس کی شرح الحزر الوصلین میں ملا علی قاری فرماتے ہیں من المندوبات یعنی وسیلہ مستحب ہے۔

(۱۶) فقہا فرماتے ہیں کہ استسقاء یعنی بارش مانگنے کی نماز میں جب جائیں تو تبر خوار بچوں کو ماؤں سے علیحدہ کر دیں اور جانوروں کو ساتھ لے جائیں کہ ان کے وسیلہ سے دعا ہو اور بارش ہو دیکھو عالمگیری شامی جوہر وغیرہ۔

دیکھو بارش مانگنے کے لیے جانوروں اور بچوں کا وسیلہ اختیار کیا گیا۔

(۱۷) سلطان محمود غزنوی جب سومنات کے حملہ میں گھر گیا تو آپ نے شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے جبہ کو سامنے رکھ کر دعا کی۔ کہ مولا! اس سے وسیلہ سے فتح دے۔ اور ایسی فتح پائی کہ آج تک مشہور ہے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا جبہ اسی لیے دیا تھا۔ جو وسیلہ ثابت ہوا۔

# اقوالِ مُخالفین

دیوبندیوں کے پیشوا بھی وسیلہ پر عقیدہ رکھتے تھے ہم وہ بھی

پیش کرتے ہیں

۱. مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب نیل الشفاء من غل مصطفیٰ میں فرماتے ہیں کہ فی زمانہ کثرتِ معاہی کی وجہ سے ہم پر بیلیات کا ہجوم ہے اور دل و زبان کی کیفیت خراب ہونے کی وجہ سے تو یہ استغفار قبول نہیں ہوتی۔ البتہ اگر وسیلہ قوی ہو تو اس کی برکت سے حضور قلب بھی میسر ہو سکتا ہے اور امید قبول بھی ہے۔ منجملہ ان وسائل کے بہ تجربہ بزرگانِ نقشبندیہ نقل مقدمہ حضور سرور عالم فخر و دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت قوی الیرکات اور ستریح الاثر پایا گیا ہے۔

غور کیجئے مولوی صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم شریف کے نقشہ کو جو ہم خود کھینچ لیتے ہیں۔ قبولِ دعا کے لیے بہترین وسیلہ بتایا۔ تو جس شہنشاہ کے جوتوں شریف کا نقشہ قبولِ دعا کا وسیلہ ہے تو خود نعل شریف کیسا وسیلہ ہوگا

اور پھر اس جو تہ شریف کو پہننے والا اللہ کا پیارا معراج والا تخت و تاج والا  
کس درجہ کا وسیلہ ہو گا بے کسوں کا کسی ہے اور بے لیبوں کا لبس صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم۔

۲: یہ ہی مولوی اشرف علی صاحب اپنی اسی کتاب میں اسی نقتہ تعلین  
مبارک سے وسیلہ بکڑنے کا طریقہ یوں بیان کرتے ہیں۔

اس نقتہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور تب تشریح تمام جناب باری میں  
عرض کرے کہ الہی! جس مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نقتہ نعل شریف کو سر پر  
لیے ہوئے ہوں ان کا ادنیٰ درجہ کا غلام ہوں۔ الہی اسی نسبت غلامی پر نظر فرما کر  
برکت اسی نقتہ نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرما۔ پھر فرماتے  
ہیں۔ ”پھر سر پر سے اتار کر اپنے چہرے پہلے اور اس کو بہت سے بوسے دے“

۳: یہ ہی مولوی اشرف علی صاحب اسی کتاب میں اسی نقتہ تعلین شریف  
کی برکات اس طرح بیان کرتے ہیں۔ ”اسی نقتہ کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے  
کہ جو شخص تبرکاً اس کو اپنے پاس رکھے۔ ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبہ سے  
شیطان سرکش سے۔ حاسد کی نظر بد سے امن وامان میں رہے اگر حاملہ عورت  
دوزخ کی شدت میں اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے۔ بفضلہ تعالیٰ اس کی  
مشکل آسان ہو جائے۔“

موجودہ دیوبندی حضرات اپنے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب کے  
 عیادتیں غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ مولوی صاحب مذکور نے کس دھڑے  
 سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل شریف کے نقشہ کو وسیلہ مانا ہے اور  
 لوگوں کو اس کا حکم دیا ہے بلکہ آخر کتاب میں فرماتے ہیں "اور اس کو وسیلہ  
 برکت سمجھیں" کتاب کے آخری صفحہ پر اسی نعل شریف کا نقشہ کھینچ کر دکھایا ہے  
 ۱۴ مولوی اشرف علی صاحب کے خلیفہ مولوی عبدالمجید صاحب نے مناجات  
 مقبول کے آٹھوں حزب میں جس کا انہوں نے اضافہ کیا ہے یہ اشعار لکھے یہ  
 ہیں جو تیرے بندہ خاص اے غن، مولوی اشرف علی صاحب نے  
 اس کے صدقہ میں دعا مقبول کر یہ مناجات التجا مقبول کر  
 دیکھئے! اپنے پیر کے توسل سے دعا قبول کر رہے ہیں یہ ہے پیر کا  
 وسیلہ!

۱۵ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند قصاب قاسمی میں نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

تیرے بھروسہ پر رکھنا ہے غرہ طاعت گناہ قاسم برگشتہ بخت بد اطوار  
 جو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا بنے گا کون ہمارا سواترے غمخوار  
 دیکھو! مولوی محمد قاسم صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اس سے بڑھ کر وسیلہ کیا ہو سکتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔ سے

برا ہوں بد ہوں گنہگار ہوں پر تیرا ہوں

ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنخاز

۴: مولوی اسماعیل صاحب صراطِ مستقیم دوسری ہدایت میں صفحہ ۶۰ میں

فرماتے ہیں اور حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے یہ شخصین پر بھی ایک گونہ فضیلت

حاصل ہے اور وہ فضیلت آپ کے فرمانبرداروں کا زیادہ ہونا اور مقاماتِ ولایت

و قطبیت بلکہ قطبیت و غوثیت و ابدالیت اور انہیں جیسے باقی خدمات آپ

کے زمانہ سے نیکر دنیا کے ختم ہونے تک آپ ہی کے وساطت سے ہوتے ہیں

اور بادشاہوں کی بادشاہت اور امیروں کی امارت میں آپ کو وہ دخل ہے

جو عالم ملکوت اور کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں اسی عبارت میں مولوی صاحب

نے فرمایا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دنیا کی نعمتیں جیسے

بادشاہت و امارت اور آخرت کی نعمتیں جیسے ولایت و غوثیت سب کو ملتی ہیں

۵: مولوی اشرف علی صاحب اپنی کتاب شیم الطیب ترجمہ شیم الحبیب میں

حسب ذیل اشعار تحریر فرماتے ہیں۔ سے

دستگیری کیجئے میری نبی! کشمکش میں ہوں تم ہی میرے ولی

جز تمہارے ہے کہاں ہے میری پناہ فوج کلفت مجھ پر غالب ہوئی



ابن عبداللہ! زمانہ ہے خلاف اے مرے مولا خیر لیجئے مرے  
 اس کتاب میں مولوی صاحب مثنوی شریف کا یہ شعر بھی نقل کرتے ہیں۔  
 نام احمد چوں حصارے شد حصین پس چہ باشد ذاتِ اک روح الامیں  
 یعنی جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام مضبوط قلم ہے تو اس  
 روح امین کی ذات مبارک کیسی ہوگی۔

۸: شاہ ولی اللہ صاحب کشف قبور کے عمل میں تحریر فرماتے ہیں: "بعد ہفت  
 کرہ طواف کند۔ دوران تکبیر بخواند و آغاز راست کند و بعدہ بطرف چپ رخسار  
 ہندہ اس کے بعد قبر کاسات چکر طواف کرے اور اس طواف میں تکبیر کہے و اٹھیں  
 سے شروع کرے بعد میں قبر کی بائیں طرف اپنا رخسار رکھے۔"

اس عبارت کو مولوی اشرف علی تھانوی نے کتاب حفظ الایمان میں نقل  
 فرما کر اس عمل کے جائز ثابت کرنے کی کوشش کی۔

ان مذکورہ بالا عبارات سے پتہ لگا کر بزرگوں کی ذات تو بہت اعلیٰ ہے  
 ان کا نام بلکہ ان کی قبروں کی مٹی بھی وسیلہ ہے۔

# کاشقانِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے نام

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سائیرِ غوثِ اعظمؒ کا  
ہمارا لاج کس کے ہاتھ ہے یغدادِ والے کے

ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظمؒ کا  
بلو میں ٹال دینا کام کس کا غوثِ اعظمؒ کا

حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کو خدا نے گمراہ کر دیا ہے۔ ان کی  
شمارت اگئی ہے۔ اس لیے نام وسیلوں سے منہ موڑ رہے ہیں جسے خدا ہدایت  
دیتا ہے وہ ولی اور مرشد کے دامن میں رہتا ہے اور جسے ربِ قدر گمراہ  
کرتا ہے اس کا نہ ولی نہ مرشد۔ رب فرماتا ہے وَمَنْ يُضِلِّ فَلَئِنْ تَجَدَّلُوا  
وَأَيًّا وَمُسْتَشِدًّا هِ هِ جسے رب گمراہ کرے اُس کے لیے نہ تو تم کوئی ولی  
پاؤ گے۔ نہ مرشد۔ یہ بے پیرے بے نورے درگاہِ الہی سے نکالے ہوئے  
ہیں۔ یہ ساری باتیں اسی سبب سے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر نئے زہب

سے بچیں۔ اسی راستے پر رہیں جو آپ تک اللہ کے نیک بندوں کا ہے۔ بے  
سمجھے بوجھے قرآن کا ترجمہ گمراہی کا راستہ ہے۔

رَبِّ فَرَمَاتَانِ هُوَ يُفِيْلُ يَدِ كَثِيْرًا وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۝

رَبِّ تَعَالٰی اِسْ قُرْآنِ سَے بَہْت لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور بہت

کو گمراہ کرتا ہے۔ ہدایت ملنے کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ اچھوں کے ساتھ

رہو۔ رَبِّ فَرَمَاتَانِ هُوَ يُفِيْلُ يَدِ كَثِيْرًا وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۝

الصَّٰدِقِيْنَ ۝ اِنِّے مسلمانوں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

ہمیں سورہ فاتحہ میں یہ دُعا مانگنے کی ہدایت فرمائی۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

المُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ اے مولا کریم ہمیں سیدھے

راستے کی ہدایت دے یعنی قائم رکھ! ان بندوں کے راستہ پر جن پر توتے وہ

راستہ العام کیا یعنی نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صلحاء کے راستہ پر قائم رکھ

آج ہر جگہ الوکی، ہر قادیانی اور ہر دیوبندی وہابی، ہر بے دین قرآن کریم

بغل میں دبائے پھر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ قرآن کی رُوسے میں سچا ہوں۔

جیسے کہ یزید یوں نے بے سوچے سمجھے لفسانی خواہش سے قرآن پڑھ کر امام حسینؑ

کو شہید کیا۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ آیت چسپاں کی فَاقَاتِلُوْهُمْ

حَتّٰی تَقُوْا اِلٰی اَمَدِ اللّٰهِ یعنی جو بادشاہ اسلام سے باغی ہو جائے۔ اُس

سے جنگ کرو۔ یہاں تک کہ رجوع کرے انہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو باغی اور زید علیہ السلام کو با دشناہ اسلام بنایا۔  
 غرض یہ کہ بے سمجھے قرآن کے ترجموں نے بہت لوگوں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ دنیا سے ایمان سلامت لے جاؤ تو اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

آج سوائے مذہب اہل سنت کے کسی فرقہ میں اولیاء موجود نہیں معلوم ہوا کہ یہی جماعت حق پر ہے۔ جب تک دین موسوی منسوخ نہ ہوا تھا۔ بنی اسرائیل میں ہزار ہا ولی ہوئے۔ جب وہ منسوخ ہو گیا۔ اب ان میں کوئی ولی نہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام۔ اصحاب کہف۔ آصف بن برخیا جن کے قصے قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ سب بنی اسرائیل کے ولی تھے حریج اسرائیلی کی ولایت کا یہ حال تھا کہ اس نے چار سال کے بچے سے اپنا پاک دامنی کی گواہی لی۔ مگر تباؤ جب سے یہ دین منسوخ ہوا۔ اب کوئی یہودی عیبائی ولی ہوا؛ جب ان میں ایمان ہی نہیں۔ تو ولایت کہاں سے آوے اسی طرح آج سوائے مذہب اہل سنت کے کسی فرقہ میں ولی نہیں۔ کوئی دیوبندی ولی نہیں۔ کوئی قادیانی بچڑالو کی غیر مقلد ولی نہیں۔ اُدھر دیکھو

کہ حضور غوث پاک سرکار بغداد ہم ہیں۔ حضور خواجہ اجبیری رحمتہ اللہ علیہ ہم میں  
حضور خواجہ بہاؤ الدین نقشبند ہم میں۔ حضور شیخ شہاب الدین سہروردی ہم  
میں گزرے ہیں۔ اب یعنی مذہب اہلسنت میں ہزار ہا اولیاء جلوہ گر ہیں۔  
حضرت پیر سید حیدر شاہ صاحب جلالپوری، حضرت خواجہ مہر علی شاہ صاحب  
گولڑوی اعلیٰ حضرت بریلوی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری، حضرت  
خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی اور تمام گدی والے حضرات بہار کی ہی جماعت  
میں ہیں۔ یہ تمام حضرات کچے سنی متقی وسیلہ کے قائل۔ نیاز، عرس، فاتحہ  
میلا و شریف، گیارہویں شریف پر عامل رہے۔ ان اولیاء کرام کا ہم میں ہونا مذہب  
اہل سنت کی حقانیت کی کھلی دلیل ہے۔ آج تمام فرقوں کو میں چیلنج کرتا ہوں کہ  
اپنے مذہبوں اور اولیاء دکھائیں۔ ولی کی پہچان قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے  
کہ خلقت نہیں ولی مانے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا  
وَفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّ كَے لَے دُنْيَا وَاٰخِرَتَے مَےي خَوشخَی مَلَائِكَةُ كَا اَہْمَی مَبَارَكِ  
بَاوَدِنَا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ  
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وِدًا۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے  
اللہ تعالیٰ ان کی محبت سب کے دلوں میں ڈال دے گا۔ جن بزرگوں کے نام  
ہم نے گنائے ہیں ان کو عام خلقت ولی مانتی ہے۔ چونکہ دیوبندیوں میں کوئی نہیں

اس لیے وہ اولیاء اللہ کو گالیاں دینے لگے۔ جیسے قادریانیوں کے مسیح موعود مرزا  
 میں کوئی کرامت یا معجزہ نہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار  
 کرنے لگے۔ بہر حال مسلمان اس فقیر کے اس قاعدہ کو یاد رکھیں کہ وہی راستہ اختیار  
 کریں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آج کل کی زہریلی  
 ہواؤں سے ان کا ایمان محفوظ رہے گا۔ گلدستہ کی گھاس مچھولوں کے وسیلے سے  
 بادشاہوں کے ہاتھ میں پہنچ جاتی ہے۔ بادام کے چھلکے مغز کے ساتھ نلتے ہیں  
 مگر علیحدہ ہو کر پھینک دیئے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کتابوں سے علم و حکمت ملتا ہے لیکن دین کسی کی نظر سے  
 نصیب نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

دین محبوبانہ رکتب اے بے خبر علم و حکمت از کتب میں از نظر  
 کیمیا پیدا کن از مشتے گلے بوسہ زن بر آستانے کاملے  
 دین صرف کتابوں سے نہ ڈھونڈو۔ کتابوں سے صرف علم ملتا ہے اور دین  
 کامل کی نگاہ کرم سے۔ اپنے جسم کو کیمیا بنا لو اس طرح کہ کسی کامل کے آستانہ  
 پر ادب سے بوسہ دو۔

اگر قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ لینے سے دین مل جا یا کرتا تو ابولہب ،  
 ابولہب اور ابلیس اول درجہ کے مومنین ہوتے کیونکہ یہ ترجمہ جانتے تھے

صرف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض حاصل نہ کیا مارے گئے۔

اڈھم مثنوی شریف کا ایک قصہ سنا کر رسالہ کو ختم کریں تاکہ وسیلہ

اولیاء کا رسالہ ولی کا بل کے ذکر پر ختم ہو۔

# حکایت

مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کے زمانہ میں

بسطام شریف میں ایک رنڈی آگئی جس کے حسن و جمال اور خوش آواز کی

پر خلقت عاشق ہو گئی۔ مسجد میں خالقہا ہیں خالی ہو گئیں اور رنڈی کے

گھڑتا شاہیوں کا ہر وقت میلہ لگا رہتا۔ کسی شخص نے حضرت سلطان العارفین

حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ

حضرت آپ کے شہر میں ایسا فسق و فجور حضور نے فرمایا کیا بات ہے! اس

شخص نے سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا ہمیں اس رنڈی کا مکان بتاؤ آپ

مصلے اور لوٹائے کہ اس کے گھر پہنچ گئے۔ تمام تماشائی آپ کو دیکھ کر قائب

ہو گئے آپ نے اس رنڈی کے دروازے پر مصلے بچھا دیا۔ اور نوافل شروع

کر دیئے۔ جو اصر آتا آپ کو دیکھ کر بوٹ جاتا۔ یہاں تک کہ رات کا اکثر

حصہ گزر گیا اور کسی نے آنے کا خطرہ نہ رہا۔ تو آپ نے اس زندگی سے پوچھا  
تیری روزانہ کی آمدنی کتنی ہے اس نے بتائی آپ نے اتنی نقدی مصیلتے کے  
نیچے سے نکال کر اس کے حوالے کر دی ہے

فقیروں کی حصولی میں ہوتا ہے سب کچھ مگر چاہیے ان سے لینے کا ڈھب کچھ  
بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ

پھر آپ نے اسے فرمایا کہ اب تیری یہ رات ہم نے خرید لی کیونکہ تیری  
اجرت دے دی۔ اس نے عرض کی کہ ہاں بے شک۔ پھر حضور نے فرمایا۔ اچھا  
اب ہم جو کہیں تو وہ کر۔ بولی بہت اچھا۔ آپ نے فرمایا وضو کر کے دو نفل کی  
نیت کر۔ غرضیکہ اسے نماز میں کھڑا کر دیا۔ جب تک اس نے قیام کیا وہ زندگی  
تھی رکوع میں گئی تو زندگی تھی۔ قومہ کیا تو زندگی تھی مگر جب سجدہ میں گئی اور  
تو اس کا سر سجدہ میں جھکا اور ادھر سلطان العارفین کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے  
مولانا فرماتے ہیں کہ آپ نے بدرگاہِ خدا عرض کیا۔

آنچہ کارم بود آخر کردمش

کز زنا سونے نسا ز آوردمش

اے مولا تو تو قوی میں ضعیف۔ تو رب میں بندہ۔ مجھ عاجز کمزور اور  
ضعیف بندے کا تو اتنا ہی کام تھا کہ فاسقہ کو زنا سے ہٹا کر تیرے دروازے



پر مجھ کا دیا۔ اگلا کام تیرا ہے کہ تو اس ٹھکے ہوئے سر کو قبول کرے یا رد کرے  
پھر عرض کیا کہ اگر تو نے اس سر کو رد کر دیا تو میری بدنامی ہو جائے گی کہ  
لوگ کہیں گے سلطان العارفین تیرے دروازے سے کیا بے گئے۔

برورت آوردہ ام من اے خدا

قلبہ قلب طفیل مصطفیٰ

یہ نہ دیکھ کہ آنے والا کون ہے۔ مولیٰ! یہ دیکھ کہ لانے والا کون ہے  
اگرچہ آنے والی ایک فاستقہ ہے لیکن لانے والا میں گنہگار ہوں۔ اس لئے  
اس ہرے گنبد والے کالی زلفوں والے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
صدقہ اس کے دل کا رخ بدل دے آپ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ فاستقہ ولیہ  
بن گئی۔ پھر بعد میں اس کے دوست جب اسے بلاتے تو وہ اندر سے کہلا  
بھیجتی کہ اب میں نے آنکھوں سے سلطان العارفین کو دیکھ لیا۔ جو سلطان  
العارفین کو دیکھ لے وہ کسی کو نہ دیکھے۔

سوزج کی شعا عین کسی آتش شیشہ کے ذریعہ کسی کپڑے پر ڈالی جائیں  
تو وہ کپڑا جل جاتا ہے اگر یہ آتش شیشہ درمیان میں نہ ہو تو جلن پیدا نہیں  
ہوتی مدینہ کے سوزج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی شعا عین بغداد واکے یا احمر  
والے شیشہ کے ذریعہ دل پر ڈالی تاکہ تپش اور درد پیدا ہو۔ یہ درد دل وہ

چیز ہے جس کے سبب انسان فرشتوں سے افضل ہوا، اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

نہ امیراں دے نہ وزیراں دے

دیوے جگ تے دیکھے فقیراں دے

اکابر دیوبند اور وہابیہ کے استغاثہ اور مدد طلب کرنے کے ثبوت مہیا کرنے کے باوجود بھی اگر کوئی دیوبندی غیر مقلد وہابی حقیقت گیارہویں شریف پر اعتراض کرے تو پھر اس کے متعلق یہی کافی ہے۔

قَالُوا جَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا.

سنی مسلمانوں کو ذوق و شوق سے گیارہویں شریف دینی چاہیے۔ گھر گھر ختم شریف عنوشیہ کی خوب محفلیں جماؤ۔ اللہ کریم تو فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (پ ۷)

کسی فرقے پر اٹیک مت کریں، سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔  
انہی حضرت کے لئے ہی کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

گیارہویں شریف کا ختم پختہ عقیدت و احترام سے دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کلام پیش کی جاتی ہے اور عنوش پاک کی روح کو ایصال ثواب پہنچایا جاتا ہے۔ اس میں کون سی نئی بات ہے جس پر اعتراض کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذہنوں کو پاکیزہ فرمائے۔ آمین



واہ کیا مرتبہ اے عنوش بالائیرا  
اونچے اونچوں کے سر سے قدم اعلیٰ تیرا

# ہندو کے تاثرات

ایک ہندو نے کراچی غوثیہ پر ایک کتاب بنام "تحفہ غوثیہ لکھی، جو مطبع گراسی نائشی فخر الدین لاہور میں چھپی تھی۔ اس پر ذیل کی عبارت مکتوب تھی

"تحفہ غوثیہ"

یعنی مدح و کراہت حضرت پیران پیر و دیگر محبوب سبحانی مشوق  
پیرانہ، شہباز لاہوری شیخ سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ  
نسوا عنہ

مؤلفہ

فیتر حقیقہ پر فقیر بندہ ابیر و متعال اختر پورہ دیال انجن ڈرائیور سکھہ ہریہ

طازم انجن گورام لاہور

ہندو نے اپنی تصنیف مذکورہ صحت پر لکھا ہے کہ ما ذکر ہے ایک بڑھیا کا بیٹا  
بمعہ عورت اپنی اور برات، دیر کے کشتی میں سوار تھا، وہی کشتی گر رہی، میں آکر ڈوب گئی  
تو اس بڑھیا نے بارہاں سال تک نہایت گریہ و زاری کی، لیکن اسی کی مراد حاصل نہ ہوئی  
آخر پیران پیر غوثیہ، الثقلین کی خدمت، شریف میں جا کر روٹی حضرت پیر کو

اُس کی زار کی پر رحم آیا آپ نے دعا فرمائی۔ تو وہی کشتی بارہ سال کے بعد صحیح و سلامت بدعا فوتِ اعظم دریا سے باہر آئی۔

تبصرہ نقشبندی: اِس لیے ہم کہتے ہیں اللہ والوں کا انکار ہندوؤں کو بھی نہیں بلکہ وہ ان کی کرامات کے اقرار کی ہیں۔ لیکن انہوں نے ان بدقسمتوں پر ہے جو اپنے نبی علیہ السلام کے ولی کامل کی صحیح اور سچی کرامت کے منکر ہیں۔ یاد رہے کہ دورِ سابق میں معتزلہ فرقہ نے ایسا کیا اب دورِ ابی زبیدی منکر ہیں۔ اِس لیے یہ کہا کرتا ہوں کہ یہ صاحبان وہی پرانے شکار کی ہیں لیکن یہ پھرتے ہیں جال نئے نئے۔

تبصرہ نقشبندی: دورِ حاضر میں کسی بھی مقام پر پہنچنا مشکل نہیں رہا۔ حق کے متلاشی سے اپنی ہے کہ حضور محبوب سبحان رضی اللہ عنہ کی کرامت کے انکار کے بجائے موقع پر پہنچیں۔ اگر بات سچی نکلے تو توبہ کیجئے! اگر اقرار ہے تو ایمان تازہ کیجئے۔ (وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ)

فصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریمہ وعلی آلہ و

اصحابہ اجمعین هذا آخر ما رقدہ قلم

تبیغہ ملک محمد اشرف نقشبندی القاری کا غنزلہ

## تیجہ ساتھ گیارھویں، چہلم عرس یا برسی کرنا

جب آپ نے مسئلہ ایصالِ ثواب کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے۔ تو یہ بھی مانتے لیجئے کہ گیارھویں، کونڈے، سبیل، تیجہ، ساتھ، چہلم اور برسی وغیرہ سب ایصالِ ثواب کے نام ہیں اور ایصالِ ثواب، قرآن و حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ثواب، ان کے جائز ہونے میں کیا شبہ رہا۔

میت پر تین دن خالص کر سوگ کیا جاتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا تین دن سوگ کیا ہے اب اسٹھنے سے پہلے چند گھر کے افراد مل کر کچھ صدقہ کر دے۔ کچھ پڑھو اور اس کا ثواب، میت کی روح کو پہنچا کر اٹھو۔ اس کا نام سوگم یا تیجہ مشہور ہو گیا، اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مجدد دہلوی کا بھی تیجہ ہوا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب مجدد دہلوی فرماتے ہیں۔

”روز سویم کثرتِ ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیرون از حساب ست ہشتاد و یک کلام اللہ بشمار آمدہ و نہ یادہ ہم شدہ باشند و کلمہ را حضرت میت“

(ملفوظات، عزیزی ص ۵۵)

ترجمہ: تیسرون لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ شمار سے باہر ہے۔

فاتحہ بیٹھے ہوئے وہ پڑھ رہے ہیں قبر پر

شمع باہر جل رہی ہے روشنی مدفن میں ہے

آدابِ فاتحہ

۷۸۶  
۹۲

ثبوتِ فاتحہ

آدابِ فاتحہ

آدابِ فاتحہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ حلال اور پاک چیزوں پر فاتحہ دینا چاہیے۔ فاتحہ لوگوں کو دکھانے اور اپنی ناموری کی غرض سے نہ ہو بلکہ خاص اللہ کے واسطے ہو۔ بہتر ہے کہ اپنے گھر میں فاتحہ کی چیزیں پکائی جائیں کیونکہ گھر کی چیزوں میں احتیاط بہت زیادہ ہوتی ہے اور اگر گھر میں نہ پکا سکیں تو بدرجہ مجبور کسی پرہیزگار مسلمان کی دکان سے خرید کر فاتحہ دلائیں اور ایسی چیزوں پر فاتحہ دلائیں جو خود کو پسند ہوں یا عام طور پر ہر شخص پسند کرتا ہو۔ مثلاً حلوہ، مٹھائی، کھیر اور وہ جز جس میں شکر پڑی ہوئی ہو کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں" اور قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ "ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچا

اے اہل سنت و جماعت سے خریدیں کسی گستاخِ رسولؐ سے ہرگز نہ خریدیں کیونکہ یہ پرہیزگار تو کیا مسلمان بھی نہیں

جب تک کہ خدا کے راستے میں محبوب چیزوں کو صرف نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ  
 کونسی چیز محبوب ہوگی جس کو خود اللہ کے محبوب ہمارے مطلوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے پسند فرمایا ہو اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے گوشت کو بھی پسند فرمایا ہے اور میٹھے نئے پھل شہد، شربت، دودھ، پلاؤ،  
 زرہ اور حلیم وغیرہ۔ ان میں سے کوئی ایک شے ہو یا سب ہوں بلکہ اس شے کو مقدم  
 کیا ہے جو اس کو پسند ہو جس کی فاتحہ یا نذر کرنا مقصود ہے۔ جس جگہ فاتحہ دی جائے  
 وہاں لو بان یا اگر بتی بھی سداگائیں تو بہتر ہے۔

## طَرِيقَةُ قَاتِكَةِ

با وضو قبلہ رخ دو زانو بیٹھیں۔ سامنے شیرینی حلال و طیب کماٹی اور صفائی  
 سے تیار کی ہوئی کل یا چڑ ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں پہلے درود غوثیہ۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ  
 وَالْإِيْمَةِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ تین بار۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ  
 ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر قرآن پاک کا ایک رکوع  
 جہاں سے یاد ہو پڑھیں پھر مع بسم اللہ سورۃ قلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ؕ  
 لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ؕ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُونَ ؕ وَلَا أَنَا عَابِدٌ

مَا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُّهُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۚ  
 ایک بار پھر بسم اللہ سورہ اخلاص قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ الصَّمَدُ ۚ  
 لَمْ يَلِدْ ۚ وَلَمْ يُولَدْ ۚ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۚ تین بار  
 پھر مع بسم اللہ سورہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۚ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۚ وَمِنْ  
 شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۚ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۚ وَمِنْ شَرِّ  
 جَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۚ ایک بار پھر بسم اللہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۚ  
 الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۚ مِنَ الْغَيْبِ وَالنَّاسِ ۚ ایک بار  
 پھر مع بسم اللہ سورہ فَاتِحَةُ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۚ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۚ اهْدِنَا الصِّرَاطَ  
 الْمُسْتَقِيمَ ۚ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ  
 وَلَا الضَّالِّينَ ۚ ایک بار پھر بسم اللہ - اَلَمْ ۚ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ  
 فِيهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۚ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ  
 وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ  
 وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۚ أُولَٰئِكَ  
 عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ



قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۚ  
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن سُرَّ سَوْلَ اللَّهِ وَخَاتَمَ  
النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۗ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۗ

وقت ہو اور مناسب سمجھیں تو دو دو تاج ایک بار ورنہ درود غوثیہ تین بار  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالِإِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ  
وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ  
عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۗ بعدہ شجرہ منظوم ایک  
بار پڑھیں پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الہی میں یوں عرض کریں کہ اے اللہ  
اس تیرے عاجز بندے نے جو کچھ پڑھا ہے نماز نفل قرآن شریف، شجرہ  
نعت شریف یا قصیدہ غوثیہ وغیرہ، اس میں جو قبول کر یا جان کر غلطیاں خامیاں  
پیدا ہو گئی ہوں ان کو معاف فرما اور اس کی اصلاح کی تو فیق عنایت کر اور اس  
کو قبولیت کا درجہ عطا فرما، شیرینی اور تلاوت کا اپنے فضل و کرم سے ثواب  
عنایت فرما، اس ثواب کو حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ

ان حضور کا نام اقدس جب بھی سنیں قُرَّتْ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہتے

ہوئے انگوٹھوں کو چومتے ہوئے آنکھوں سے نگائیں۔

عالی میں پیش کرتا ہوں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میں تمام انبیاء کرام کی خدمات ہیں اور خلفاء راشدین جلد صحابہ کرام و جلد اہل بیت امومنین شہید کربلا خصوصاً حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تابعین آئمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جلد مشائخ سلسلہ طریقت و اولیاء عظام و اہل بیت کرام خصوصاً حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں۔ آپ کے والدینے کریمین و تمام اہل سلسلہ کی خدمات میں اور خصوصاً حضور غریب نواز خواجہ حسین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اور جلد مومنین و مومنات کی خدمت عالی میں خصوصاً فلاں اپنے عزیز یا بزرگ کا نام لیں جس کو ثواب پہنچانا چاہتے ہیں، کی خدمت میں ثواب پیش کریں پھر مندرجہ بالا تمام نیرگوں کے طفیل رب سے اپنے واسطے نیک دعائیں قبول کرنے کی گزارش کریں۔

خصوصاً ایمان پر خاتمہ کی دعا ضرور کیا کریں کیونکہ آئے دن نئے نئے نئے

اور نئے نئے مذاہب نمودار ہو رہے ہیں گمراہ ہونے میں کچھ دیر نہیں

لگتی۔ خدا محفوظ رکھے۔ آمین !

نوٹ: عورت اور نابالغ بچہ بھی فاتحہ پڑھ سکتے ہیں شرط تلفظ صحیح

ادا کرنا ہے ورنہ نابالغ مرد بھی خود نہ پڑھے کسی خاص سستی قاری سے پڑھائیں

اور صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ بے ادب اور گستاخِ رسول سے فاتحہ نہ پڑھائیں کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ بددعا بلکہ گالیوں تک دے کر منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور ہم مسک دوستوں میں میٹھ کر خوب مذاق بناتے ہیں۔ لہذا تمام سستی حضرات خاص خیال رکھیں۔

## فاتحہ کے دلائل و فضائل

حمد و سلوٰۃ کے بعد ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ رجب میں امام جعفرؑ کی فاتحہ ہو یا شہادت کا حلو، محترمہ کا کھچڑا ہو یا گیارہویں کا کھانا، اسی طرح تیجہ ہو یا دسوال، چہلم ہو یا برسی، ہر ایک کی اصل ایصالِ ثواب ہے یعنی کسی مسلمان کو نفلی ثواب پہنچانا جو شریعت میں جائز ہے (جواز موجود ہے) پس جس چیز کی اصل شرح شریف میں موجود ہے وہ بدعت قبیحہ و سنیہ کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہر وہ نیکی جس کا ثواب میت کو بھی پہنچایا جاسکتا ہے (یعنی نفلی عبادات) اب اگر میت گناہگار ہے تو یہ ثواب اس کے لیے گناہوں کو مٹانے والا ہوگا ورنہ باعث ترقی درجات اور ایصالِ ثواب کرنے والا خوشنودی حاصل کرے گا جو یقیناً باعث حل مشکلات ہے۔

## عباداتِ بدنی کا ایصالِ ثواب: عبادتِ بدنی کے ثواب پہنچانے

کے متعلق قرآن حکیم میں ہے:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ  
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ  
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ. ۲۸

اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے  
ہیں کہ اے ہمارے رب مغفرت فرما  
ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی  
جو ہم سے پہلے بحالتِ ایمان گزر چکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَا لَيْتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ  
الْمُتَغَوِّثِ يَنْظُرُ دُمُوهُ لَا تَلْحَقُهُ  
مِنْ أَبِي أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ  
فَإِذَا لِحِقْتُهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ  
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى لَيَدْخُلُ إِلَى أَهْلِ الْقُبُورِ  
مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ

مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے  
فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے وہ  
استظار کرتا ہے کہ اُس کے باپ یا ماں  
یا بھائی کی یاد دوست کی طرف سے اُس  
کو دعا پہنچے۔ اور جب اُس کو کسی کئی دعا  
پہنچتی ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اس کو دنیا  
مانیہا سے محبوب تر ہوتا ہے۔ اور بے شک

أَمْثَالِ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدْيِيَّةَ  
الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ  
الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔

اللہ تعالیٰ اہل زمین کی رُعا سے اہل  
قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر و رحمت  
عطا کرتا ہے اور بے شک زندوں  
کا تحفہ مُردوں کی طرف یہی ہے کہ ان  
کے لیے بخشش کی دُعا مانگی جائے۔

زمشکوٰۃ شریف ص ۲۳۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

يَلْتَمِعُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ  
الْحُسْنَاتِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ  
فَيَقُولُ أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ  
بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدَاكَ  
(الادب المفرد للبخاری)

قیامت کے دن پہاڑوں جیسی  
نیکیاں انسان کے اعمال سے،  
بلا حق ہوں گی تو وہ کہے گا کہ یہ کہاں  
سے ہیں تو فرمایا جائے گا کہ یہ تمہاری  
اولاد کے استغفار کے سبب سے  
ہیں جو تمہارے لئے کیا گیا۔

ص ۹ و شرح الصدور ص ۱۲۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے ایک نیک بندے کا

### درجہ بلند فرمایا

تُووہ عرض کرتا ہے اے میرے رب  
میرا درجہ کوئی نہ کر بلند ہوا  
ارشاد ہوا کہ تیرا بیٹا جو تیرے لیے دعائے  
نخشش مانگتا ہے اس کے سبب سے

فَيَقُولُ يَا رَبِّ اِنِّي لَهٰذِهِ  
فَيَقُولُ يَا سْتَعْفَارٍ وَ لَدٰىكَ  
لَكَ (مشکوٰۃ ص ۲۵۶)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نیک بندے یا کسی بزرگ کے لیے  
دعائے بخشش کی جائے تو اس کے درجے بلند ہو جاتے ہیں اور گنہگار کے لئے کی  
جائے تو اس سے سختی اور عذاب دور ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

میرا امت امت مرحومہ ہے وہ قبروں  
ہیں گنہ ہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور

اَمَّتِيْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ  
قُبُوْرَهَا يَذُوْبُ بِهَا وَ تَخْرُجُ

مِنْ قُبُورِهَا لَا ذُلُوبَ عَلَيْهَا  
تَتَرَحَّصَ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ  
الْمُؤْمِنِينَ  
حیب قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی  
گناہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے  
استغفار کی وجہ سے اس کو گناہوں  
سے پاک و صاف کرے گا۔ (شرح الحدیث ۱۲۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَدْ أَقْلُ  
هُوَ اللَّهُ أَحَدًا أَحَدَ عَشْرَةَ ،  
مَرَّةً نَمَّةٌ وَهَبَ أَجْرَهُ بِلَا  
مَوَاتٍ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ  
بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ - (وارقطنی)  
جو شخص قبروں پر گزرا اور اس نے سورہ  
اخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اس کا  
ثواب مردوں کو بخشا تو اس کو مردوں  
کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔  
در مختار بحث قرأت الیہ باب الدفن شرح

الحدود ۱۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ دُمَةً قَدًا  
ذَاتِ حَتَّةٍ الْكَاتِبُ رَقْلٌ هُوَ اللَّهُ  
جو شخص قبرستان جائے پھر ایک  
مرتبہ سورہ فاتحہ اور قلہ ہوا اللہ احد

أَحَدُ وَاللَّهُمَّ أَتَى قَدْ جَعَلَتْ  
 ثَوَابَ مَا قَرَأَتْ مِنْ كَلَامِكَ  
 لِأَهْلِ الْمُقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ كَأَنزَا شَفَعَاءَ  
 لَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى -

اور اَللّٰهُمَّ اَتَا تَكَثَّرَ بِكَ  
 كَرَامَةَ اللّٰهِ حَتَّى جَعَلْتَ  
 سَعَى طَرَحًا هِيَ اس كَا ثَوَابِ  
 اِن قَبْرُوں وَا لَى مَوْمِنِيْنِ  
 كُو بَحْتَا تُو وَا تَمَامُ سُرُو لَى  
 كَى بَار كَا هِ مِ يْنِ اس كَى  
 يَ لَى سَفَارَشِ

کرتے ہیں۔

(شرح الصدور منہ ۱۳)

### امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں

إِذَا دَخَلْتُمُ الْمُقَابِرَ فَاقْرَؤُوا  
 الْبَاقِيَةَ الْكُتَابِ وَالْمُعَوِّذَاتَيْنِ  
 وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَاجْعَلُوا  
 ذَلِكَ لِأَهْلِ الْمُقَابِرِ فَإِنَّهُ يَصِلُ إِلَيْهِمْ -

كِرْبِيَا تَم مَتَابِرِ لَعْنِي قَبْرِ سَتَانِ جَا رُ تُو سُو رُو  
 فَا تَمَّا وَا ر مَعُو زَاتَيْنِ اُو ر سُو رُو اِخْلَاصِ  
 بِرُ صُو وَا رَانِ كَا ثَوَابِ اِهْلِ مِتَابِرِ كُو سَهْتِيَا رُ  
 كِيُو كَرُو اِن كُو سَهْتِيَا هِيَ -

شرح الصدور منہ ۱۳

### امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

يُسْتَجَبُ لِذَائِرِ الْقُبُورِ أَنْ يَقْرَأَ مَا بَيَسَرَ  
 مِنَ الْقُرْآنِ وَيَدْعُوَ لَهُمْ وَعَقِبَهَا نَصَّ عَلَيْهِ  
 الشَّافِعِيُّ وَاتَّفَقَ عَلَيْهِ الْأَصْحَابُ وَزَادَ فِي

زَا تِرَا زِ قَبْرُو كَى لَى مَسْتَجَبِ يَم هِيَ كَى حَبْتَنَا اس  
 سَعَى هُو سَكَى قُرْآنِ بِرُ صُو اُو ر اِهْلِ قَبْرُو كِسَلِي لَى عَا كِرِ  
 وَا مَامُ شَا فَعِي لَى اس بِرُ نَفْسِ مَشِي كَى هِيَ اُو ر تَمَامِ



مَوْضِعِ اخْرَاجِ خَتْمِ الْقُرْآنِ عَلَى الْقَبْرِ  
كَانَ أَفْضَلَ (شرح الصدور ص ۱۳)

مشافعی حضرات اس پر متفق ہیں اور اگر  
قبر پر قرآن شریف ختم کیا جائے تو اور بھی  
افضل ہے۔

## حضرت مالک بن دینار اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں

کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک  
رہا ہے میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے غریب  
سے آواز آئی۔ اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انہوں نے قبروں  
والوں کو بھیجا ہے میں نے کہا تمہیں خدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا  
تحفہ بھیجا ہے۔

اُس نے کہا کہ ایک مومن مرد نے  
اس رات اس قبرستان میں قیام کیا  
تو اُس نے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں  
اور ان دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ  
کے بعد پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
پڑھا اور کہا اے اللہ ان دو رکعتوں  
کا ثواب میں نے ان تمام قبروں والے

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَامَ  
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْبَغَ الوُضُوءَ  
وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَتَرَأَى فِيهِمَا فَاتِحَةَ  
الْكِتَابِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ  
وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ ثَوَابَهَا لِأَهْلِ  
الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَدْخَلَ

اللَّهُ عَلَيْنَا الضِّيَاءَ وَالنُّورَ  
وَالْفُسْحَةَ وَالسُّرُورَ فِي  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

قَالَ مَالِكٌ فَلَمَّا أَزَلُّ

أَقْرَأَهُمَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ

فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْامِي

لَيَقُولُ لِي يَا مَالِكُ ابْنِ دِينَارٍ

قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ بِحَدِّ النُّورِ

الَّذِي أَهْدَيْتَهُ إِلَى أُمَّتِي وَوَلَكَ

ثَوَابُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي بِنِي اللَّهِ

لَكَ بِنْتَانِي الْجَنَّةِ فِي قَصْرِ يُقَالُ لَهُ

الْمَنِيْفُ قُلْتَ وَمَا الْمَنِيْفُ ؟

قَالَ الْمَطْلُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ .

( شرح الصّور ص ۱۲۸ )

مومنین کو بخشا۔ پس اس کی وحی سے  
اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ روشنی اور نور بھیجا،  
اور ہماری قبروں میں کثادگی اور فرحت

پیدا فرمادی ہے۔ حضرت مالک بن دینار

فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ دو

رکعتیں پڑھ کر ہر جمعرات میں مومنین

کو بخشتا۔ ایک رات میں نے نبی کریم

والتلیم کو خواب میں دیکھا۔

فرمایا اے مالک بن دینار! بے شک

اللہ نے تجھ کو بخش دیا۔ جتنی مرتبہ تو نے

میری اُمت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے اور

اتنا ہی اللہ نے تیرے لیے ثواب

کیا ہے۔ اور نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے

لیے جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس

کا نام منیف ہے۔ میں نے عرض کیا

منیف کیا ہے! فرمایا جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔

## میت کے لئے تسبیح و کلمہ پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان پر نمازِ حجازہ پڑھی۔ پھر ان کو قبر میں اتار کر ان پر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر و تسبیح پڑھنا شروع کر دی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا۔ دیر تک پڑھتے رہے۔

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَسْبِطُ  
ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ لَقَدْ تَضَاقَقَ  
عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ  
حَتَّى فَرَّجَهُ اللَّهُ عَنْهُ.

تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ فرمایا اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی، ہماری تسبیح و تکبیر کے سبب سے اللہ نے اس کو فراخ کر دیا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۶)

اس حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا قبر پر تسبیح و تکبیر پڑھنا اور ان کی تسبیح و تکبیر سے صاحبِ قبر کو فائدہ پہنچنا اظہر من الشمس ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس سے بعد از دفن قبر پر اذان دینے کا مسئلہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔

سب  
مولوی محمد قاسم صاحبان مولوی بانو مدرسہ پویند فرماتے ہیں:

حضرت جنیدؒ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک منتغیر ہو گیا۔ آپ نے سب  
پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں حضرت  
جنیدؒ نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں  
میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اُس مرید  
کی ماں کو بخش دیا اور اُس کو اطلاع نہ دی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان  
ہشاش ہشاش ہے۔ آپ نے پھر سب پوچھا۔ اُس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ  
کو جنت میں دیکھتا ہوں۔

سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو  
حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہو گئی۔

(تخذیر الناس)

حضرت سعد بن عبادہؓ نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مر گئی ہے میں کوئی صدقہ دوں



حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

فَأَنْتَ الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَخَفَرْنَا وَقَالَ هِدِي

لِأُمَّ سَعْدٍ

تو کون سا صدقہ افضل ہے۔ جو مال کے لئے کروں۔ فرمایا پانی۔ تو حضرت  
سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کنواں کھودا دیا۔

## لطيف كرم

ایک صاحب فرمانے لگے جنازہ کے بعد والی دعا بدعت ہے فقیر نے  
کہا بالکل ٹھیک پہلے آپ بزرگوں سے مانگنا بدعت کہتے تھے پھر انبیاء علیہم السلام  
سے منع کرنے لگے۔ اب خدا سے مانگنا بدعت کہہ دیا۔ خدا ایسی توحید پناہ

وے۔ یہ اللہ والوں کی تنقیص کا نتیجہ ہے۔

اِنَّا سَاَلَاكَ عِيَادِي غَنِيٌّ زَانِيٌّ قَرِيْبٌ اِحْيِيْبٌ دَعْوَةَ الدَّارِ

اِذْ دَعَا نِ رَجْمَهٗ) "اے محبوب حبیب تم میں سے میرے بندے مجھے پوچھیں

تو میں نزدیک ہوں۔ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی حبیب مجھے پکارنے

پارہ ۲ رکوع ۱، اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا حبیب بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ

سنتا ہے۔ کیونکہ صاحب قرآن پاک کے عام حکم کو کس دلیل سے خاص کیا

اور جنازے کے بعد دعا مانگنا بدعت کیوں کہا۔ رب فرماتا ہے میں ہر وقت

سنتا ہوں جب بھی مجھے پکارو۔ لیکن آپ اسے بدعت کہہ رہے ہیں یہ ہے

آپ کی توحید۔ وہ صاحب بولے ہیں نے اس آیت پر غور نہیں کیا کسی نے

خوب کہا ہے

مورکھ نوں کی پند نصیحت پتھرنوں کی پالا

بھورے نوں بے کھنپ چڑھائیے مڑکا ہیدا کالا

وَنَزَاهُهُ يُنظَرُونَ إِلَيْكَ هِيَ كَلَامِ الْهٰی

بینک صورت پاک نبی دکی اُسفوں نظر نہ آئی

حسن چشتی اجیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بزرگان دین کا ارشاد ہے  
 کہ آپ تراہان میں تھے۔ اور آپ نے بھی منبر و منبر پر ہی آپ کا فرمان  
 سنا اور فوراً موڈ بانہ عزیز کیا یا سبیر علیٰ حدیثہ یعنی یعنی ارے میرے  
 آقا آپ کا نام میری آنکھ کی پتلی پر ہوا اور ساتھ ہی حضور غوث  
 الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تصدیق کرتے ہوئے  
 فرمایا کہ آپ بر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ارشاد فرما رہے ہیں۔

سچان اللہ کیا نشان ہے حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کی۔ آپ اللہ کے محبوب کے نور چشم اور اللہ کے محبوب ہیں۔ اور  
 تمام اریارے اولین و آخرین کے سرتاج ہیں۔ اور یہ کلام پاک  
 اس باندہ بالامقام پر اہل خاص و خاص مبارک وقت میں آپ کی  
 زبان حق ترجمان سے مترشح ہوئی ہے۔ اس کی فصیلت کا اندازہ  
 کون سکتا ہے۔ لہذا جب کوئی اہل اللہ طالب حق صدق دل اور  
 اخلاص نیت سے اور عزیز تبار و ادب و احترام سے اس قصیدہ  
 مبارک کا ذکر کرے گا۔ تو سرکار محبوب سبحانی قدس سرہ کی روحانیت  
 اسی بلند و بالامقام جس مقام پر کہ یہ کلام پاک آپ کی زبان حق  
 ترجمان پر جاری ہوئی تھی اسے در د کرتے ولے کی طرف متوجہ ہوگی۔

اور اس ارٹے سائل مقام کہ شان و شوکت اور ایسی پاک منزل کی کیفیت اس کے قلب پر بھی دار ہوگی۔ اور وہ جلدی اپنی ولی مراد اور منزل مقصود پہ پہنچ جائے گا یہ تصدیق مبارک کیا جائے گویا عشق و عرفان الہیہ کا ایک گنج گراں مایہ ہے۔ اے ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف بھر حقیقت ہے ایک گویا ہے۔ حضور غوث الثقلین کریم الطرفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ازنا امد ہے۔

يَا أَبْطَالِ وَيَا أَطْفَالَ صَلِّمْ وَأَرْحُدْ رَسْمَ صَدَا الْبَيْعِرِ الزَّرِي لَاسَا حَلِي  
لَهُ دَعْرَةٌ رُفِي إِنْ السُّعْدَ آدَا لَأَا شَقِيْبًا، يَسْرُضُونَ عَلَيَّ رَانَ بُو بُو عَوْتُهُ  
عَيْنِي نِي الْكُوْحِ الْمَحْفُوْظُ وَأَنَا غَائِصِي نِي بَحَائِرِ عِلْمِ الشُّدْبِ.

یعنی اے میرے بہادر فرزند اور اے آراں میرے کنار سے جھوٹیاں بھرو۔ اور مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم بے شک تمام خوش نصیب اور بد نصیب میرے پیشانی ہوتے ہیں۔ اور میری آنکھ ہر وقت لوح محفوظ پر ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے علوم کے سمندر میں غوطے مارتا رہتا ہوں۔

پس اے طالبان حق مریدان قادری! یہ ہمارے اتنا عوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اللہ تعالیٰ کے علوم کے سمندر میں غوطے



لگا کر یہ توحید و عشق و عرفان کے گہرے بے بہا کانچ گرانما ہے ہمارے  
 واسطے اکٹھا کیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔  
 یہ اکیس صفت اور تیز بہت سہول خاص اریائے قادری جب کسی  
 کامل مُرشد قادری کی تعلیم اور اجازت سے پڑھا جائے تو یہ انسان کو  
 انسان کے مقام پر پہنچاتا ہے۔ جس کے متعلق حدیث قدسی میں فرمایا  
 رب العزت حضور آتائے در عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّيٌّ وَاَتَمُّ سِرِّيٍّ - انسان میرا بھید ہے اور میں  
 اس کا بھید ہوں اور یہ انسان کو اعلیٰ کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے اور  
 عزت الہی کی درگاہ سے مالا مال کرتا ہے۔

مَنْ مَرَّتْ نَفْسُهُ فَقَدْ عَرَفَتْ رَبَّهُ - جس نے نبی الحقیقت اپنے  
 نفس کو پہنچا لیا۔ وہ اپنے رب کو پہچان گیا۔ حضرت علامہ اقبالی رحمۃ اللہ  
 علیہ فرماتے ہیں۔

ہو ذرا آگاہ اپنی رستی سے غافل کہ تو

نظر ہے لیکن مثال بھرے پایاں بھی ہے

اور حضرت بلھے شاہ قلندر قادری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کراچی ہے

---

بھیانٹوہ اسان تھیں دکھ تھیں

پر دیکھیں والی آکھ تھیں!

تاہیں جان حیدائیاں سہندی اسے

الغرض ناظرین یہ کلام بے نظیر و پرتاثر فن دانے حاجات و حل

مشکلات دینی و دنیوی اور رسول فیوض ظاہری و باطنی کے لیے اکبر

صفت اور تربیت اور خاص انخاص مجرب و دراز لیا اللہ ہے۔ اس

کا ورد کرنے سے حب الہی و شوق مصطفائی کے نورانی شعے دل میں

پیدا ہوں گے۔ عرفان و قرب حق اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا وسیلہ ریزا اس کی برکت سے نصیب ہوگا۔

حضور غوث پاک اور تمام ادریائے عظام کی زیارتیں ہوں گی

نعت دیدار جمال بے مثال حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو

گی۔ ہر قسم کی دینی اور دنیوی ارز ظاہری و باطنی نعمتوں سے چھوایاں

بھریں گی۔ ہر کام میں کامیابیاں اور ہر میدان میں فتح یابی حاصل ہوگی اس

کا ورد کرنے سے سرکار محبوب سبحانی کی خاص انخاص امداد حاصل ہوتی

ہے۔ اور طالب حق بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور منزل

مقصود پر پہنچاتا ہے۔

## طریقہ ورد و زکوٰۃ

قصیدہ غوثیہ کا وظیفہ کرنے کے بہت سے طریقے بزرگانِ دینِ رحمتہ اللہ علیہ نے ہر دوینی دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیے رکھے ہیں مگر ہمارے مشائخِ عظام قادری رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: اس منقذ سے معظم کلام کہ نفسانی خواہشات اور دنیوی اغراض میں استعمال کرنے سے قطعی احتراز کریں۔ اسے محسّ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرکارِ محبوب سبحانی کی خوشنودی اور لطف و کرم کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ لہذا اکابر مشائخِ عظام قادری رحمۃ اللہ علیہم سے منقول صرف ایک آسان ترین اور بہترین طریقہ درج کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کے مطابق قصیدہ غوثیہ کا ورد خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرکارِ محبوب سبحانی غوثِ الاعظم جیلانی کی خوشنودی اور لطف و کرم کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ لہذا اکابرین مشائخِ عظام قادری رحمۃ اللہ علیہم سے منقول صرف ایک آسان ترین اور بہترین طریقہ درج کیا جاتا ہے اس طریقہ کے مطابق قصیدہ غوثیہ کا ورد خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

غوث پاک کی رہنمائی اور لطف و کرم کے حصول کا ذریعہ ہو گا۔ وہ یہ ہے کہ طالب حق اپنے پیر مرشد کمال سے اجازت لے اور دو رکعت نفل بعد نماز مغرب یا عشاء پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از سورت فاتحہ گیارہ مرتبہ اور سورت اخلاص پڑھے۔ اور ایصالِ نواب بحضور سردر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لطیف حضور سردر کائنات اور اہل بیت اظہار اور صحابہ کرام اور اربابِ اعظم اور حضور غوث اعظم کے اذکار مبارک کو کرے اور بعد گیارہ مرتبہ یہ زور شریف پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 اصْحَابِهِ وَزَلِّهِ الشَّيْخُ سَيِّدُ الْقَادِرِ حَبِيبَانِي وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
 عَلَيْهِ

اس کے بعد گیارہ مرتبہ یا شیخ سید عبد القادر حبیبانی  
 شَيْبًا لِلَّهِ اُسْدَرْنِي فِي سُوْبِلِ اللّٰهِ پڑھ کر تین وقفہ بعد پھر یہ  
 پڑھیں۔ زکوٰۃ ارا کرتے کے لیے بھی یہ نیت زکوٰۃ اسی طرح سے  
 بلا نمانہ ایک سو بیس دن تک پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اگر چالیس دن زکوٰۃ پوری کر فی ہوتو روزانہ چالیس مرتبہ  
 بعد نماز مغرب یا عشاء وظیفہ رکھے۔ انشاء اللہ خیر برکت سے مالا مال رہے گا  
 فقط۔ طالب و صحابہ خدیقہ ملک محمد اشرف غفرلہ۔

# قصیدہ غوثیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لے کے نام خداوند عالی شروع کراں اس تائیں

کابل مہر محبت والارحم کرے ہر جا میں

سَقَانِي الْحَبُّ كَأَسَاتِ الْوَصَالِ

فَقُلْتُ لِحَبْرَانِي نَحْوِي تَعَالِ

عشق پلانے کا بے مینوں و سہل الہی والے

کہیا میں اس خمر تائیں آمیرے دل پیانے

سَعَتٌ وَمَشَتْ لِنَحْوِي فِي كَوْنِي

نَهْمْتُ بِسُكْرِي بَيْنَ الْمَوَالِ

تڑ آیا مڑ میری طرفے اوہ شراب دا کا سا

پی کے تال میں مست ہو یا و نوح یا راں کر دا ہا سہ

فَقُلْتُ بِسَاءِ الْأَقْطَابِ لَمَوْأ

بِحَالِي وَأَدْخَلُوا أَنْتُمْ رِحَابِ

پھر کہیا میں قطباں تائیں اور میرے پاسے

ہو تئیں مردانے سارے راہ خدا دے خامے

وَهُمْ وَأَشْرَبُوا أَنْتُمْ جَنُورِي

فَسَاتِي الْقَوْمِ بِأَلْوَانِي مَلَالِ

ہمت کر کے پیو پیالے تئیں ہو شکر ساڈا

ساقی دتا فیض خدا وا مینوں جام کشادہ

شَرَبْتُمْ فَضَّلْتِي مِنْ بَعْدِي سُكْرِي

وَلَا نِلْتُمْ عَلَوِي وَالتَّصَالِ

پیتاں سب جو ٹھا میرا جو میں تھیں پیج رہیا

نیں تہاں توں قرب تے رتبہ حاصل میرے جیہیا

مَقَامِكُمُ الْعَالِي جَمْعًا وَ لَكِنْ

مَقَامِي فَتَوْفِكُمْ مَا زَالَ عَالِي

رتبہ بہت بلند تساڈا کی تا آپ الہی!

لیکن رتبہ میرا وڈا تاج مینوں ہے شاہی

أَنَا مِي حَضْرَتِ التَّقْرِيبِ وَحَدِي

يُصَرِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ

میں ہاں دخی کچھری رب دی وڈے درجے والا

کہاں تصرف جو چاہاں میں فضلوں رب تعالیٰ

أَنَا الْبَارِي أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخِ

وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اعْطِي مَثَالَ

چٹے باز وانگوں میں و لیاں اوپر کراں اڈاری  
کیہڑے مرد خدانوں کبھی ولیاں تے سرواری

كَسَانِي خِلْعَةً بِطَرَارِ عِزِّ  
وَلَوْ حَبْنِي بِتِيحَانِ الْكَمَالِ

مینوں رب نے خلعت بخشی نالے عزت بھاری

تاج شاہی سُر میرے رکھی رتی حق مختاری

وَأَطَّلَعَنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمِ

وَقَدَّدَنِي وَأَعْطَانِي سُؤَالَ

کیتا واقف حق نے مینوں اڈ پر سِر قدیمی

عزت دا گل و نوح پایا بخشی فیض عمیمی

وَوَلَّانِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُكْمِي نَائِدٌ فِي كُلِّ حَالِ

سب قطباں تے اللہ صاحب مینوں کیتا والی

حکم میرا ہی جاری ہو یا ویلا کوئی نہ خالی

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بُحَارِ

لَصَارَ الْكَلْبُ غُورًا فِي الرِّوَالِ

ظاہر کراں جے میں سیر اپنا اڈ پر ٹھاٹھ بھاراں

پانی اُونہاں دا گم جاسی جیوں بدل و نوح عاراں

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالِ

لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ

ظاہر اپنا بھید کر اں جے وٹھ پہاڑاں ڈھے جاون

رہزہ رہزہ ہو کے سارے ریت اندر چھپ جاون

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارِ

لَخَمِدَتْ وَالنُّطْفَتُ مِنْ سِرِّحَالِ

جے کھولاں میں بھیدا پنے نوں اوپر آتش بلدی

بھج کے ساہ تے سر ہو جاوے برنے وانگوں گلدی

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيْتِ

بِقَامِ قِدْرَةِ السُّوْلِيِّ تَعَالِ

جے کر بھید میرا کجھ ظاہر مردے اوپر ہووے

فضل خدا دے تھیں اوہ مردہ زندہ ہو کھلووے

وَمِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ

نَمْدٌ وَتَنْقِضِي إِلَّا آتَالِ

کل زمانے سال مہینے وٹھ سیر می مختاری

اول میرے درتے آون کارن خدمت گزار می

وَتَخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيُخْرِئِي

وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرُ عَنْ هَبْلَالِ



خبر مینوں ہو جاسی پہلے جو کچھ ہونا ہو سی  
علم میرے واجہڑا دوہتی منکر ہو سی روسی

مُرِيدِي هِمَّ وَطِبُّوا شَطْحُ وَعَنِي  
وَإِفْعَلُ مَا تَشَاءُ فَإِلَّا سُدُّ عَالِ

میرا جو مرید ہے سچا میں اس دا ہمارا ہی

میرا اسم پکانے والے نوں رہی بے پروا ہی

مُرِيدِي لَا تَخَفُ اللَّهُ رَفِيٌّ

عَطَائِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالَ

طالب میرے خوف نہ کر توں اللہ رب رحیمے

عالی رتبہ بخشا معینوں نال متاع عظیمے

طَبُوبِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رُكَّتْ

وَسَاءُ سُنِّ السَّعَادَةِ تَدُ بَدَالِ

میری شہرت دے وٹھ فلکاں وجدے ہیں نطکے

خوش قسمت ہیں چلدے آگے چوکیدار ہمارے

بِلَادِ اللَّهِ مَلِكِي تَحْتِ حُكْمِي

وَوَقْتِي قَبْلَ تَلْبِيٍّ تَدُ صَفَالِ

مک ساڈا سب شہر خدا دے سب وٹھ راج اسانڈا

وقت ازل تمہیں پہلے ہو یا صافی مال آمادا

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا  
 كَخِرْدَلَةٍ عَلَى حُكُورِ اتِّصَالِ  
 جدوٹھے میں نظر اٹھا کے رب دے شہر تہامی  
 اک رانی دانے وانگوں آئے نظر تہامی

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا  
 وَبِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِ  
 برکت درس علم دی مینوں بخششی رب سعادت  
 قطبیت داعالی درج مینوں ہو یا عنایت

فَمَنْ فِي أَوْلِيَاءِ اللَّهِ مِثْلِي  
 وَمَنْ فِي الْعِلْمِ وَالنَّصْرِ لِي حَالِي  
 کہڑا میرا ثانی اندر ولیاں صاحب کمالاں  
 ہے کوئی ہمسر اندر علم تصرف حال

رِحَابِي فِي هُوَ اجْرِهِمْ صِيَامٌ  
 وَفِي ظُلْمِ اللَّيَالِي كَالْأَلِ

گرھی اندر صائم میرے طالبان دیاں جماعتاں  
 لعلال وانگوں چمکن اشرف و شح اندھیریاں راتال

وَكُلُّ وَحْيٍ لَهَا قَدَمٌ وَإِنِّي  
 عَلَى وَتَدْرِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ہر ولی دا قدم ہے وکھرا میں ہاں قدم نبی دے

ہے اوہ بدر کمال مُعلیٰ منصب اس عالی تے

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حِجَازِيٌّ

هُوَ خَبَدِيٌّ بِهِ نِلْتُ الْمَعَالِ

نبی اکرم ہاشمی مکی حجازی وہ میرے جدِ اعلیٰ ہیں

جن کی بدولت میں نے بزرگی کو پایا!

مُرِيدِيٌّ لَا تَخَفُ وَاشْرِيٌّ فَاثِيٌّ

عَنْرُومٌ فَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے مرید میرے نہ رکھ لوں خوف کے بدظن دا

لے تلوار میں قتل کر لیاں سر تیرے دشمن دا

أَنَا الْجِيلِيُّ مُحَمَّدِيٌّ الدِّينِيُّ إِسْمِيٌّ

وَأَمْلَامِيٌّ عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

محمی الدین جیلانی ہاں میں سید و شیخ ابراہاں !!

شان میری و شیخ جہنڈے جھلڈے چوٹیاں اوپر پہاڑاں

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخَدَعُ مَقَامِيٌّ

وَأَقْدَامِيٌّ عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ

میں اولاد حسنؑ سخی دی و شیخ مخدع دے ڈیرا

اولیاواں دی گردن اتے قدم رہوے گا میرا

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الشُّهُورِ اسْمِي  
 وَحَبْدِي صَاحِبِ الْعَيْنِ الْكَمَالِ  
 عبد القادر نام ہے میرا جانے کل زمانہ  
 صاحب عین کمال ہے میرا پاک محمد نانا

○

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 أَوْرَادُ السُّلْطَانِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِلْدَانِي

رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ صَوْرٌ أَجْبُرُ قَلْبِي الْمُنْكَسِرَ  
 وَأَجْمَعُ شَمْلِي الْمُنْدَثِرَ إِنَّكَ أَنْتَ الرَّحْمَنُ الْمَقْتَدِرُ  
 كَفَيْتَنِي يَا كَافِي هُوَ الْعَبْدُ الْمَفْتَقِرُ وَكَفَى بِاللَّهِ وَوَلِيًّا  
 وَكَفَى بِاللَّهِ بَصِيرًا إِنَّ الشِّرْكَ نَظْمٌ عَظِيمٌ  
 وَمَا لِلَّهِ يُرِيدُ ظَلْمًا لِعِبَادٍ فَنَقِطِعْ دَابِرَ الْقَوْمِ  
 الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ه

---

طینچ بھارتہ راولپنڈی میں اہل سنت کی عظیم فتح

اور

اہل حدیث (ویا بیر) کی ذلت آمیز شکست

# مناظرہ

ماہیت

علامہ محمد سعید احمد اسعد فیصل آباد

اور

پروفیسر طالب الرحمن غیر مقلد (اہل حدیث)

ترتیب و تزئین: محمد یحییٰ ملک

معاونت: حافظ نیاز احمد صدیقی - سید شبیر حسین گیلانی

## مناظرہ

## گیارہویں شریف

مرشد میا ہے ہادی مہدی کامل مسر و نیارا

بھادر نام مبارک جانے عالم سارا !

معرفین کرام :- ہم اہل سنت و جماعت پیران پیر و شکر محبوب سبحانی  
 غوثِ صمدانی، شہبازِ لامکانی سیدنا غوثِ الاعظم جیلانی محی الدین شیخ عبدالقادر  
 جیلانی قدس سرہ العزیز نور اللہ مرقدہ کے ایصالِ ثواب کے لیے گیارہویں  
 شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نظارہ  
 کرتے ہیں۔ راولپنڈی کے وہابیوں نے ہمیں بار بار کہا کہ یہ گیارہویں شریف  
 حرام ہے۔ بلکہ مردار اور خنزیر سے بھی بدتر ہے (معاذ اللہ، ہم ثابت  
 کرنے کو تیار ہیں۔ بلکہ ہم اس پر آپ اہل سنت و جماعت کو باقاعدہ  
 مناظرہ کی دعوت دیتے ہیں۔ وہابیوں کے زیادہ تنگ کرنے پر ہم نے  
 ترجمان اہل سنت و جماعت مناظرہ اسلام حضرت مولانا علامہ محمد سعید  
 احمد سعید ناظم اعلیٰ جامعہ اہلینہ رضویہ فیصل آباد سے رابطہ کیا تو آپ نے

ارشاد فرمایا "ان کا پیلیج ضرور قبول کرنا چاہیے تاکہ حق کا بول بالا ہو اور  
باطل کا منہ کالا ہو"

اسی دوران ۱۲ دسمبر ۱۹۹۲ء وہابیوں کے مولوی محمد عبدالستار  
بھٹی کی تحریر بھی موصول ہوئی جس میں ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء سے پہلے سید  
شبیر حسین شاہ صاحب کے مکان پر مناظرہ کے انعقاد کی دعوت دی گئی  
ہم نے مناظرہ اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد صاحب کے مشورہ سے ۱۳  
جنوری ۱۹۹۳ء بروز جمعرات سید شبیر حسین شاہ صاحب گیلانی کے  
مکان پر مناظرہ کا پیلیج قبول کیا۔ ہمارے پیلیج تیزل کرنے کے بعد وہابیوں  
نے پینتیرا بدلا اور ہم سے اصرار کیا اس مناظرہ میں مدعی اہل سنت ہوں  
گے نہ کہ وہابیہ۔ ہم نے مناظرہ اسلام سے پھر رابطہ قائم کیا تو آپ نے  
ارشاد فرمایا کہ اصولی طور پر تو اس مسئلہ میں مدعی وہابیہ ہیں۔ لیکن صرف  
مناظرہ کے انعقاد کی خاطر وہابیوں کو فرار کا موقع نہ دینے کی خاطر ہم  
ان کی اس بے اصولی کو بھی قبول کرنے کو تیار ہیں۔ خدا خدا کر کے  
۱۸ جنوری ۱۹۹۳ء کی بابرکت گھڑیاں آگئیں۔ ایک سات قبل ہی مناظرہ  
اسلام اپنے شاگردان اور تقریباً گیارہ من کتب کے ہمراہ تشریف لے  
آئے۔ شیخ الحدیث والتفسیر استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد اشرف

صاحب مراڑیاں شریف ضلع گجرات بھی ہم پر کمال سہربانی فرماتے  
 ہوئے مناظرہ اسلام کے ہمراہ تشریف فرما ہو گئے۔ دن کے وقت ہی  
 شبیر شاہ صاحب کے مکان پر یوں گفتگو شروع ہوئی وہاں یوں کی  
 طرف سے مولوی احسن فاروقی نے اہل سنت سے پوچھا۔ آپ کا طرف  
 سے صدر مناظرہ، مناظر اور معاذن کون کون ہوں گے؟

## مناظرہ اسلام مولانا اسعد

کبھی اٹھے کبھی بیٹھے کبھی تڑپے کبھی لوٹے

نمائندہ کے قابل تھا تیرے بیقراروں کا

ہماری طرف سے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف صاحب القادری

برکاتہم العالیہ ندو مناظرہ ہوں گے جبکہ میں اور محمد سعید احمد اسعد صاحب

بطور مناظرہ گفتگو کریں گے۔ آپ بھی اپنے صدر اور مناظر کا اعلان فرمائیے

فاروقی :- ہماری طرف سے حضرت مولانا پیر ذبیحہ طالب الرحمن

صاحب مناظر ہوں گے۔ جبکہ میں صدر کے فرائض سرانجام

دوں گا۔



اسعد صاحب :- آپ نے اپنے مناظر ہونے کا اور مفتی صاحب  
کے صدر ہونے کا اعلان تو کیا ہے۔ اپنے معاون کا اعلان بھی فرمائیے  
تاکہ ہم بھی اپنے معاون کا اعلان کریں۔

مناظر اسلام :- معاون کا معنی ہوتا ہے مددگار۔ دیکھیے یہ ہیں معاون  
مقرر کرنے پر آپ کی توجید میں فرق تو نہیں آجائے گا۔ کہیں یہ عمل  
ایاتِ نَعْبُدُ رَبَّنَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ الْأَرْضِ وَلَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ  
فاروقی :- کھینا نہیں نہیں کر خاموش۔

پروفیسر طالب الرحمان :- اس مناظرہ گیارہویں شریف میں مدعی  
آپ ہوں گے۔

مناظر اسلام :- اگر تو آپ نے اصولی مناظرہ کرنا ہے تو پھر ہر حال مدعی  
آپ ہی ہوں گے اور اگر آپ نے بے اصولی کا مظاہرہ کرنا ہے تو ہم  
صرف مناظرہ کی خاطر آپ کی اس بے اصولی کو قبول کرتے ہوئے مدعی  
بننے کو تیار ہیں۔

پروفیسر طالب الرحمان :- نہیں نہیں آپ مدعی ہیں کیونکہ آپ  
کا دعویٰ ہے کہ گیارہویں شریف، حلال اور جائز ہے۔

مناظر اسلام :- پروفیسر صاحب مجھے اتسوس ہے کہ آپ کو مدعی

کا معنی اور مفہوم بھی یاد نہیں۔ دیکھئے یہ میرے ہاتھ میں فتاویٰ ثنائیہ  
ہے۔ اس کی جلد نمبر ۱۱۶ ہے اس میں آپ ہی کے ایک بزرگ مولوی ثناء  
اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔ جواز کے خلاف دعویٰ کرنے والا مدعی ہے  
اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت شرعاً ثریف میں دکھا دے۔

پروفیسر لالہ الرحمان :- پریشان ہو کر۔ ہم ثناء اللہ کو نہیں  
مانتے۔ بہر حال مدعی آپ ہی ہوں گے۔

مناظر اسلام :- تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ہم صرف مناظرہ کی  
خاطر آپ کی بے اعتنائی کلیم کرتے ہوئے مدعی بننے کو تیار ہیں۔ وقت  
اور دیگر جھوٹی موٹی پائیدگی کے بعد مناظرہ شروع ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ



امثال بعد :- مناظرہ اسلام نے نہایت خوش اخلاقی کے ساتھ خطبہ اور درود سلام پڑھنے کے بعد جو دلائل پیش فرمائے۔ ان کو ہم تریب وار پیش کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ دلائل درر ان مناظرہ وقفہ وقفہ کے بعد مختلف تقاریر میں پیش کئے گئے۔

حضرات :- آج کے مناظرہ کا موضوع ہے "حضرت پیران پیر سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی "گیارہویں شریف" جو ہم اہل سنت دینتے ہیں؟ وہ حرام ہے یا حلال؟

آئیے سب سے پہلے عرض کر دوں کہ ہم گیارہویں شریف کسے

کہتے ہیں۔

الجواب :- حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصول مبارک ۱۱ ربیع الآخر ۵۶۱ھ ہجری کو ہوا۔ اس مناسبت سے وہ پاک و ہند میں گیارہویں والے پیر کے نام سے بھی

مشہور ہے۔ اب جو بھی مسلمان حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی  
 رحمۃ اللہ علیہ کو ایصالِ ثواب کرتا ہے۔ ہم اسے "گیارہویں شریف"  
 کہتے ہیں۔ خواہ یہ ایصالِ ثواب کسی بھی تاریخ کو کیا جائے۔ جب آپ  
 نے یہ بات اچھی طرح سمجھ لی کہ گیارہویں شریف "صرف از عرشنا"  
 حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کا نام  
 ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تو آئیے اب دیکھتے ہیں کہ یہ گیارہویں  
 شریف "حلال ہے یا حرام؟"

ہمارے نزدیک جس چیز سے بھی اللہ تعالیٰ نے یا اس کے  
 پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں  
 فرمایا! وہ چیز حلال اور جائز ہے۔

دیکھئے :- یہ میرے ہاتھ میں ابوداؤد شریف ہے جلد نمبر ۱ ہے صفحہ  
 نمبر ۱۸۳ ہے۔ اس کا ترجمہ بھی میں اپنی طرف سے نہیں کرتا خود وہاں حضرت  
 ہی کے ایک بڑے عالم علامہ وحید الزمان کا ترجمہ پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ جو  
 کہ ترجمہ سنن ابوداؤد از علامہ وحید الزمان جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۸۵ پر یوں  
 مرقوم ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جاہلیت کے لوگ بعض چیزیں  
 کھاتے تھے اور بعض کو برا جان کر چھوڑ دیتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبود فرمایا اور آپ پر قرآن پاک نازل کیا۔ حلال کو حلال اور حرام کو حرام کیا۔ لہذا اس نے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کیا وہ حرام ہے۔ اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجئے میں وحی شدہ چیزوں میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔ سوائے مردار بہتے ہوئے خون سور کے گوشت کے کیونکہ وہ ناپاک ہے۔ اور اس جانور کے جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا جاوے۔“

حاضرین :- اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حرام چیزوں کی لسٹ عطا فرمادی ہے۔ جو چیز اس لسٹ کے اندر موجود ہے۔ وہ تو حرام ہے اور جس چیز کا ذکر اس لسٹ میں موجود نہیں وہ قطعاً حرام نہیں ہے آئیے :- اب میں آپ کی خدمت میں اس حدیث کی توثیق اور مزید توجیح بھی بیان کرتا چلوں۔ بہرے ہاتھ میں تنقیح الرواۃ ہے جلد نمبر ۱ ص ۲۰۱ ہے۔ یہ کتاب وہابیوں کے ایک بڑے عالم احمد بن صاحب دیوبند کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ رجالہ کلہم نقاہت

ایضاً ابن مردودہ و الحاکم و صحیحہ " اس حدیث کے سارے راوی ثقہ ہیں  
حدیث کو محدث ابن مردودہ نے بھی بیان کیا ہے اور امام حاکم نے  
بھی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

## ایک اور وہابی عالم شمس الحق صاحب

عظیم آباری اسی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں " وفیہ تنبیہ علی ان  
التعزیم انما یعلم بالوجی لا بالخصوی۔ والحديث يدل علی ان الاشیاء  
اصحها علی الا با حقه۔

اس میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ کسی بھی چیز کی حرمت صرف وحی  
سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ اپنی خواہش سے نہیں۔ اور یہ حدیث  
اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ہر چیز اصل میں جائز ہے۔  
عون المعبود شرح البودا در جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۱۶۔

حضرت شیخ عبدالحق محمدت دہلوی ارشاد

فرماتے ہیں۔

عرض رہے رضی اللہ عنہ " از تلادت ایں آیت ال بودہ است

کہ بداند کہ تحریم نیست مگر لوجی . . . . . دو جی گاہے چلی است  
 و گلے خفی " حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 نے یہ آیت کریمہ اس عرصے سے تلاوت فرمائی تاکہ سب کو پتہ چل جائے  
 کہ صرف دنیا سے حرام ہوتی ہے۔ اور وحی کبھی چلی ہوتی ہے۔ کبھی خفی"

اشعة اللغات جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۹

معلوم ہوا کہ جس چیز کو ری الہی حرام قرار نہ دے وہ چیز حرام  
 نہیں ہوتی۔ میں پرندہ طالب الرحمان صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں  
 کہ صرف ایک آیت کریمہ ایسی تلاوت کریں جس میں یہ صاف صاف  
 لکھا ہو کہ حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے  
 ایصال ثواب حرام ہے۔ ایک حدیث ایسی پڑھو۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ  
 گیارہویں شریف " حرام ہے۔ اگر ایک بھی ایسی آیت یا حدیث ہمیں  
 دکھادی جائے تو خدا کی قسم ہم درگیارہویں شریف، چھوڑ دیں گے  
 وگرنہ آپ کے کہنے سے یہ گیارہویں شریف " حرام نہیں ہو سکتی۔

**دھاپیہ کے پڑے عالم احمد حسن دہلوی لکھتے ہیں**

دنی الباب عن ابی الدرداء رفعہ بلفظ ما احل اللہ فی کتابہ

فہو حلال وما حرم فهو حرام وما سکتہ عنہ فهو عقوباً تلو من اللہ عاقبتہ فان  
 اللہ لم یمن فی شیء تلو واکان ربک نبیا المرجیہ ابنہ اردتال سندہ صالح  
 والعالم صحیحہ۔

اسی طرح کی ایک مرفوع حدیث حضرت سیدنا ابوبہ ورواؤ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے بھی موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کتاب میں حلال کیا وہ حلال ہے اور جس  
 چیز کو اس نے حرام فرمایا وہ حرام ہے۔ اور جس چیز سے اللہ تعالیٰ  
 مجھوتا نہیں ہے، اس حدیث کو بنار نے روایت کیا ہے اور کہا ہے  
 کہ اس کی سند صالح ہے۔ حاکم نے بھی اس کو روایت کیا اور اس  
 حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

تتبع الرزاة جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۰۱

یہ وہاں عالم اسی آیت کریمہ "قل لا اجد" کی تفسیر نقل کرنے  
 کے بعد لکھتے ہیں: "اوپر ذکر تھا کہ حرام وہی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ  
 نے وحی کے ذریعہ سے حرام کیا۔ کسی انسان کو کسی چیز کے حرام ٹھہرانے  
 کا اختیار نہیں ہے۔"

احسن التفسیر جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۱۲



یہاں وہی عالم اسی آیت کریمہ "قل لا اجد" کا تفسیر نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اُدپر ذکر تھا کہ حرام وہی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ سے حرام کیا۔ کسی انسان کو کسی چیز کے حرام ٹھہرانے کا اختیار نہیں ہے۔

احسن التفسیر جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۱۲

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حلت و حرمت کا ضابطہ ہی بیان فرمایا ہے کہ جس چیز کو وحی نے حرام کیا ہے۔ وہی حرام ہے اور جس چیز کی حرمت پر وحی کی مہر نہیں "وہ حلال ہے۔ حلال ہے۔ حلال ہے۔"

حلت و حرمت کے اس ضابطہ کو وہابیہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً احسان الہی ظہر کے ایک استاد ابوالبرکات احمد کافاوی برکاتبہ میں یوں مرقوم ہے

سوال :- کیا گروے اور کپورے حلال ہیں؛ حلت و حرمت کی دلیل بیان فرما کر عذر اللہ ماجوز ہوں۔

سائل رحمت اللہ کھن گوند لالوالہ

جواب :- ان دونوں کے حلال ہونے کی دلیل یہی ہے کہ قرآن و حدیث

نے ان سے منع نہیں کیا۔ ہر چیز کی اصل حلت ہے۔ اگر قرآن و حدیث میں کسی چیز کی حرمت نہ بیان کی گئی ہو تو وہ حلال ہوتی ہے۔  
الراقم: ابوالبرکات احمد فتاویٰ برکاتہ صفحہ نمبر ۳۰۸۔

اصل اشیاء میں واقعی اباحت ہے۔ فتاویٰ برکاتہ نمبر ۱۸۶  
وہابیہ کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاویٰ ثنائیہ  
میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں۔

سوال:۔ جس جائے نماز پر امام نماز پڑھاتا ہے۔ اگر اس جائے  
نماز کو علیحدہ فرش پر چھا کر ہم نماز پڑھ لیں۔ تو ہماری نماز جائز ہے  
یا نہیں۔

جواب:۔ جائز ہے منع کی کوئی دلیل نہیں۔ حدیث شریف میں آیا  
ہے۔ جب تک منع نہ کروں، منع مت سمجھو۔  
جلد نمبر ۲۴ صفحہ نمبر ۱۶، نمبر شریفیہ۔

مولانا کا اشارہ اس حدیث شریف کی طرف ہے۔ ذرونی ما  
ترکتہم فانما صدک من کان قبکم بکثرة سوا لہم (المحدثین)  
اخرجہما حمد و مسلم و النسائی و ابن ماجہ و ابو سعید شرف الدین

فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۲۲

سوال :- کچھوے کا کھانا ناجائز ہے یا نہیں۔ یہ حلال ہے یا حرام  
مفصل جواب دیں۔

جواب :- کچھو حلال ہے۔ حکیم قرآن مجید نقل کا اجدتی ما اوحی الی  
محرمانع۔

۱۸۔ جولائی ۱۹۴۶ء فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۳۔

معلوم ہوا کہ حلت و حرمت کے اس ضابطہ کو وہابیہ کے اکابر  
نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اسی ضابطہ کی رو سے بھی گیارہویں شریف  
حلال ہے۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا  
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا ہے۔ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اعظم المسلمین جرمان سنل عن شیئ لم یحرم فحرم من اجل  
مسئلہ، مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی چیز کے  
متعلق سوال کیا ہو جو حرام نہ تھی۔ پھر اس مسئلہ کے پوچھنے پر وہ چیز  
حرام کر دی گئی۔

تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۰۶

....

## سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ نثر لفظ مقرر فرمائے ہیں۔ انہیں ضائع مت کرو۔ اور کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں۔ ان پر زیادتی نہ کرو۔ کچھ چیزیں حرام فرمائی ہیں۔ ان کے قریب بھی نہ چسکو اور کچھ چیزوں سے سکوت اختیار فرمایا! یہ نہیں کہہ اللہ تعالیٰ انہیں بھول گیا تھا۔ بلکہ فقط تم پر رحمت فرماتے ہوئے سکوت فرمایا! اس لیے ان کے

بارہ میں سوال مت کرو۔ (بہ حدیث صحیح ہے)

تفسیر ان کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۰۶۔

## حدیث شریف میں ہے کہ

کُلُّ شَيْءٍ بِكَلِمَتَيْنِ تَحْتِي بِرَدِّهِ نَهَى "ہر چیز کا کرنا بوجھ کر وہ ہے  
بیان تک کہ اس کی ممانعت میں کچھ وارد نہ ہو جائے۔"

دفعات الحدیث جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۸ کتاب طائرہ جدید الزمان

پروفیسر طالب الرحمن :- اسعد صاحب یہ تقریر کر کے تو آپ  
خود پھینس گئے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں،

”گیارہویں شریف“ کو حرام کر دیا ہے۔ ارشادِ درباری ہے۔

وَمَا أَهْلُ بَيْتِ اللَّهِ حَسْبُ شَيْءٍ بِغَيْرِ اللَّهِ كَانُوا أَجْلَاءُ وَهِيَ

حرام ہے۔ یہ گیارہویں شریف آپدیر عید القادر جیلانی کے نام کی

دیتے ہیں۔ اس لیے یہ بھی حرام ہے۔

نوٹ، پروفیسر طالب الرحمن :- نے چھ گھنٹے کے مناظرہ میں

تقریباً ہر ٹرن میں اسی بات کو دہرایا۔ اسی آیت کریمہ کو ”گیارہویں

شریف کی حرمت کی دلیل بار بار قرار دیتا رہا۔

مناظرہ اسلام :- میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہمارے نزدیک

گیارہویں شریف "صرت اور صرت حضرت سیدنا شیخ عبد القادر  
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو کہ غوث اعظم کے نام سے بھی معروف  
ہیں۔ کو ایصالِ ثواب کا نام ہے۔ کسی اور چیز کا نہیں۔

پیر عبد القادر جیلانی کے نام کی "گیارہویں" کا یہی معنی ہے چونکہ  
یہ گیارہویں شریف ہم دہواتے ہیں۔ اس لیے اس کی تشریح اور  
توضیح کا حق بھی صرف ہم کو ہے۔ آپ کو نہیں۔ ہم ڈنکے کی چوڑے کہتے  
ہیں کہ "گیارہویں شریف" میں بھی عبادت صرف اللہ کی ہے۔ غوث  
پاک کا نام نامی اسم گرامی صرت اور صرت اُن کو ایصالِ ثواب کے لیے  
لیا جاتا ہے۔ پروفیسر طالب الرحمن صاحب کے پاس ہمارے  
دلائل کا تو جواب ہے نہیں صرف وقت گزارنے کے لیے وما اهل  
یہ لجز اللہ آیت کریمہ تلاوت کی ہے۔ حالانکہ اس کا معنی خود وہاں یہ  
ہی کے ایک بڑے عالم علامہ وجید الزماں کی زبان سے پڑھ کر سنا  
چکا ہوں۔ اور سوائے اس جائز کے جو خدا کے سوا کسی اور کے نام  
پر ذبح کیا جاوے۔"

ترجمہ :- سنن ابوداؤد جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۸۵ آیت کا یہی ترجمہ  
خفا ہے۔ اور یہی ترجمہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنها کی تفسیر سے لے کر تفسیر جلالین تک میں مذکور ہے۔ پروفیسر طالب حسب  
اگر اسی پر بعد میں کہ آیت کو یہ کاپی معنی ہے کہ ”ہر چیز جس پر غیر اللہ کا  
صرت نام ہی آجائے وہ بھی حرام ہے“ تو پھر کائنات کی اکثر اشیاء کو حرام  
قرار دینا پڑے گا۔

دیکھئے قرآن حکیم مقدس کلام الہی ہے۔ لیکن اس کی سورتوں پر غیر  
اللہ کا نام آتا ہے۔ اور انہی غیر اللہ کے ناموں سے ہی معروف ہیں  
مثلاً :- سورتہ بقرہ، سورتہ آل عمران، سورتہ النساء، سورتہ مائدہ،  
سورتہ ابراہیم، اگر صرت غیر اللہ کا نام آنے کا رجب سے چیز مردار اور  
سور سے بھی بدتر ہو جا پا کرتی تو خدا کی قسم قرآن حکیم کی مقدس سورتوں  
کے نام غیر اللہ کے ناموں پر نہ رکھے جاتے۔ مساجد پاک اور مقدس  
منفعات ہیں۔ لیکن ان پر بھی غیر اللہ کا نام آتا ہے اور یہ مساجد غیر  
اللہ کے ناموں سے ہی معروف ہیں۔

مثلاً :- مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی، مسجد قبا، مسجد قبلتین، مسجد  
بلال، مسجد البکر، مسجد عمر، مسجد عثمان، مسجد علی، مسجد ناطقہ، مسجد  
حسین وغیرہ اگر غیر اللہ کے نام پر مشہور ہوتے کی رجب سے چیز مردار  
اور سور سے بھی بدتر ہو جاتی تو ان مساجد کو غیر اللہ کے نام پر مشہور نہ

کیا جانا۔

نماز، روزہ، کھانے پینے کی چیزوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔  
 دیکھئے :- صحیح بخاری شریف میں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ارشاد فرمایا۔ احب الصلوٰۃ الہی اللہ صلوٰۃ داؤد . . . . . احب  
 الصیام الہی اللہ صیام داؤد اللہ کی بارگاہ میں محبوب ترین روزہ داؤد  
 علیہ السلام کا روزہ ہے۔

بخاری شریف جلد نمبر ۱۶ صفحہ ۱۶۷

اگر حضرت داؤد کی نماز۔ حضرت داؤد کا روزہ کہنا جائز ہے غیر اللہ  
 کا نام آنے کا وجہ سے اس نماز، روزہ میں نجاست نہیں گھس جاتی تو  
 حضرت سیدنا عونؓ اعظم کی مجلس اہصال تو اب پر درگیا رہویں شریف  
 کا نام بھی نطعمنا سفر نہیں ہے۔ حدیث کی سب کتابیں غیر اللہ ہی کے  
 ناموں پر مشرف ہیں۔

مثلاً :- بخاری شریف۔ مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد  
 شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ، موطا امام مالک، موطا امام محمد، مصنف  
 عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ اگر غیر اللہ کا نام آجانے سے  
 چیز مرزا رادر خنجر سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔ تو یہ آپ کا جامہ سلفیہ



جامعہ محسبہ، احسان الہی ظہیر کالفرنس۔ ان کو بھی مردار سے بدتر کہنا  
پڑے گا۔

اے گروہ و صابوہ اچھی طرح کان کھول کر سن لو۔ مکہ کے مشرک  
اپنے کچھ مخصوص جانوروں کو بتوں کے نام پر نامزد کر کے چھوڑ دیتے  
تھے۔ پھر ان کا دودھ پینا۔ ان کا گوشت کھانا حرام سمجھتے تھے۔ خداوند  
قدوس نے آیت کریمہ نازل فرمائی۔

”قل صلحتم شجواہ کم الذین یشکون ان اللہ حرم هذا“  
”آپ فرمائیے لاؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے حرام  
کیا ہے“  
الانعام ۱۵۰

## وہابی عالم احمد حسن صاحب دہلوی لکھتے ہیں

آگے فرمایا کہ اے رسول اللہ کے ان لوگوں سے یہ بھی کہہ دو کہ  
آسمانی کتاب کی سند یہ لوگ اپنے ڈھنگوں کے اچھے ہونے پر نہیں  
پیش کر سکتے، تو اپنے کلام کی تائید میں کوئی گواہ لائیں جو ان کو یہ کہہ دے  
کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کے نام کے جانوروں کو حرام کیا ہے۔

احسن التقابیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۱۴

وہابیوں کے ہی ایک عالم قاضی شوکانی تفسیر میں

لکھتے ہیں

عن مجاہد بن زینب قال سيقول الذين اشركوا قال هذا قول قريش ان

الذبح حرم ملك لبي البجيرة والرساثة والوصيلة والحام،

”حضرت امام مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ قریش کہتے ہیں کہ بجیرہ، رساۓہ، وصیلہ اور حام۔ ان جانوروں کو اللہ نے حرام کیا ہے“

وصيلة اور حام۔ ان جانوروں کو اللہ نے حرام کیا ہے“

تفسیر فتح القدیر جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷۶

اگر جانور پر بت کا نام آنے سے جانور حرام نہیں ہوتا تو ایصال ثواب

کے لیے کسی بھی چیز پر حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کا نام آجائے تو

کس طرح حرام ہو سکتی ہے۔ حالانکہ بت دشمن خدا ہے اور رحمت پاک

محبوب خدا ہے۔

پروفیسر طالب الرحمان :- اسعد صاحب :- یہ بات بالکل غلط

ہے۔ بجیرہ اور رساۓہ وغیرہ جانوروں کے نام پر قطعاً نامزد نہیں

ہوتے تھے۔ یہ آپ کا اثر ہے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں

فرمایا ہے کہ میں خدا نے ان بجیرہ، رساۓہ وغیرہ کو حرام کیا ہے

مناظر اسلام = آپ وہابیہ کے آج کل سب سے بڑے مناظر سمجھے جاتے ہو۔ آپ کو ابھی تک یہ بھی علم نہ ہو سکا کہ بچہ اور ساٹھ وغیرہ کن جانوروں کو کہا جاتا ہے۔

دیکھئے :- میرے ہاتھ میں بخاری شریف ہے جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۱۱ پر ہے۔ اسی میں صاف لکھا ہے۔

البجیر قاتنی يمنع ودھا لطلو اغیت فلا یحلیما احد من الناس

ولا ساٹہ التی کا تو انیسو نھا لا لخصم

بچہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بچوں کے نام پر رک لیا جائے یعنی کوئی ایسا دودھ نہ دے اور ساٹھ وہ جانور ہے جس کو بچوں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔

ترجمہ :- از علائہ وحید الزمان دہلوی تفسیر الباری جلد ۲ ص ۶  
معلوم ہوا کہ ساٹھ، و صیلتہ وہی جانور ہیں جس کو بچوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ اور کہنے تھے کہ ان جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا ارشادِ ربانی ہے :- مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَیْحُورٍ وَلَا سَائِغٍ وَلَا

وَصِیغٍ وَلَا حَامٍ۔

”نہیں منقر کیا، اللہ تعالیٰ نے پھر اور نہ سائہ اور نہ وصیلتہ

اور نہ حام،“ پ ۱۷ السائدہ ۱۰۳

حافظ ابن جریر عسقلانی نے ماجمل کا ترجمہ کیا ہے۔

ما حرم۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۲۱۳ صفحہ نمبر ۲۱۳

ان بتوں کے نام پر نامزد جانوروں کو جب اللہ تعالیٰ نے

حرام نہیں کیا۔ بلکہ ان جانوروں کو پاکیزہ رزق قرار دیا ہے۔ تو

گیارہویں دہائی پر کے نام کی ایصالِ ثواب کی چیز کیسے حرام ہو جائے گی

ارشادِ ربانی ہے :- آپ فرمائیے! کس نے حرام کیا۔ اللہ کی زینت

کو جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے لیے اور کس نے حرام کئے لذیذ

پاکیزہ کھانے۔ آپ فرمائیے! یہ چیزیں ایمان والوں کے لیے ہیں۔

پ ۱۸ الاعراف ۲

یہ پاکیزہ کھانے کن کو کہا گیا ہے۔ ابن جریر میں ہے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں :- کہ اس آیت میں لذیذ کھانے

ان جانوروں کو کہا گیا ہے۔ جن کو اہل جاہلیت نے اپنے آپ پر حرام

کر لیا تھا۔ یعنی بھیر، سائہ، وصیلتہ اور حام۔“

تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۱۔

بیرا رشادِ ربانی ہے :- یا ایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً  
ولا تتبعوا خطوات الشیطان۔

”اے انسانوں! کھاؤ اس سے جو زمین میں ہے۔ حلال اور

پاکیزہ چیزیں اور شیطان کے قدموں پر قدم نہ رکھو“ پ البقرہ ۱۶۱

اس آیت کریمہ میں ”حلال طیب“ جس چیز کو کہا گیا ہے دیگر مفسرین

کے علاوہ۔

وہابیہ کے عالم احمد حسن صاحب دہلوی لکھتے

ہیں۔

”مفسرین مکہ نے اپنے رسم و رواج کے طور پر بعض جانوروں

کو حرام ٹھہرایا تھا۔

احسن التفسیر جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۱

این کہیں ہے :- وخصم عن اتباع خطوات الشیطان وحی طائفہ

ومساکنہ ینما لکن تبعاء فیہ من تبعوا لیسوا سوا طیباً والوصائل ونحوها

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے طریقہ اور مساک کی اتباع سے انسانوں

کو منع فرمایا ہے۔ بچیرہ، ساٹھ و صلیتہ وغیرہ، جانوروں کو حرام قرار دینا یہ  
شیطان کا طریقہ ہے۔ اور اس نے اپنے پیروکاروں کو اس مسئلہ میں بھی  
گمراہ کر رکھا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۰۳)

دلائل قاطعہ سے معلوم ہوا:۔ کہ بتوں کے نام پر نامزد جانور بھی  
حرام نہیں ہے۔ اس کو حرام سمجھنا شیطان کے چیلوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ  
تو ان جانوروں کو حلال طیب کہہ رہا ہے۔ اللہ کے نام پر ان جانوروں  
کو ذبح کر کے کھایا جاسکتا ہے تو ایصالِ ثواب کے لیے عوث پاک کے  
نام کی گیارہویں شریف کس طرح حرام ہو سکتی ہے۔

پروفیسر طالب الرحمان:۔ اسعد صاحب میں پھر زور دے کر کہہ  
رہا ہوں کہ یہ آپ کی گیارہویں شریف و ماصل بہ بغير اللہ میں داخل  
ہے۔ ہم ائمہ حدیث اس گیارہویں شریف کو مردار اور خنزیر سے بھی  
بدتر سمجھتے ہیں۔

اسعد صاحب:۔ تم نے ابھی تک گیارہویں شریف کی حلت پر  
ایک بھی دلیل پیش نہیں کی اور نہ ہی پیش کر سکتے ہیں۔

....

## مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد

مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میں نے تو قرآن و سنت کے دلائل کے انبار لگا دیئے اور کتاب و سنت کی روشنی میں اور آپ کے اکابر کی تحریروں کی روشنی میں حلت و حرمت کا ضابطہ پیش کر دیا ہے اور آپ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ میں نے گیارہویں شریفین کی حلت پر ایک دلیل بھی پیش نہیں کی۔

حالانکہ جب تک آپ گیارہویں شریفین کے حرام ہونے پر دجی الہی کی مہر نہیں دکھائی گئے۔

گیارہویں شریفین حلال رہے گی۔ حلال رہے گی، حلال رہے گی اور اہل سنت و جماعت اپنے عقیدہ کے مطابق دیتے رہیں گے۔ اور عوث اعظم کے نام پر خدا رسول کے فضل و کرم سے کھلتے پیتے رہیں گے۔ گیارہویں شریفین دینا جائز ہے جائز ہے۔

## پروفیسر طالب الرحمن صاحب

میں پھر کہتا ہوں کہ یہ گیارہویں شریفین سور اور مردار سے بھی بدتر

حرا ہے، کیونکہ اس پر غیر اللہ کا نام آیا ہے۔ اور رہا آپ کا یہ ضابطہ  
 تو آپ کے فقہاء نے اسی ضابطہ کی رو سے ہی آیت کریمہ۔  
 قل لا اجد فیما اوحی الیّ لکھ کر ہی نماز میں ہوا خارج کرنے کو  
 جائز بتایا ہے۔ یہی آیت لکھ کر آپ کے فقہاء نے شراب پینے کو حلال  
 ٹھہرایا ہے۔ یہی آیت لکھ کر اسی ضابطہ کی رو سے کتا گو دینے کے نماز  
 پڑھنے کو حلال ٹھہرایا ہے۔ آیا یہ طور طریقہ درست ہے جس کو وہاں یہ  
 لوگ نے جائز قرار دیا ہے۔

## مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد سعید صاحب

پروفیسر صاحب آپ کے سامنے مناظرہ کے لیے محمد سعید سعید  
 بیٹھا ہوا ہے۔ مولانا مفتی محمد اشرف صاحب تشریف فرما ہیں۔  
 آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ جھوٹے حوالے دے کر بددیانتی کا  
 مظاہرہ کر کے جیت جائیں گے۔

فقیر اپنے بزرگوں کا واسن پکڑ کر عرض کرتا ہے کہ آپ کے ایک ایک  
 جھوٹ کی قلعی کھول کر رکھ دوں گا۔ جائیے پروفیسر صاحب آپ ہمت  
 کیجئے۔ اگر فقہاء نے یہ ضابطہ بیان کر کے آیت کریمہ لکھ کر مذکورہ مسائل



کو جائز قرار دیا ہو تو آپ جیتے اور میں ہارا، اٹھو میں اپنا وقت بھی آپ کو دیتا ہوں، حوالہ دیجئے۔ بس مناظرہ ختم ہو جائے گا۔ میں آنا عرض کرتا ہوں۔ گستاخ اور جھوٹے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

پروفیسر طالب الرحمن :- گھر آکر میں آپ کا وقت لینے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

## مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد

پروفیسر طالب الرحمن تم جھوٹے بھی ہو اور بددیانت بھی، اس لیے کیوں نہیں اٹھ کر میرا چیلنج قبول کرتے کیوں یہ حوالے دکھا کر مجھ سے شکست پر دستخط نہیں کروانے۔

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ لعنة اللہ علی الکافرین۔ جہاں تک آپ کا یہ کہنا ہے کہ ”گیارہویں شریفیہ“ حرام رہے گی۔ کیونکہ اس پر غیر اللہ کا نام آگیا ہے اور یہ وما اھل بہ لخیراللہ میں داخل ہے۔ تو اس کے جواب میں، میں مزید آپ کی تسلی کرانے کو تیار ہوں۔

دیکھئے :- میرے ہاتھ میں آپ ہی کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ

صاحب امر تسری کا فتاویٰ تثنائیت ہے۔ اس کو دیکھ لیجئے اور اسی کی بات مان کر "گیارہویں شریف" کو حرام کہنا چھوڑ دیجئے۔

سوال :- کل یہاں ایک جلسہ بنگلور کے مسلم لائبریری کا ہوا جس میں مولوی حاجی غلام محمد شملوی نے لیکچر دیا۔ دورانِ تقریر "گیارہویں شریف" اور بارہویں شریف میں برائے ایصالِ ثواب عزائم کو کھانا وغیرہ کھلانا جائز کہا ہے۔ آپ اس کے عدم ثبوت کے دلائل پیش کریں۔ (بیاز مندر محمد ہاشم خریدار)

الجواب :- "گیارہویں اور بارہویں" کی بات فریقین میں اختلاف صرف اتنی بات میں ہے کہ مانعین اس کو بغیر اللہ سمجھ کر مباحذ لعیزاللہ میں داخل کرتے ہیں اور قائلین اس کو بغیر اللہ میں نہیں جلدتے۔ مولوی غلام محمد صاحب نے دونوں کا اختلاف مٹانے کی کوشش کی ہوگی۔ کہ گیارہویں شریف اور بارہویں شریف کا کھانا بغیر ایصالِ ثواب کیا جائے یعنی یہ نیت ہو کہ ان بزرگوں کی روح کو ثواب پہنچے کہ یہ بزرگ خورائے کھانے کو قبول کریں۔ اس صورت میں واقعی اختلاف اٹھ جاتا ہے۔ فتاویٰ تثنائیت جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۷ مطبوعہ اسلامک پبلیشنگ

دارالافتاء

# تذکرہ

واغظوں میں زور تکبر کہ ابھی تو یہ

اپنی ہر بات کو آوازِ خدا کہتے ہیں

آئیے :۔ آپ کو یہ بھی رکھنا چاہوں کہ ایصالِ ثواب والی چیز پر غیر

اللہ کا نام احادیث میں بھی موجود ہے۔

نمبر ۱۰ :۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والد کے ایصالِ ثواب کے

یہ کتوں کھدوایا اور رکنا صدا کا نام سعد در یہ کتوں سعد کی ماں کا ہے

ر ابو دار شریف جلد نمبر ۱۵ صفحہ نمبر ۱۲۳۶

نمبر ۱۱ :۔ قال الحسن فتلك سقاية آل سعد بالمدينة مد واه احمد

النسائی

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف میں آل سعد کی قبیل

وہی ہے۔ اسکا حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

نیل الاوطار از قاضی شوکانی و ہانی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۱

نمبر ۱۲ :۔ حضرت ابو ہریرہ نے کچھ لوگوں کو مسجد عشاء میں دو رکعت

پڑھنے کی تاکید کی تھی۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ نماز پڑھنے کے بعد یہ بھی کہنا

ہندہ کا پناہریرتہ

یہ درگت ابو ہریرہ کے لیے ہیں۔

ابو داؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۲۶ یعنی ان کا ثواب ابو ہریرہ کو پہنچے  
نمبر ۴:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قربانی کے ثواب میں  
اہمت کو بھی شریک فرمایا!

رئوی علی المسلم جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۶

ایصال ثواب تھی ہے۔ مسلم شریف میں پورا باب موجود ہے۔

باب وصول ثواب الصدقہ عن الیت الیہ "باب صدقہ کا ثواب میت  
کو پہنچتا ہے۔

مسلم شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۴۔

وہابیو :- آپ کے ایک بڑے عالم قاضی شوکانی نے نیل الاوطار  
میں پورا باب باندھا ہے۔ آپ خوب بخور عینی نظروں سے مطالعہ کریں  
پروفیسر طالب الرحمان :- میں پھر کہوں گا کہ گیارہویں شریف  
مردار اور ختمیر سے بدتر ہے۔ کیونکہ یہ وما اصل یہ لغیر اللہ میں داخل  
ہے۔ اور ما اصل یہ لغیر اللہ کا صحیح معنی یہاں ہے۔

"جس چیز پر بھی غیر اللہ کا نام اُباتے وہ حرام ہے"

## مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد

میں دلائل قاہرہ سے ثابت کر چکا ہوں کہ ایصالِ ثواب حق ہے اور  
 اگر گیارہویں شریف، "بھی صرف ایصالِ ثواب ہی کا نام ہے کتنا چیز کا  
 نام نہیں۔ اگر آپ اس پر اصرار کرتے ہیں کہ "جس چیز پر بھی خیر اللہ کا  
 نام آجائے۔ وہ چیز حرام ہے۔"

تو یہ ترجمہ آپ کو منسکا پڑے گا۔ آپ چھدفٹ لاش پر بھی غیر اللہ کا  
 نام آیا ہے۔ یعنی طالب الرحمن صاحب۔ ذرا غور اور ہوش و حواس  
 سے سینے تو یہ آپ اپنے ترجمہ کی رو سے خود بھی مردار اور خنزیر سے  
 بدتر ہیں۔

یاد رکھیے :- آپ کی پوی پر بھی آپ کا نام آتا ہے تو آپ کی پوی  
 بھی مردار اور خنزیر سے بدتر ہے۔ آپ کے باپ پر بھی خیر اللہ کا نام  
 آتا ہے تو آپ کا باپ بھی مردار اور خنزیر سے بدتر ہے۔ آپ کی دادی  
 بھی مردار اور خنزیر سے بدتر ہے۔

اگر گیارہویں شریف مرطار اور خنزیر سے بدتر ہے تو آپ  
 کے بزرگ جو اریاء کا ملین کے ناموں کے ختم پڑھتے رہے ہیں۔ ان

کا کیا بنے گا۔ اور ختم کھینے والے وظیفہ کی اجازت دینے والے اور  
پڑھنے والے وہاں بزرگوں پر کیا فتویٰ لگے گا۔

دیکھئے :- میرے ہاتھ میں یہ کتاب ہے۔ اس کا نام ہے کتاب ...  
التعویذات اور اس کے موافق وہابیوں کے زبذۃ المعدین نواب  
صدیق حسن خان جھوپالی ہیں۔ وہ اس کے صفحہ نمبر ۱۵۲ پر لکھتے ہیں۔

## ختم حضرت مجددی شیخ احمد مرہندی

یہ ختم واسطے جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مُہربان ہے۔ سو بار  
دُور پڑھے پھر پانچ سو بار و لا حَوْلَ و لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
کم و بیش پھر سو بار و رد۔ اس ختم کو ہمیشہ پڑھنا ہے۔ یہاں تک  
کہ سلب حاصل اور مشکل حل ہو۔

مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تھا کہ  
ختم خواجگان و ختم مجددی رضی اللہ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کے لازم  
کر لو۔

## ختمِ قادریہ

اس کو مشائخ نے واسطے برآمد امرہم کے مجرب سمجھا ہے۔  
 عروج ماہِ پنجشنبہ سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے۔ بسم اللہ  
 مع فاتحہ و کلمہ تجید و درودِ نذرتہ اخلاصی ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار  
 پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر لو اب اس کا رُوح پر فتوح آنحضرت  
 و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

## دیگر ختمِ قادریہ

پہلے در رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سوزہ اخلاصی گیارہ بار  
 پھر بعد سلا کے یہ روز ایک سو گیارہ بار پڑھے۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعْدِنَ الْجُودِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ چلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔  
 دعوائ کی طرف سے امرہ صائے تکبر و رسالت

....

## احسن قاروتی صدر و صحابہ

یہ پیار رسول اللہ ﷺ لالہ نعرہ صحابہ کرامؓ نے کبھی نہیں لگایا۔ اگر صحابہ کرامؓ نے یہ نعرہ لگایا ہو تو ہم ابھی شکست لکھ کر دیں گے وگرنہ آپ یہ نعرہ بند کر دیں۔

## مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد

مجھے تمہارا بیچہ قبول ہے۔ میرے ہاتھ میں مسلم شریف ہے جلد نمبر ۲ ہے صفحہ نمبر ۱۱۲ ہے۔ ورتہ کی بائیں طرف ہے۔ انا بھی صاف لکھا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو صحابہ کرامؓ نے مدینہ شریف کی کالیوں بازاروں میں گھوم کر یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے لگائے۔ مناظرے اسلام کا خوش الحانی کے ساتھ مسلم شریف ہاتھ میں لے کر اس عبارت کو پڑھنا تھا کہ وہاں کے مرجھائے ہوئے چہرے مزید سیاہ پڑ گئے۔ جبکہ عوام نے پر زور مطالبہ کیا۔ کہ رہا جی اپنی شکست اپنے وعدے کے مطابق تحریر کر دیا۔ اس پر مولوی طالب انور حمان اور



اس کے ساتھ کتابیں اٹھا کر میدان مناظرہ سے چلے گئے۔ عوام نے پڑ  
 خوش نعرے لگائے۔ بعد میں وہیں پر جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا  
 پیر سید ذاکر حسین شاہ، صاحب، حضرت علامہ مولانا پیر سید ضیاء الحق  
 شاہ، صاحب، نیاز احمد صدیقی، مولانا بھائی ملک نے مناظر اسلام مولانا  
 علامہ محمد سعید احمد اسعد اور شیخ الحدیث مناظر اسلام حضرت مولانا  
 مفتی محمد اشرف صاحب قادری کی سلا جیتوں اور خدمات کو  
 خراج تحسین پیش کیا اور زبردست خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں حضرت  
 مولانا مفتی محمد اشرف صاحب قادری اور مناظر اسلام حضرت مولانا  
 محمد سعید احمد اسعد نے اہل ایمان کو ٹیچ بھاٹہ، جماعت اہل سنت  
 اور انجمن طلباء اسلام کا تہہ دل سے شکر پہ ادا کیا۔ اور اس عزم کا  
 اعلان کیا کہ آج یہ جیت تک دم ہے۔ اللہ العزیز اسی طرح  
 حقانیت مسلک اہل سنت کے ٹنکے بجاتے رہیں گے۔ صلوة و سلام  
 اور دعاء خیر پر یہ بارکت تقریب اختتام کو پہنچی۔  
 حضرت میاں محمد بخش عارف کھڑی شریف نے کیا خوب  
 فرمایا ہے۔

نتِ نیت ہتھ لگدانا ہیں ایہہ کرماں دا اولہ !!  
اللہ جانے ناں سبب دے فیر کردے لگے گا ایہہ سید

جے توں چاہنا ایہا قریب ربانی بن جا سک میراں دا  
شیراں اُتے شرف رکھیندا کتا پیر پیراں دا

مرد ملے تاں در نہ چھوڑے ارگن تھیں کون کر دے  
کارل پیر محمد بخشا عمل بناں پچھد دے

ہر مشکل دی کنجا پار دہتھ مرواں دے آئی !  
مردنگاہ کرن جی ویلے مشکل رہے نہ کائی !

درد و جوڑ تیرے وچہ شیریں روغن دارسمانی  
مرشد لائے جاگ پرآ دی تاں جہدا دودھ پانی

وَاللّٰهُدٰى مَرْدُوۡى نَآئِلٌ كَرُوۡى پِمَرٍ پُوۡشِى  
كُى هُوِيَا بِيۡ رِيۡنَا اَتُوۡنَا مُرَكَّۡى نَالِ خَا مُوۡشِى

غوث ال اعظم در میان ادیبان

چوں محمد در میان انبیاء

سگ در گنا، میراں شو، چو خواہی قسب ربانی  
کہ بر شیراں شریف، وار و سگ در گنا، جیلانی

گیارہویں شریفیہ

# ایک مشہور واقعہ

## دریانِ غوث پاک اور متکبر نکر

کتاب اعجازِ غوثیہ میں مذکور ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین  
 سید محمد بن ابی محمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس جہانِ فانی سے  
 عالم جاودانی کی طرف تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت کے اولیاء میں ایک  
 اولیاء اللہ صاحب مقامات و درجات نے عالم خواب میں شیخ عبدالقادر  
 جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی اور دریافت کیا یا سید عالی نسب اور  
 شیخ والا حسب یہ فرمائیے کہ منکر نکر کے سوالوں سے آپ نے کیوں نکر فرست  
 فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یوں پوچھو کہ انہوں نے میرے سوالوں سے کس  
 طرح رہائی پائی۔ پھر فرمایا کہ سن اے اہل اللہ۔ جس وقت دونوں فرشتے  
 میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا من ربک یعنی کون ہے  
 رب تیرا۔ میں نے کہا کہ اسلام کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے سلام اور مصافحہ کرتے  
 ہیں بعد میں۔۔۔ کلام و مکالمہ کرتے ہیں۔ بغیر سلام و مصافحہ کے پاتیں

کرنے کی کہاں رسم ہے۔ پھر تو وہ دونوں فرشتے نادم ہوئے پھر سلام  
 علیک کرنے کے مصافحہ کو اپنے ہاتھ بڑھائے میں نے دونوں فرشتے نادم ہوئے  
 پھر سلام علیک کر کے مصافحہ کو اپنے ہاتھ بڑھائے میں نے دونوں کے ہاتھ  
 مضبوط پکڑ لئے اور کہا کہ پہلے میرا ایک سوال تم سے ہے جب اس کا جواب  
 دے دو گے تب میں تمہارے سوال کا جواب دوں گا۔ فرشتوں نے کہا فرما  
 آپ کا کیا سوال ہے۔ میں نے کہا کہ جب خداوند تعالیٰ نے چاہا کہ آدم کو پیدا  
 کرے زمین پر اس کو اپنا خلیفہ مقرر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا جاعل فی الارض  
 خلیفۃ یعنی پیدا کرتا ہوں میں زمین میں ایک خلیفہ اپنا، یہ کلام اللہ تعالیٰ کا ہے  
 کہ تمام فرشتے بے تامل بول اٹھے اتجعل فیہامن ینسہ فیہا ویسئک اللہ  
 و نحن نسبح بحمدک و نقدرس لک یعنی پیدا کرتا ہے تو اس شخص کو جو فساد  
 کرے گا۔ زمین پر اور خونریزی کرے گا اور ہم لوگ نیری تسبیح کرتے ہیں  
 ساتھ حمد اور پاکی تیری کے۔ پس تمہارے اس قول پر کئی اعتراض لازم آتے  
 ہیں ایک تو یہ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے سے مشورت طلب ٹھہرایا حالانکہ  
 وہ بے نیاز ہے اور متر ہے اس سے کہ کسی سے صلاح اور مشورہ چاہے  
 دوسرے یہ کہ تمام نبی آدم کی طرف نسبت فساد اور خونریزی کی اور یہ  
 نہ جانا کہ اس میں کتنے بندہ خدا ایسے ہوں گے کہ جو تم فرشتوں سے بھی

افضل و اعلیٰ ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ تم ایک بڑی گستاخی کر بیٹھے کہ اپنے علم کو اس عالم الغیب کے علم سے زیادہ سمجھ۔ جب حق تعالیٰ سبحانہ نے انی اعلم ما لا تعلمون کا تازیانہ تم کو مارا جب تم ٹھیک ہوئے یعنی اس نے فرمایا کہ تحقیق میں جانتا ہوں وہ باتیں جو تم نہیں جانتے ہو۔

اب میرے اعتراض کا جواب دے دو جب میں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا جب تک تم میری باتوں کا مکمل جواب نہ دو گے تب تک میں نہیں چھوڑوں گا۔ اب راوی کہتا ہے۔ حضرت غوث الثقلین کے یہ اعتراض سن کر منکر نکیر جھکے چھوٹ گئے اور ہکا بکا سے کھڑے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے ہر چند کہ غور و تامل کیا بہت کچھ سمجھا مگر جواب نہ بن پڑا۔ تو چاہا کہ بقوت و طاقتِ ملکوتی کے اپنے ہاتھوں کو چھڑا کر غائب ہو جائیں تاکہ حضرت محبوب سبحانی کے اعتراض کی جواب دہی سے بچے جائیں۔ مگر اس دلاور بکٹائے میدان جبروت اور خواص بحر لاہوت کے سامنے قوتِ ملکوتی ان کے کیا کام آسکتی تھی۔ بغیر جواب دینے رہائی ممکن نہ تھی۔ آخر مجبور ہو کر یہ کہنے لگے کہ ہم دونوں ہی نے یہ بات نہیں کہی تھی بلکہ کل فرشتے اس قول کے شرکاء تھے اس لیے آپ کے اعتراض کا جواب سب ہی کی طرف سے ہونا چاہیے آپ

ہمیں چھوڑ دیں تو ہم آپ کا جواب فرشتوں سے پوچھ کر آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ آئے تو میں کیا کروں۔ لہذا تم میں سے ایک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ کہ وہ جا کر اب میرے سوالوں کے جواب اپنے فرشتوں کے گروہ سے پوچھ آئے اور دوسرا بیان جواب کے آنے تک حاضر رہے چنانچہ ایک کو چھوڑ دیا۔ اس نے جا کر سب فرشتوں سے یہ حال بیان کیا مگر سب فرشتے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کے جواب سے عاجز رہ گئے۔ اس وقت باری تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم پہنچا کہ تم نے جو آدم پر اعتراض کیا تھا وہ سب آدم کے فرزند ان پر عام ہوتا ہے یہی تم کو چاہیے کہ تم میرے محبوب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خطا معاف کراؤ۔ جب تک وہ معاف نہ کر دے گا تم کو رہائی نہ ہوگی۔ لغزش تمام فرشتے حضور محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی جناب میں حاضر ہو کر اپنی تفسیر کے عذر خواہ ہوئے اور حضرت صمدیت سے بھی شفاعت کا اشارہ ہوا۔ اس وقت حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی کہ اے خالق کل رب اکبر اپنے رحم و کرم سے میرے مریدین کو بخش دے اور ان کو منکر

نیکر کے سوالوں سے بری فرما دے تو میں ان فرشتوں کا قصور معاف  
 کرتا ہوں۔ فرمانِ الہی آپہنچا کہ میں نے تیری دعا قبول کی تو فرشتوں  
 کا قصور معاف کر دے تب جنابِ غوثِ پاکِ رحمۃ اللہ علیہ نے  
 فرشتوں کو چھوڑ دیا اور وہ عالمِ ملکوت کو چلے گئے۔

(گلستانِ اولیاء)



# شجرہ شریف قادریہ

دربار قادریہ فاضلیہ بیٹالہ شریف ضلع

گورداس پور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اما بعد دربار قادریہ فاضلیہ بیٹالہ شریف کے مورث اعلیٰ حضرت سید محمدناعل الدین ابوالقرح رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ میں بیٹالہ رونق افروز ہوئے اور آپ نے سلسلہ قادریہ کی تبلیغ کا جھنڈا بصب کیا۔ آپ نے اور آپ کے خلفائے چونیوں میں خلافت کو پہنچانے ان کی تفصیل تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے۔ اس رسالہ میں آپ کا اور آپ کے جانشینوں کا مرشدی دینی سلسلہ واضح کیا جانا مطلوب ہے یہ شجرہ شریف صرف اس لیے مفید ہے کہ تاریخ حیات سے مردان خدا کی یاد تازہ رہے گی۔ بلکہ ارباب محبت کے لیے یہ شجرہ تمین اور برکت کا باعث ہوگا۔ پتہ اس کے کہ شجرہ لکھا جائے۔ چند ایک ضروری

امور اربابِ محبت کے لیے یہاں مدد کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ان کے دل و دماغِ اخلاص کی شیرینی سے محفوظ ہو کر یادِ اسلاف سے مستفیض ہوں

(۱) حضرت محمد قاضی الدین رنمہ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ شریعہ بیان الانساب میں فرمایا ہے کہ دل کو ہر وقت پیر کے تصور میں مصروف رکھے ایک طریقہ تصور کا تو یہ ہے کہ اس کی ظاہری صورت کو دل میں جگہ دے۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کے شجرہ کو یاد رکھے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شجرہ کو ہمیں یاد رکھنا ضروری ہے آنجناب نے یہاں شجرہ کی ضرورت پر زور دیا ہے وہاں اس مقصد کی طرف بھی متوجہ کیا ہے کہ طالب پیر سے غیر معمولی طور پر مانوس ہو جائے تاکہ پیر کے اخلاقِ حسنہ سے وہ منصف ہو سکے۔

(۲) طالب کو چاہیے کہ اخلاص و محبت کو اپنے لیے ایک بہت بڑا قیمتی زیور سمجھے جس سے کہ اس کے اخلاق کی زینت قائم رہ سکتی ہے۔ اور اسی اخلاص و محبت سے طالب پیر کے تربیب ہو سکتا ہے۔ اور اسی ہی تربیب سے طالب خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ جو چیز طالب کو پیر کی محبت سے منع کرے وہ فتنہ ہے اور یہ اخلاص دنیا کے تمام فتنوں سے بچا کر رکھنا چاہیے۔

بجملہ ان فتنوں کے ایک فتنہ مال کا ہے۔ اولاد کا ہے اور جہاں کا ہے۔ ان

چیزوں کی محبت جب کسی طالب حق کو روکنے لگے تو سمجھ لو کہ یہ چیزیں فتنہ ابتلا اور صنم کا کام دے رہی ہیں۔

۲، طالب کو چاہیے کہ بیعت شیخ کے بعد فوراً ہی اپنے آپ کو ایک ایسی جماعت کا رکن تصور کرے جس کی تائید پر خدا کا ہاتھ ہے اور اس کو چاہیے کہ یہ سمجھے کہ اس جماعت میں شامل ہونے سے اس کا مرتبہ بہت بلند ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ معمولی سے معمولی بڑی حرکت بھی قابلِ پرہیزگی سے خیال سے کہ اس کی جماعت کی بدنامی نہ ہو۔ اور اس خیال سے بھی وہ پراپیوں سے پرہیز کرے کہ اس کا قلب سپاہی سے دور رہے۔

۳، طالب کو چاہیے کہ پابندیِ صلوٰۃ و صوم کے علاوہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی پرہیزگاری اختیار کرے۔ جس کو اربابِ محبت کی اصطلاح میں ورع کہتے ہیں۔

۵، طالب کو چاہیے کہ نہ صرف اپنے لیے خدا کی جناب میں گناہوں سے بخشش کی طلب یعنی استغفار کرے بلکہ غیروں کے لیے بھی خدا کی جناب میں استغفار کرے۔ اور یہ عمل بکثرت ہونا چاہیے کیونکہ یہ غیر معمولی آدمیوں کا عمل ہے۔ دیکھو فرشتگانِ خدا سے ہمیشہ لوگوں کی بخشش کے لیے مصروف دعا ہوتے ہیں۔

۱۶) طالب کو چاہیے کہ آج کل کے زمانہ میں تین باتوں کی طرف خصوصاً خیال رکھے۔

۱۷) سچ بولے۔

۱۸) ایقانے وعدہ کرے۔

۱۹) ہر معاملہ میں دیانت داری سے کام لے۔

کیونکہ جو علامات حدیث میں منافع کی ارشاد ہوئی ہیں وہ بھی ہیں کہ ستانی

جھوٹا بے وقار اور خائن ہوتا ہے۔

۲۰) طالب کو چاہیے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کتاب تنہائی میں کرتا رہے۔ اس کو محاسبہ کہتے ہیں۔ کیونکہ جس کا حساب صاف ہو اس کو تجارت میں نقصان ہونے کا احتمال بہت کم ہوتا ہے۔

سالانہ عرس شریف جناب محبوب سبحانی قلوب ربانی جناب سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربار فاضلیہ مبارک شریفین میں ۱۰ ربیع الثانی کو ہوا کرتا ہے۔ جس میں تمام احباب سلسلہ عالیہ فاضلیہ کا شامل ہو کر دعائے خیر حاصل کرنا ضروری ہے۔

والسلام

طالب دُعا! خلیفہ ملک محمد اشرف نقشبندی القادری،

# شعبہ شریف مرشدی

## بزبان پنجابی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ نُوں حمد ہزار شاہیں ، بہت درود محمد تائیں با  
چونہ یاراں توں بل بل جائیں میراں جی توں ہاں قربان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

میں ہاں عاصی پر تقصیر بندہ عاجز بہت ظہیر  
میراں جی کا خاص فقیر طلب اس کی مول سرگرداں

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

نذر می الدین پیر نورانی ظاہر باطن اک کر جانی  
جذب جلال دے سُلطانی صاحب کشف کرامت جان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

مرشد پاک ظہور المحیثینؑ      محی الدین کے نور العین  
عاجز عرض کرے دین      دامن نیچے دیہو امان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

سید پاک حسینؑ شاہ سائیں      میں دکھیا پھڑپھڑ نہیں لائیں  
تاں سب ہوں دور یلائیں      کھڑا بیماری کران نقاں

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

احمد شاہ جی واہ والور      بنیٰ علیؑ کے عین ظہور  
بہر خدا سے ہیں معمور      جامع کامل درجہ انسان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

قطب محمد شاہ جی نوریا      ملک جنہا ندی رہن حضوری  
سب مقصد کی پاون پوری      اشہب اندر زسین آسان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

شاہ غلام الغوث کمل      کریو میں پر نظر نجمل  
دین دنیا وجہ رکھیو سنجمل      میرا تڈھ دل رہے دھیان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

سید غلام قادر شاہ سائیں      ہدیہ پیرے پر کراں دعائیں  
 بھکیا در اپنے توں پائیں      توہیں واتا سگل جہساں  
 یا رب مشکل کرو آسان

فاضل شاہ پو الفرخ مقرر      غوث زماں کے قطب مقرر  
 عین عنایت کر یو آکر      کھڑا وڈیاں ہو جبران  
 یا رب مشکل کرو آسان

شیخ محمد افضل داتا      محرم ہو جس راز بچھاتا  
 سینھاں دل توں اک کر جاتا      شرت قلندر شاہ ستاں  
 یا رب مشکل کرو آسان

ابو محمد قطب معلے      جس پر بہت سے نور نچلے  
 سینھاں ہوندی دیکھ نسلے      دھن دھن کہندے واہ سبحان  
 یا رب مشکل کرو آسان

شیخ طاہر لاہور سو ہایا      حضرت بندگی لقب دھراپا  
 سینھاں اس پر سیس لویا      روشن ہوئے وجہ عرفان  
 یا رب مشکل کرو آسان

شاہ سکندر پیر ہمارے میں درگریاں آن تمہارے  
دین دنی سب تیرے تاکے خبر ہو آتسم قرآن

یارب مشکل کرو آسان

کینتھل مول ہیں شاہ کمالؔ رہندے اندر جذب جلال  
جس دل دیکھن کرن نہال عوث مراتب قطب زماں

یارب مشکل کرو آسان

شاہ فضیلؔ فضل کرسائیاں میں ندھ انوں گھول گھمایاں  
جو کن ہو در تیرے آئیاں فیض اپنے دارہو دان !

یارب مشکل کرو آسان

شمس الدین گدا مقبولؔ میں وچ عصیاں بہت ملول  
رورد کہندا عرض قبول بخش ہو ہن مسیری جان

یارب مشکل کرو آسان

شاہ گدا رحمن او جبال پیتا جس نے پریم پیالا  
ستی اندر رہے متوالا محضی کروا سر عیاں

یارب مشکل کرو آسان



شاہ ولایت شمس الدینؒ نور حقیقت اہل یقین  
ہادی مطلق پیر معین اس پر حق کا بہت احسان

یارب مشکل کرو آسان

شاہ عقیلؒ کرم کر آئے ظاہر ہو کیا بھید بتائے  
حق توں جا اس بہت ملائے میں بھی کرو عرض بیان

یارب مشکل کرو آسان

شاہ بہادؒ الدین منور سید حسنیٰ ذات مقدر  
نام بیٹے کر دلاں تصور شیریں ہندی پاک تر بان

یارب مشکل کرو آسان

سید عبدالوہاب پچھانو دین دُئی زچہ روشن جاتو  
قرب انہاندا حق کر مانو جھولن جن کے لال نشان

یارب مشکل کرو آسان

شاہ شرف الدین سید پاک سر پر جنہاں چتر لولاک  
ہون سلامی سب اقلاک زیناں نازاں کر گماں

یارب مشکل کرو آسان

.....

سید عبد الرزاق اُمیتا میں در تیرے کھڑا کینا  
صاف کرو تم میرا سینا رحمت برے سے ہو رضوان

یا رب مشکل کرو آسان

شاہ جلالی عبد القادر رح پیرا ساڈا واہ دا نادر  
سب خلقت توں دیندے آدر مسد جن کی عرش مکان !

یا رب مشکل کرو آسان

میں ہوں عاصی چیرا تیرا ہو نہ کوئی تکیہ میرا  
در تیرے نت پاواں پھیرا بجا دی توں ہن جان نہ جان

یا رب مشکل کرو آسان

حضرت ابو سعید مخزومیؓ میں وچ عقلت بہنی شوی  
آتم حال کرو معلومی !! شیطاناں کرد انفس زریاں

یا رب مشکل کرو آسان

ابو الحسنؑ طرطوسی پیر دشمن میرے بہت تشریر  
زہر آلودہ مارن تیر کرد مدد کچھ لاؤ تران

یا رب مشکل کرو آسان

....

ابو یوسف طرطوسی شاہ ! بینوں تیری پشت پناہ  
وقت نزع دے کر پی لگاہ دشمن ہووے رد شیطان

یا رَبِّ مُشْکَلِ کَرِّ اَسَانِ

عید الواحد رہبر سائیں روز حشر دے ماراں ڈہائیں  
جاں رَبِّ پچھے عمل ندائیں ناں کچھ پلے زور تران

یا رَبِّ مُشْکَلِ کَرِّ اَسَانِ

ابو یکر شاہ شبلی صاوی ، دچہ عرصائی کر پی مناوی  
بینوں پکڑ دلائیں شاری راضی خود ہووے رحمان

یا رَبِّ مُشْکَلِ کَرِّ اَسَانِ

حضرت شاہ جنید بغدادی وقت ترانوہو امدادی!  
جاں پھڑ دفتر کرن کشادی پورا تو لیں وچہ میسران!

یا رَبِّ مُشْکَلِ کَرِّ اَسَانِ

حضرت سری سقطی رہبر میں ہوں تیرا بندہ احقر  
پار کر پی توں پل توں سردور جاں توں ہووی کشتی بان

یا رَبِّ مُشْکَلِ کَرِّ اَسَانِ

حضرت خواجہ معرفت معرفت جگوچہ حبدا وڈا تصرف  
ان فرشتے ہوں مشرف واہ وارنہہ عالی شان !

یارب مشکل کرو آسان

موسیٰ رضائے خاص امام جن کا عالم سبھی غلام  
جن فرشتے کرن سلام میں بھی گریا اس درآن

یارب مشکل کرو آسان

امام کاظمؑ ہیں میرے پیر میں در اس کے محض فقیر  
عرض کراں میں بہت ظہیر ناں دنیا وچہ کر غلطان !

یارب مشکل کرو آسان

ذات مقدس ہوئے امام جعفر صادقؑ جن کا نام  
اشرف پر فضل انہیں کا عام وہا ہے تکیہ میرا مسان

یارب مشکل کرو آسان

حضرت امام باقر کی ذات واہ واسے کیا نیک صفات  
عالی ان کے سب درجات کیا تعریف اس کراں بیان

یارب مشکل کرو آسان

.....

زین العابدینؑ اودہ غمخوار      کرن شفاعت روز شمار

امت لے سب انگہن پار      وچہ بہشتاں دیش آسان!

یا رَبِّ مشکل کرد آسان

شاہنشاہِ امام حسینؑ      پاک نبیؑ دے نور العین

علیؑ دلی کے اودہ سکھ چین      سب شہیدوں کا خدراں

یا رَبِّ مشکل کرد آسان

اسد اللہ الغالب حیاں      شان جنہاں داوچہ قرآن

علیؑ دلی توں ہاں تشریاں      تخت فقیراں کے سلطان

یا رَبِّ مشکل کرد آسان

سب نبیاں سربنجا رسولؐ      میں کیتا اس وارپن قبول

پڑھیا کلمہ ہو مقبول!      وہ برحق محسوس جان

یا رَبِّ مشکل کرد آسان

ختم نبیاں ختمِ رسلؐ      ہے وچہ نبیاں ماہِ چوگل

ہاوی سبھاں پیشِ سبیل      خادم جن کے زمیں آسان

یا رَبِّ مشکل کرد آسان

....

پر سیرے حضرات تمامی  
میں گل رکھنا طوق غلامی!  
ابنہاں دراں سگ رہاں مدی  
ٹکڑا بھیک دیو برخواں!

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

یا رب برکت نبی کریم ۲  
اور بزرگاں اہلِ نعیم  
نہ دنیا وچہ رہاں سقیم  
ادڑک ہووے امن امان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

جو کوئی شجرہ قادر پاک  
پڑھے پڑھاوے نال تپاک  
وڑے بہشتیں چڑھے افلاک  
اشرف ضامن اس کے شاہ جیلان

یا رَبِّ مشکل کرو آسان

# شجرہ شریف مرشدی

## ”بزبان اردو“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اے خدا کر رحم ذات کبریا کے واسطے  
 عاجزوں پر کر کم م خیر الوری کے واسطے  
 فضل کر مجھ پر بحق آل اصحاب المخصوص  
 مرتضیٰ رحمانہ خیر النساء کے واسطے  
 حضرت حسینؑ وزین العابدینؑ باقرؑ امام  
 جعفرؑ وکاظم علیؑ موسیٰ رضاؑ کے واسطے  
 حضرت معروفؑ کرخی سوری دستقلی ولیؑ!  
 ہم جنید و شیخ شبلی متقدا کے واسطے!  
 ابو الفضل ابو یوسف طرطوسی قرشی دلی  
 ابو الحسن ابو یسعید اہل ہرا کے واسطے

سید سلطان عبد القادر محبوبِ حق !  
 غوثِ محی الدین نورِ مصطفیٰ کے واسطے !  
 تاج الدین عبد الرزاق و ثروت الدین عبدالوہاب  
 شاہ بہاء الدین ولی خوش لقا کے واسطے  
 شاہ عقیل و شاہ شمس الدین و شاہ رحماں گدا  
 شمس الدین ثانی گدا کے مرتضیٰ کے واسطے  
 شاہ فیصل و شاہ کمال شاہ سکندر قادری !  
 شیخ طاہر ابو محمد پیشوا کے واسطے !  
 شاہ محمد افضل اور شاہ فاضل الدین بوالفرح  
 شاہ غلام قادر صاحبِ صفا کے واسطے !  
 شاہ غلام الغوث اور سید محمد شاہ ولی  
 سید احمد شاہ ہادی رہنما کے واسطے !  
 حضرت شاہ حسین اور سید ابو برکت واسطے  
 شاہ ظہور ابن الحسین ذوالعطا کے واسطے  
 نائبِ غوثِ معظمِ کامل و مقبولِ حق !  
 نذر محی الدین پیر ماہِ لقاء کے واسطے



شوقِ اشرفِ حُبِ حضرات اور قطعِ غیرِ بخش  
خاندانِ فاضل و غوثِ العلا کے واسطے !!

## شجرہ شریفِ نبوی

بزبانِ اردو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خداوندِ افضل و لطف و اکرام	مجھے دو جہاں میں رکھ با آرام
بختِ سیدِ اولادِ آدم	ابو القاسمِ شہِ ساداتِ عالم
طفیل ان کے جو وہ کان جیاتھے	جنابِ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھے
باتوارِ حسنِ شاہِ معلیٰ !	بختِ شاہِ حسن جو ہیں شہنائے
بعید اللہ صالح ذو المعالی	بختِ سیدِ موسیٰ ثانی
بختِ سیدِ یحییٰ ذو الفضائل	یہ ابو عبید اللہ اہلِ فواصل
بختِ سیدِ یحییٰ ابو صالحِ معظم	بختِ شاہِ شاہاں غوثِ اعظم

بحق سید عبد الرزاق ابو بکر  
 طفیل شاہ دین سید محمد  
 سید پاک بو افضل احمد اکرام  
 بحق سید عباس ذی جاہ  
 بحق نور حق سید محمد  
 بشہ فیروز الدین نور معلیٰ  
 بحق سید آدم حق میں مصروف  
 بحق سید عارف ذی الولاہیت  
 بحق سید فاضل شاہ اکمل  
 بحق شہہ غلام الغوث اعظم  
 بحق شاہ شاہاں سید احمد  
 بحق زیب مسند شیخ مرغوب  
 بحق زینت اولاد فاضل  
 بحق سید بو صالح تصد  
 بعبد اللہ جو حق سے ہے موید  
 بہ بو یوسف محمد شاہ اعظم  
 طفیل ان کے جو ہیں سید علی شاہ  
 بحق شاہ بدیع الدین محمد  
 سید بو المکارم شاہ موسیٰ  
 طفیل شاہ عالم سید معروف  
 بحق شاہ دین سید عنایت  
 بحق شاہ غلام قادر افضل  
 بانوار محمد شاہ اکرام !!  
 بحق شاہ حسین اعلیٰ و امجد  
 ظہور ابن الحسین اللہ کے محبوب  
 جناب نذر محی الدین کامل

اشرف سب دین و دنیا کے مرادات

ہوں پورے از طفیل جملہ سادات!

∴

# دُعَا قَادِرِی

## دُعَا قَادِرِی

الہی فیوضات اور برکات روز افزوں و نور ظہور این خاندان علیہ  
 قادریہ فاضلیہ ہمیشہ برقرار و علی الدوام قائم و دائم تا یوم قیامت از عندت  
 کرم تو ماند یا رحیم یا کریم یا قائم یا دائم یا حیی یا قیوم یا  
 ذالجلال و الاکرام بر خمتک یا ارحم الراحمین و اعدائے  
 این خاندان مخدول و مقہور و از ہر دربار مردود و مطرود۔ ماند یا مانع  
 ما دافع یا جبار یا قهار بحق حم عشق کھبعضا۔ الہی بجرمت  
 سید الکوین رسول الثقلین شمس فیضان زیب مستد افاضت و افادت  
 مرشد الوقت مولانا سید نذر محی الدین را برافق فرق تقاخر دارین منور فرما  
 یا نور الانوار یا مظهر الاسرار بجرمت النبی سید الابرار و آلہ الاطہار و  
 اصحابہ الاخیار و نجی یا شیخ عبدالقادر شیبانی۔

# دُرد شریف قادری

بعد نماز فجر یک صد و گیارہ مرتبہ پڑھنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
 اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی  
 وَكَلَدِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ

طالب دُعا و نگاه خلیفہ ملک محمد اشرف قاسمی  
 نقشبندی قادری اچھتی مجددی۔ کلریالہ کبیراں۔  
 ڈاک خانہ سید کبیراں تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی

نماز قائم کرو      بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ      نماز قائم کرو

## ختم شریف خواجگان سلسلہ قادریہ

- (۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوبُ عَلَيْهِ      چند بار
- (۲) بِسْمِ اللّٰهِ شَرِيف      چند بار
- (۳) اَلْحَمْدُ شَرِيف      ۳ دفعہ
- (۴) اَللّٰهُ      ایک دفعہ - حَسْبُنَا اللّٰهُ      ۳ دفعہ
- (۵) آيَةُ الْكُرْسِيِّ . . . . خَالِدُونَ تَبَك      ایک دفعہ
- (۶) لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ      ایک دفعہ
- (۷) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ      ۱۰۰ دفعہ
- (۸) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ اَنْوَالًا وَنِعْمَ النَّصِيْرُ      ۱۰۰ دفعہ
- (۹) اَنْتَ الْبَادِي - اَنْتَ الْاٰخِرُ - لَيْسَ بَادِي اِلَّا صُوُّ      ۱۰۰ دفعہ
- (۱۰) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ      ۱۰۰ دفعہ
- (۱۱) کلمہ شریف - لاتعداد -

۱۰۰ دفعہ

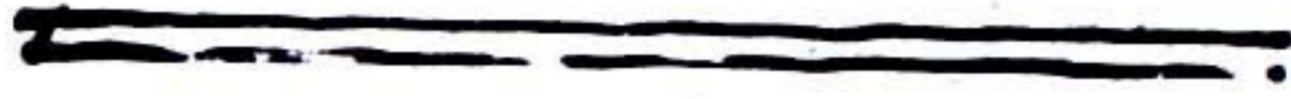
۱۲) درود شریف ہزارہ -

۱۰۰ دفعہ

۱۳) تیسرا کلمہ شریف

ایک دفعہ

۱۴) مناجات



# ختم حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المشہور ختم حضرت غوث الاعظم و تکیہ قدس  
سورہ العزیز

۱۱۲ مرتبہ	۱) درود شریف
۱۱۲ مرتبہ	۲) کلمہ تجید
۱۱۲ مرتبہ	۳) سورۃ فاتحہ
۱۱۲ مرتبہ	۴) یا حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی ثقیلاً فی ثقیلاً اللہ
ایک مرتبہ	۵) سورہ یسین
۱۲ مرتبہ	۶) سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ
۱۱۲ مرتبہ	۷) یا بَاقِی اَنْتَ الْبَاقِی

هُوَ الْقَادِرُ

رُبَاعِي سِرْكَارِ غَوْثِ اعْظَمِ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

يَا رَسُولَ اللهِ أَنْظِرْ حَالَنَا  
يَا حَبِيبَ اللهِ اسْمَعْ قَالَنَا

اے اللہ تعالیٰ کے رسول ہمارے حال پر نظر رحمت فرمائیے اے اللہ کے محبوب ہماری

اُنْتِي فِي بَحْرِ هَدٍ مُغْرَقٌ  
فریادِ سنِ یبئیے۔

خُدَيْدِي سَهْلَنَا أَشْكَالَنَا

بے شک میں غموں کے سمندر میں غرق ہو گیا ہوں۔ میرا ہاتھ پکڑیے اور میری مشکلات آسان فرمائیے

تَقْلِبْنِي وَلَا تَرُدُّ سُؤَالِي  
اَعِثْنِي سَيِّدِي اُنْظُرْ بِحَالِي



# تکریم ختم شریف غوثیہ

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَآلِهِمَا سَلَامًا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ

۲۔ سُوْرَةُ الْحَمْدِ شَرِيفٍ بِعَمْرِ بِسْمِ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ اَوَّلًا

۳۔ سُوْرَةُ الْاَلَةِ نَشْرَحُ

۴۔ تَمِيْرُ الْكَلِمَةِ

۵۔ يَا بَاتِيْ اَنْتَ الْبَاتِيْ يَا كَاتِيْ اَنْتَ الْكَافِيْ

يَا شَاتِيْ اَنْتَ الشَّافِيْ

۶۔ يَا حَضْرَتُ شَاهِ مَعِي الدِّينِ مُشْكِلِ كُتَابِ الْخَيْرِ

۷۔ يَا حَضْرَتُ غَوْتِ اَعْتِنَا بِاَذْنِ اللّٰهِ

۸۔ سَهْلٌ فَسَهْلٌ يَا اِلَهِيْ كُلُّ صَعْبٍ يُجْرِمَتِ

سَيِّدِ الْاَيُّرَارِ

۹۔ اِمْدَادُكُمْ اِمْدَادُكُمْ اَزْهَرُ بِلَا اَزَادُكُمْ

دَرْدِيْنَ وَدُنْيَا شَادُكُمْ يَا غَوْثِ الْعَظِيْمِ وَرَسِيْدِيْ

۱۰۔ يَا حَضْرَتُ شَيْخِ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَشِيْدِ اللّٰهِ

إِمْدَادُكُنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۱۔ مشکلاتِ بے عدو داریم ما شیبًا لِلَّهِ غوثِ اعظمِ پیر ما ۷ بار

۱۲۔ أَنْتَ الْهُدَى أَنْتَ الْحَقُّ ۷ بار

لَيْسَ الْهُدَى إِلَّا هُوَ

۱۳۔ حَسْبِيَ رَبِّيَ جَلَّ اللَّهُ مَا فِي قَلْبِي غَيْرَ اللَّهِ ۷ بار

لَوْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

## اذکار

۱۰۱ بار أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۰۱ بار إِلَّا اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ

۱۰۱ بار إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ

۱۰۱ بار اللَّهُ اللَّهُ



بندۂ پرورگارم اُمّتِ احمدِ نبیؐ !  
دوستِ دارچارِ یارمِ تابعِ اولادِ علیؑ  
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرتِ خلیلؐ  
خاکپائے غوثِ اعظمِ زبیرِ سایہِ ہرولیؒ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

مَذْرَبَةُ عَقِيدَتِ

## بَرَفِضِيَّتِ بَارِهُوِيں شَرِيفِ

بارہویں شریف کی محفل کو جو بھی مناتے ہیں

ذکرِ حبیبِ پاک کا صدقہ، وہ قسمت جگاتے ہیں

سال میں رکھ کر بارہ مہینے رب نے سمجھایا ہے

تم بھی مناؤ بارہویں شریف کو ہم بھی مناتے ہیں

قوم موسیٰ کے لیے جاری، کر دیئے بارہ چشمے

رب بارہویں شریف کی نسبت کو کتنا پسند فرماتے ہیں

اللہ نے نبی اسرائیل کو عطا کر کے بارہ امام

ہر امت کو بارہویں شریف کی شان بتاتے ہیں

کلمہ توحید و رسالت کے ہیں حروف کل بارہ بارہ

بارہویں شریف کے صدقے ہم مومن بنتے بناتے ہیں

رات اور دن کو ملے ہیں جو گھنٹے بارہ بارہ  
یہ ہر ساعت بارہویں شریف کی عظمت دکھاتے ہیں

ایک درجن کے بھی، اعداد ہیں کل بارہ  
بارہویں شریف کے جلوے ہر سمت جگمگاتے ہیں  
بارہ ربیع الاول کو آئی ہے کائنات میں ایسی بہار  
کہ رب آسمانوں سے رحمت کے پھول برساتے ہیں

بارہ تاریخ ولادت آپ کی بارہ ہی کو فرمایا پردہ  
آقاؐ کی آپکی ذات میں سار جہاں سلماتے ہیں

مُرشدِ کامل نے کرائی پہچان ہمیں بارہویں شریف کی  
کہ جو ہوتے ہیں لاثانی، وہ بارہویں شریف مناتے ہیں

ہمارے دربار عالی پر جاہ کی فیض ہے بارہویں شریف کا  
پوری مرادیں ہوتی ہیں انکی جو عقیدت لیکر آتے ہیں  
سلیم ہماری نسبت ہو گئی ہے بارہویں والے مُرشدِ پاک سے  
اُو ذکر کریں ان کا جو ذکرِ حبیب سناتے ہیں

نوٹ: ہر مہینے چاند کی بارہ تاریخ دربار عالیہ حبیبیہ عید گاہ  
 شریف راولپنڈی میں دن کے صبح ۹ بجے سے نمازِ ظہر تک بارہویں  
 شریف کی محفل منعقد ہوتی ہے جس میں ہمارے پیرو مرشد درسِ قرآن  
 مجید ارشاد فرماتے ہیں، آپ خود بھی تشریف لائیں اور دوستوں کو بھی  
 ہمراہ لائیں اور سعادتِ دارین حاصل کریں۔

(آمین ثم آمین)

## وَمَا لَكُمْ

وین وونیا میں مکمل کامیابی و کامرانی کے لئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةٌ وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ - دگیارہ مرتبہ بعد نماز جمعہ

المبارک، درود طیب لبس اللہ الرحمن الرحیم۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمَذْنُبِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا أَحْمَدَ

مُحِبِّي مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَحْبَابِهِ

وَذُرِّيَاتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ ۝

(کم از کم ۳۱۳ بار)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

وَفِي الْمَلَائِكَةِ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ گیارہ بار ہر نماز کے بعد۔

(درود قدسی، صَلِّ اللَّهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ گیارہ بار)

اپنی عشقِ محمدی میں میرا دل معمور ہو جائے

بڑھتا ہوں جو درود قبول ہو جائے

اللَّهُمَّ الصَّمَدُ .. ۵ بار اول و آخر درود شریف ۱۱ بار بعد نماز فجر

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ .. ۵ بار اول و آخر درود شریف ۱۱ بار بعد نماز فجر

يَا عَزَّازٌ يَا وَهَّابٌ .. دوسو بار بعد نماز عشاء اول و آخر درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِ

کلمہ تمجید ۱۱ بار بعد نماز فجر اول و آخر درود شریف ۱۱ بار۔ درود شریف

تاج بعد نماز تہجد یا فجر سات بار

دُرُودِ قُنُوءِيْمٍ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نے یہ درود شریف ترتیب دیا ہے اس کی خوبی یہ ہے کہ تین مختصر درودوں کو  
یکجا کر دیا گیا ہے لہذا جو شخص ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا وہ حقیقتاً تین  
مرتبہ درود پڑھنے کے ثواب کا حق دار ہوگا۔

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْإِسْحَابِ. وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَوَاتُ وَسَلَّمَ مَا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ

حَسْبُكُمْ جَنَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

- ۱۔ سورہ فاتحہ بمعہ بسم اللہ \_\_\_\_\_ ۱۲ مرتبہ
- ۲۔ درود شریف \_\_\_\_\_ ۳۰۰ مرتبہ
- ۳۔ یا ہادی \_\_\_\_\_ ۳۰۰ مرتبہ
- ۳۔ یا نور \_\_\_\_\_ ۳۰۰ مرتبہ
- ۵۔ صَلَّ اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ \_\_\_\_\_ ۱۰۰۰۰ مرتبہ
- ۴۔ يَا حَضْرَتُ سَيِّدَةِ الْعَرَبِ وَالْجَمِّ شَيْئًا لِلَّهِ \_\_\_\_\_ ۳۰۰ مرتبہ

## دُرُودِ خِضْرٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَآلِهِ وَسَلَّمَ ط

اور ان کی آل پر

## دُرُودِ شَرِیْفِ قَادِرِی کبیر

بعد نماز فجر یک صد گیارہ مرتبہ پڑھنا !!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی وَاٰلِهِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَبِیْبِ

( ۱۱ بار )

بعد نماز عشاء ۔



یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی ثنیاً اللہ المہ  
ایک تسبیح درود شریف۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْهِ

کتنی بلند و بالا ہے وہ پاک ہستی جس کی تعریف و توصیف خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اور درود و سلام بھیجتا ہے، جہاں فرشتوں کی زبان خاموش ہو جاتی ہے۔ وہاں ہم جیسے گناہگاروں کی کیا مجال ہے کہ اس فخر کائنات، ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لب کثاٹی کی جرأت کر سکیں۔ یہ ان کا ہی کرم ہے کہ ہم درود و سلام کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کر سکتے ہیں اور یہی ہماری نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

# دُرُودِ شَرِيفِ

## فضائل

### دُرُودِ وَسَلَامِ

پارہ ۲۲۵ سورتہ الاحزاب میں دُرُودِ وَسَلَامِ کا حکم دیا گیا ہے

ترجمہ :- آیت قرآن :

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اپنے نبی مکرم پر دُرُودِ بھیجتے ہیں

اے ایمان والو تم بھی آپ (محمدؐ) پر دُرُودِ بھیجا کرو اور اچھی طرح سلام بھیجو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَبِ عَلَيْهِمْ إِنَّ خَيْرَ مَا لَكُمْ مِنْهُ

کَلِمَاتٍ -

دُرُودِ شَرِيفِ اللہ تعالیٰ کا وظیفہ ہے۔ فرشتوں کا وظیفہ ہے مومنوں

کو حکم دیا گیا ہے کہ اے ایمان والو تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر دُرُودِ بھیجا کرو اور اچھی طرح سلام بھیجو اللہ تعالیٰ کا دُرُودِ بھیجنا یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند

کرتا ہے آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش برساتا ہے اور آپ کے درجات

میں اضافہ فرماتا ہے، فرشتوں کی طرف سے آپ پر صلوات کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبے عطا فرمائے آپ کے دین کو دنیا میں غلبہ عطا فرمائے۔ آپ کی شریعت مظہرہ کو فروغ بختے یعنی فرشتے ہر وقت آپ کی تعریف و توصیف بیان کرتے رہتے ہیں اور اہل ایمان کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں ایمان دار بندے یوں التجا کرتے ہیں، اے اللہ تو ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم پر اپنی بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔

## حدیث شریف فضائل درود

۱: جس کے سامنے میرا ذکر ہو اس کو مجھ پر درود بھیجتا چاہیے جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ (ترمذی)

۲: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

۳: ایک بار درود پڑھنے والے پر خدا تعالیٰ دس بار درود بھیجتا ہے دس

نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ دس

درجے ملند کرتا ہے۔ (نسائی،)

۳ : قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ

پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔ (ترمذی، صحیح کک)

۵ : تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود بھیجو تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(طبرانی،)

۶ : اللہ کے مخصوص فرشتے پھرتے رہتے ہیں جب کوئی میرا اُمتی مجھ پر

درود بھیجتا ہے تو وہ مجھ تک اس درود کو پہنچا دیتے ہیں۔

(نسائی، صحیح کک)

۷ : جمعہ کے دن تم لوگ کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو اس روز فرشتے

حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ،)

۱۸ جمعہ کے دن درود پڑھنے والو! جس کا درود نازل ہوگا وہ مجھ سے

باعتبار مرتبے کے قریب ہوگا۔ (بیہقی،)

۹ : حضرت اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا اگر حضورؐ اجازت دیں تو میں اپنے

تمام خالی اوقات میں درود پڑھا کروں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو ایسا

کرے تو تیرے تمام تفکرات کی اللہ تعالیٰ کفالت کرے گا اور تیرے

گناہوں کو بخش دے گا۔ (احمد)

۱۰: دُرود شریف میں افضل دُرود وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔  
دُرود ابراہیمی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

# دُرود ابراہیمی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

# ختم شریف، قادیان

گیارہویں شریف

- ۱: درود شریف ۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۳ کلمہ تحجیب
- ۴: سورہ فاتحہ شریف ۵ آیت الکرسی
- ۶ - سلام قولاً من ربّ الرحیم ۷ - سورۃ اخلاص
- ۸ - سورۃ فلق ۹ سورۃ الناس
- ۱۰ - کلمہ طیبہ ۱۱ - یا باقی انت الشافی
- ۱۲ - یا شافی انت الشافی ۱۳ یا ہادی انت الہادی
- ۱۴ - یا کافی انت الکافی ۱۵ - الصلوات والسلام علیک
- یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ سہل فہل یا الہی
- کل صعب بحرمت سید الابوار
- ۱۶ - استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحمی القیوم والتواب الیہ
- ۱۷ - لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
- ۱۸ - خذ بیدی شیئاً اللہ انت نوازل احمدی یا سید شینخ

عبدالقادر جیلانی شیئاً باللہ یا غوثاً اغثنی یا ذن اللہ

یا شیخ عبدالقادر جیلانی (ایک مرتبہ)

یا شاہ محی الدین مشکل کشا، امداد کن و دردین و دنیا ستاد کن یا غوث اعظم دستگیر

نوٹ: رہ روز و ایک سو گیارہ دفعہ پڑھیں۔ (۱۱۱ بار)

## استخارہ قادریہ

دو رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ۳۰ مرتبہ

سورہ اخلاص پڑھیں۔ نماز کے بعد شمال کی طرف منہ کر کے یہ اسم پڑھنا

شروع کریں۔

الْبُزْمُ الظَّاهِرُ. الْبَاسِطُ

تعداد مقرر نہیں۔ جب تک ہیند آئے پڑھتے رہیں۔ خواب میں

جواب مل جائے گا۔

## وظائف ہر روزیہ

۱۔ نماز فجر کے بعد یا قبل :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

(۱۰۰ مرتبہ)

ورود شریف :-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۷ مرتبہ

۲۔ نماز ظہر کے بعد :-

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

۲۱ مرتبہ

۷ مرتبہ

ورود شریف

۳۔ نماز عصر کے بعد :-

۲۱ مرتبہ

کوئی استغفار پڑھیں۔

(ا) اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَالْوَبُّ إِلَيْهِ ۵

(ب) اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْوَبُّ إِلَيْهِ ۵

(ج) اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ۵

۴۔ نماز مغرب کے بعد :-

۱۰۰ مرتبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۵



۶ مرتبہ

درود شریف

۵. نماز عشاء کے بعد

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

۲۳ مرتبہ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

۶ مرتبہ

۶. نماز تہجد کے بعد :- درود شریف

۱۰ مرتبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمُدِ الْحَقُّ الْمُبِينُ

۶ مرتبہ

درود شریف

۷. درود شریف :-

عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

## مِرْزَانِہ کا وظیفہ

• ایک تسبیح تیسرا کلمہ۔ سوم کلمہ تہجد

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

• ایک تسبیح استغفار

• اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

• توبہ استغفار

• ایک تسبیح درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

• تلاوت قرآن پاک روزانہ باقاعدگی سے۔

• حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کیلئے وظیفہ

يَا رِزَاقُ يَا فَتَّاحُ يَا وَهَّابُ يَا عَزِيزُ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُّ يَا اللَّهُ

يَا مِعْزُ هَر دوشعار کے ساتھ ملا کر پڑھیں، یہ عمل چالیس روز کریں

إِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى زيارت کا مشرف حاصل ہوگا۔

• روزانہ کا وظیفہ

نماز فجر: سات مرتبہ درود شریف، سات بار سورہ اخلاص،

دو رکعت نماز سنت اور دو رکعت نماز فرض یعنی سنت اور فرض کے درمیان

اکتیس بار سورہ فاتحہ وظیفہ معہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وظائف و اوراد نماز پنجگانہ

۳۱ بار

سورۃ فاتحہ شریف

بعد نماز فجر:۔

۱۰۰ بار

اللہ الصمد

بعد نماز ظہر:۔

بعد نماز عصر۔ اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ ۱۰۰ بار

بعد نماز مغرب۔ کلمہ طیبہ شریف ۱۰۰ بار

بعد نماز عشاء۔ وِرْوِدِ شَرِیْفِ ۱۰۰ بار

ہر نماز کے بعد مراقبہ اسم ذات اللہ ۳ منٹ

## وَمَادِ هَفْتِ رُزَا

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا ہے۔

جمعہ کے دن اللہ سو بار پڑھنے سے تنگی دور ہو جاتی ہے۔

ہفتہ کے دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ سو بار پڑھنے سے غم دور ہوتا ہے۔

اتوار کے دن یَا حَیُّ یَا قِیُّوْمُ ہزار بار پڑھنے سے روزی غیب سے پہنچے۔ سو ہزار کو بھی یَا حَیُّ یَا قِیُّوْمُ ہزار بار پڑھے۔

منگل وارہ کو صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ہزار بار پڑھنے سے ہر بلا ٹل جائیگی۔

بدھوارہ کے دن اَسْتَغْفِرُ اللہَ ہزار بار پڑھے۔ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

جمعرات کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْمَلِکُ الْمُبِیْنُ ہزار بار پڑھنے سے ایمان سے مالا مال

گیارہویں شریف

## وظائف نماز پنجگانہ

ہو جائے۔

نماز فجر کے

سویار

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

نماز فجر کے بعد :-

سویار

هُوَ الْحَيُّ الْعَظِيمُ

نماز ظہر کے بعد :-

سویار

هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

نماز عصر کے بعد :-

سویار

هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

نماز مغرب کے بعد :-

سویار

هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

نماز عشاء کے بعد :-

اس کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ

۳۳ بار

سُبْحَانَ اللَّهِ :-

۳۳ بار

الْحَمْدُ لِلَّهِ :-

۳۳ بار

اللَّهُ أَكْبَرُ :-



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ختم شریف خواجگان

اول ہاتھ اٹھا کر فاتحہ بارواح پاک حضرت خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ  
اسرارہم پیش کریں اور تین بار یہ دعا مانگیں

خداوند! بحضرت جلال تو باز گشتیم تو بے کرم از ہم بدی ہو و خطا عقلت و بیگاری کہ گذشتہ  
باشد از زمان مکلف تا این دم و التہ ناوارثہ از مہربان گشتیم تو بے کرم بحق

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدًا وَرَسُوْلَهٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

فَلَیْکَ یٰوَمَّ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ ۝ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

المُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّالِّیْنَ ۝

( آمین )

نوٹ (۱) جو صاحب فارسی نہ جانتے ہوں وہ فارسی

دعا و متاجزہ پڑھیں تو کوئی حرز نہیں (۲) ختم شریف

خواجگان و زمانہ پڑھنے سے دین و دنیا میں فلاح ہوگی

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۝

یکصد مرتبہ

اور اگر تبرکاً گھڑیں آویزیاں کیا جائیں تو برکات نازل ہوں گی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ لَكَ مَدْرَكَهُ وَوَضَعْنَا عِنْدَكَ وَزُرْكَهُ

الذِّي انْقَضَ ظَهْرُكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ

الْعُسْرِ يُسْرًا فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَهُ كُنُوزٌ لَمْ يَكْفُؤْ أَحَدٌ

سات مرتبہ الحمد شریف مع بسم اللہ شریف یک مرتبہ آخر میں مندرجہ دعائیں گیارہ مرتبہ یا بشرط

درود شریف پڑھیں فرصت سوسو مرتبہ پڑھیں

۱	اللَّهُمَّ يَا حَلَّ الْمُشْكَلَاتِ	۴	اللَّهُمَّ يَا شَافِيَ الْأَمْرَضِ	۷	اللَّهُمَّ يَا كَافِيَ الْمُهَيَّاتِ
۲	اللَّهُمَّ يَا قَاضِيَ	۵	اللَّهُمَّ يَا رَافِعَ	۸	اللَّهُمَّ يَا مُفْتِحَ
	الْحَاجَاتِ		الْبَلِيَّاتِ		الْأَبْوَابِ
۳	اللَّهُمَّ يَا رَافِعَ	۶	اللَّهُمَّ يَا مُنْزِلَ	۹	اللَّهُمَّ يَا مُسَيِّبَ
	الدَّرَجَاتِ		الْبَرَكَاتِ		الْأَسْبَابِ
۱۰	اللَّهُمَّ يَا حَيِّبَ الدُّعَاةِ	۱۱	اللَّهُمَّ يَا غِيَا الْمُسْتَغِيثِينَ	۱۲	اللَّهُمَّ يَا رَحِمَ الرَّحْمِينَ

ذیل کی مناجات تین پانچ یا سات مرتبہ پڑھ کر بعد میں جو دعائیں لگی جائے پروردگار اپنی

مہربانی سے قبول فرمائے گا۔

منفلسانیم آمدہ در کوئے تو      شیاء اللہ از جمال روئے تو  
 دست بکشا جانب زنبیلی ما      آفریں بردست دیر بازوئے تو  
 شیاء اللہ چوں گدائے مستمند      المدد خواہم ز شاہ نقشبند  
 المدد اے خواجہ مشکل کشا      ماہم محتاج تو حاجت روا  
 شیاء اللہ این گدائے درد مند      المدد اے خواجگان نقشبند  
 شیاء اللہ این غریبے نوا      المدد اے خواجہ مشکل کشا

### ہدایت

اگر کسی حاجت کے لیے ختم شریف پڑھنا ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ  
 ختم شریف سات مرتبہ پڑھا جائے خواہ ایک ہی وقت میں خواہ  
 سات روز میں اور کسی شیرینی پر فاتحہ دیکر چونکہ خاص طور پر تقسیم کر دیا  
 جب حاجت برائے تو پھر شری تیار کر کے ایک مرتبہ ختم شریف پڑھ کر  
 اور فاتحہ دیکر سب کو تقسیم کر دیجائے نہایت محرب اور اکیسر ہے۔  
 انشاء اللہ العزیز لستان حاجت پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## جمعہ کے روز کثرتِ درود شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ درود شریف پڑھے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاٰخِرِیِّ  
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

اس کے اتنی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اتنی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ اور دارقطنی کی ایک روایت میں یہ درود النبی الاٰخیری تک ہے۔ اور اس روایت کو حافظ عراقی نے حسن بتایا ہے۔ اور الجامع الصغیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ کا معمول جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد مندرجہ بالا درود شریف اتنی بار پڑھنے کا ہمیشہ سے تھا اور خدام کو بھی



اس کی تاکید تھی۔

مجموعہ کے مبارک دن میں کثرتِ درود شریف کی احادیث میں بہت

فضیلت آئی ہے۔ نیز جو شخص روزانہ ہزار بار پڑھے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَي النّبِيِّ الْاَرْبَعِيْنَ

مرنے سے پہلے جنت کا عمل دیکھ لے گا۔

# افضل الذکر

خودی کا میر نہاں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے  
 کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودہ  
 یہ مالِ درویشِ دنیا یہ رشتہ و پیوند  
 خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری  
 یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند  
 اگرچہ بیتِ اہیں جماعت کی آستینوں میں  
 خودی ہے تیغِ فساں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 صنمِ کدہ ہے جہاں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 فریبِ سود و دنیاں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 بنانِ وہم و گمان لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 نہ ہے زمان نہ مکاں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 بہار ہو کہ خستراں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 مجھے ہے حکیمِ ازاں لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت علامہ محمد اقبال رضی اللہ عنہما علیہ

اسکا

مہرِ رضا کا

# خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا

از عاشقِ غوثِ الوری مولانا شاہ جمیل الرحمن رضوی قادریؒ

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظمؒ کا

ہمیں دروں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظمؒ کا

ہماری لاج کہیں کے ہاتھ ہے بغداد والے کے

بلائیں ٹال دینا کام کہیں کا غوثِ اعظمؒ کا !!

جہازِ تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا

و ظیفہ جیب انہوں نے پڑھ لیا یا غوثِ اعظمؒ کا

گئے اک دقت ستر مریدوں کے یہاں آنا

سمجھ میں آ نہیں سکتا معرہ غوثِ اعظمؒ کا

شفا پاتے ہیں صد ہا جاں بلب امراضِ مہلک سے

عجب دار الشفا ہے آستانہ غوثِ اعظمؒ کا

بلادِ اللہ مہلکی تختِ حکمی سے یہ ظاہر ہے کہ عالم میں ہر اک تھے پر قبضہ غوثِ اعظمؒ کا

مُحَلِّمِي نَافِدٌ فِي كُلِّ حَالٍ سَيِّئًا  
تصرفِ اِنْسِ وَجَنِّ سَبِّ پَرِہے آقا غوثِ اعظمؒ کا

ہوا موقوف فوراً ہی برستا اہلِ حنبل پر  
جو پایا ابرہہ باروں نے اشارہ غوثِ اعظمؒ کا

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں وہ حق چاہے!

تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوثِ اعظمؒ کا

فقہوں کے دلوں سے دھو دیا ان کے سوالوں کا!

دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظمؒ کا

وہ کہہ کر قسم باذن اللہ جلا دیتے تھے مردوں کا

دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوثِ اعظمؒ کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے

یہ دربار الہی میں ہے رتبہ غوثِ اعظمؒ کا!

سفر سے واپسی میں دین اندس کو کیا زندہ

محمی الدین ہوا یوں نام والا غوثِ اعظمؒ کا

جو نہریا یا کہ دوش اریاد پر ہے قدم میرا

یاسر کو جھپکا کے سیاہ نے تلو غوثِ اعظمؒ کا

لعاب اپنا چٹایا احمد مختار نے ان کو

تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظمؒ کا

رسول اللہ نے خلعت پہنا یا برسر مجلس !

بچے کیونکر نہ پھر عالم میں ڈنکا غوث اعظمؒ کا

# التَّحْبَاءُ

یا غوثِ اعظمؒ کر مدد میری خدا کے واسطے  
یا پیرے جلدی خیراب مصطفیٰ کے واسطے  
بہر خدا مشکل کشا یا غوثِ اعظمؒ سید  
کر دم بدم لطفِ عطاء صدیقیؒ و صفیٰ کے واسطے  
بے شک نوازے ہو خدا تم پر رہتا ہے مصطفیٰ  
حسن لویہ میری التجا عمر بفا کے واسطے  
تم پر سدا رحمت خدا اے پیر میرے راہنا  
ہونا میری پشت پناہ عثمانؒ حیا کے واسطے  
یاراں اسم تم پر ختم اے شاہ کامل مخرم  
وہ داد اے صاحبِ کرم اب مرتضیٰ کے واسطے  
ہے صفت تیری بے عدد تم ہو صتم احمد صمد  
رکھنی تھرم اندر لحد خیر النساءؒ کے واسطے !

....

یا شاہِ جیلان پیر من آپ آہنی مجھ پر کٹھن!  
کھولو تمہیں صدقہ حسین شاہ کر بلا کے واسطے

اے پادشاہِ عرب و عجم مونس تمہیں ہو دردِ غم

یا پیرِ جی تک کر کرم زری العبا کے واسطے!

یا قرین کے ہو فرزند تم جعفرؑ کے ہو دل بند تم

دل سے میرے کر دردِ غم کا ظمِ رضا کے واسطے

ہے مہربان تم پر نفی تم پر رضا ہے حضرت علیؑ

دکھ دو کر مسکھ وہ ابھی اصغر علی کے واسطے

اے پادشاہِ دد جیل برکتِ شہِ بہدی زماں!

فریاد رس در ہزار ماں اس مقتدا کے واسطے

اے فاطمہؑ کے جان جگر سید ابو صالح کے پیر

یا پیرِ جی تک کر نظرِ حیدِ مصطفیٰؐ کے واسطے

اہلبیتؑ راضی ہے تم پر بھیموں صلوٰۃ ان پر

مشکل میری آسان کر کل پیشوا کے واسطے

گر صمی خواہی بعقے اے بیادر! سروری

باشیں دردِ نیا محبِ خاندانِ قادری !!

# منقبہ شریف

جناب غوث پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

چاروں طرف اُجالا ہے ماہ منیر کا  
یہ گیارہویں کا چاند ہے پیران پیر کا  
غوث الوریٰ نے چور کو ابدال کر دیا  
ادنیٰ سا اِک کرشمہ ہے پیران پیر کا  
بازی اسی کے ہاتھ ہے دروں جہان کی  
دامن ہے جس کے ہاتھ میں پیران پیر کا  
اللہ سے فیض عام وِ دِ دستگیر کا !  
صدقہ جہاں میں بٹتا ہے پیران پیر کا  
اشرف مرید غوث ہوں نبی کا غلام ہوں  
پھر کیوں خوف فحہ کو قبر میں منکر نکیر کا  
جے توں چاہنا ایں قرب رسانی بن جا سنگ میراں دا  
شیراں آتے شرف رکھیند کتا پیر پیراں دا



# مناقب شریف

جناب غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ  
 اے غوث پاک پیر میراں لچپال ہے تیرا گھرانہ  
 توں بھردے میری جھولی سنجیا کچ بخش ہے تیرا خزانہ  
 ہجر تیرے وچہ میں مرگئی اں لاج رکھیں میں رہدی پی اں  
 توں یا نہوان پھڑپار لگا دین واہ واہ سنجیا تیرا آستانہ  
 اے غوث پاک پیر میراں لچپال ہے تیرا گھرانہ،  
 توں بھردے میری جھولی سنجیا کچ بخش ہے تیرا خزانہ  
 نکھاں ستانے تے دیوانے ڈرتے تیرے آردے  
 اللہ سو دیاں تجلیاں پاندے !  
 توں نظراں نال بلا دیں سب توں ایہ ہے قادری تیرا منجانہ  
 یا غوث اعظم جیلا تے شیا اللہ امداد کن ! ! ! !  
 اے غوث پاک پیر میراں لچپال ہے تیرا گھرانہ  
 تو بھردے جھولی میری سنجیا کچ بخش ہے تیرا خزانہ

بغداد شریفینا میرنے ماہی دا ڈیرہ جتھے اشرن منگتا تیرا  
توں بھردے میرا کاسہ سنجیا تیرے درتوں میں خالی نہیں جانا  
اے غوثِ پاک! پیر میرا الجپال ہے تیرا گھر راتہ!  
تو بھردے جھولی میری سنجیا گنج بخش ہے تیرا خزانہ

---

# منقبت شریف

جناب پیران پیر محبوب سجانیؒ

عوث پاک پیراں دا پیر نی سٹیو

لکھیاں تے پھیر دا لکیر نی سٹیو

چوراں نوں پھٹر پھٹر قطب بنا دندا

بازاں سالان بعد ڈیا بیڑا تراوندا

پیر میرا روشن ضمیر نی سٹیو

لکھیاں تے پھیر دا لکیر نی سٹیو

میری سرکار خاص قطب ربانی اے

نبیؐ دا نواسہ پنجن دی نشانی اے !!

ولی سارے عوث دے فقیر نی سٹیو

لکھیاں تے پھیر دا لکیر نی سٹیو !

قطب ابدال نے سوالی میرے پیر دے

بادشاہ جہان دے فقیر میرے پیر دے

دندہ اخرا تے بے نظیرنی سٹیو

کھیاں تے پھیر دا لکیرنی سٹیو

اشرف جس دے در دا فقیرنی سٹیو

ادہ پیر بڑا روشن ضمیرنی سٹیو !

عوث پاک پیراں دا پرتی سٹیو !!!

کھیاں تے پھیر دا لکیرنی سٹیو !!!

# ذکر شریف

دیا کر پیردی یار ہویں پکا کے  
 حل کرے مشکلاں گھڑی وچہ آ کے  
 دیکھتے سہی اکواری غوث نون دھیا کے

جیہڑے ویلے کسے سوہنے غوث نون پکاریا  
 رکھدا نئیں گل نون اوہ کل اُتے پا کے  
 پیراندا اوہ پیر سوہنا پیڑ کئے جب گدھی  
 گھلدا اوہ چوراں نون بھی پیشوا بنا کے  
 اینویں تے نئیں غوث دیاں پندیاں دہائیاں نے  
 منگتیاں دی جھولی بھرے آپ اوہ بلا کے  
 جدوں دی پکاریا گا تو شہ بگ راد نون  
 شک ہے تے دیکھ لے تو ہنیں آزما کے  
 مک سجھے جان گیاں تیریاں حیرانیاں  
 دیا کر پیردی توں یار ہویں پکا کے  
 گنہگار صائم آوس پیر دامریہ اے

ہو یا میں آزاد باہنہ اوسنوں پھڑا کے  
 دیکھتے سہی اکواری غوث نون دھیا کے

# تعمیرِ حیات

چلو چلئے شہرِ مدینے نونِ حقیقے جلوایاں دی خیرات ہووے  
 حقیقے محلے اون بہشاں تھیں حقیقے رحمت دی برات ہووے  
 حقیقے رب واسوہنا یار ملے  
 حقیقے دل نونِ چین قرار ملے  
 رب کرے ایہہ سفرِ مدینے دا  
 سبھناں دی وجہ برات ہووے  
 چلو چلئے شہرِ مدینے نونِ حقیقے .....  
 اوتھے کدسی صلواتاں پڑھدینے  
 اوتھے جگدے دامن بھر دے  
 اوہدی بات مدینے بن دیاے  
 جدھی کتے نہ بن دی بات ہووے  
 چلو چلئے شہرِ مدینے نونِ حقیقے .....  
 اوہا کیڈا سخت نرالائے  
 دن گزے مکے وجہ جس دا  
 اوہ بڑیاں کرایاں والائے  
 جدھی وجہ مدینے رات ہووے  
 چلو چلئے شہرِ مدینے نونِ حقیقے .....  
 اوتھے دسدے بدل رحمت دے  
 سیرکاراں او گنہاراں دے  
 اوتھے دھلدے داغِ ندامت دے  
 اس دتے گیاں نجات ہووے  
 چلو چلئے شہرِ مدینے نونِ حقیقے .....  
 مینوں آقا اودوں بچا لیناں  
 جدوں جلوہ گرانصاف لئی  
 مینوں کھلی ہیٹھ چھپا لیناں  
 محشر وچہ رب دی ذات ہووے

چلو چلیے شہر مدینے نون جمعے جلو بایندی خیرات ہوئے

مینوں آوے رات مدینے وچ

ہے حسرت ایہو سنے وچ

اے حافظ گذری رات ہوئے

اوہک درتے میری جاتی دی

## تعارف

آپ نون عوث الاعظم دنیا یار ہوں والا کہندی اے

جیہڑا میراں آپ دا بند محوڑنہ او سنوں رہندی اے

لقب تساندے قطب پانی نالے عوث صدیقی ، تالے ہوا ایمان و اکعبہ پیائے شاہ جیلانی

نال ادب دے نام تساند ساری خلقت لیندی اے ، جیہڑا میراں .....

کنڈے دریا دے جد مائی یاد میراں نون کردی اے ، میراں مدنوں حاضر ہوو ڈلی بیری تردی اے

صدقے گیار ہوں والیا تیرے مائی دہائیاں دیندی اے : جیہڑا میراں .....

قادی چشتی اتے فریدی تیرا صدقہ کھاندینے ، کرنے او جد نظر کردی چور ولی بن جاندینے

تیرے دوتوں عبدالقادر خیر جھولی وچ پیندی اے : جیہڑا میراں .....

زہرا دے بن لال علی دے شان تساندی نیاری اے : حق نے میراں آپنوں بخش دی لیا بند نیاری اے

تیری ہستی ہے اوہ ولایت جس تے ناز کردی اے : جیہڑا میراں .....

جمعے پیروئے اوہ صابر جنگیاں لگدیاں تھلوانے ، ہون قبول مرید ایہہ اکھن منگیاں نتا دعاواں

سدے وچ بغداد دے میراں چند جدایاں سہندی اے

جیہڑا میراں آپ دا بن دا محوڑنہ او سنوں رہندی اے

# تعارف

منکر مولا علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> دا جیہڑا تنان نوں نہ منے  
 پہلا یار نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> دا ابوبکر <sup>رضی اللہ عنہ</sup> پیارا  
 رہے غار وچہ رلے دونوں سجن نے  
 دو جاع <sup>رضی اللہ عنہ</sup> بہادر جھنڈے دین لائے  
 ہو یا زور اسلامی و جہ عرب سجھے  
 تیجا یار نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> دا حضرت امیر عثمان <sup>رضی اللہ عنہ</sup> این  
 سب سنگتاں لایاں چیاں کون جو بھنے  
 چوتھا یار نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> دا ابوطالب دا جایا  
 میرا پیر علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> ہے بت کجے دے بھنے  
 تر لنگی طریقہ انہاں سانگ بنایا  
 فجری ویلے دے دے ڈگر توڑ چا بھنے  
 ہے آل نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> بیڑی اجم پیلے  
 ہین اک تامی کہیا پالن ہمارے  
 ماتم کیتا نہ پے سوہنے عابد ہمارے  
 رہے صبر کہ بندے ساڈے امام حوسارے  
 منکر مولا علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> دا جیہڑا تنان نوں نہ منے

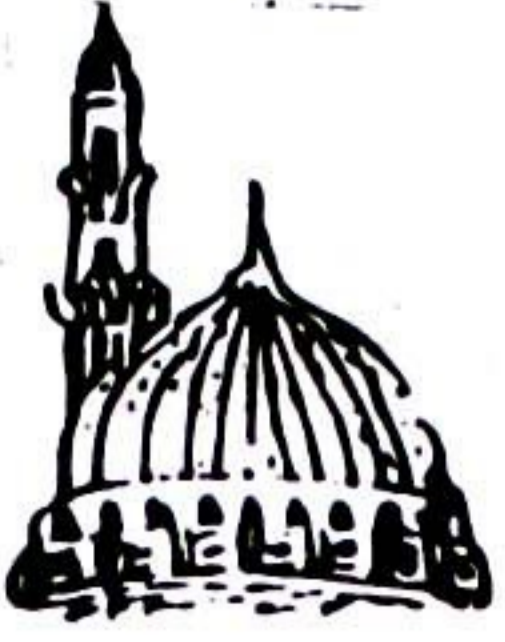
چارے یار نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کے انہاں چشماں اتوں منے  
 دو سو نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> دی خاطر جانوں مال بھی سارا  
 منکر مولا علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> دا جیہڑا تنان نوں نہ منے  
 دتیاں منبر تے بانگاں کا فرماز بھلے  
 منکر مولا علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> دا جیہڑا .....  
 صاحب علم حیا دا کیتا۔ جمع قرآن این  
 منکر مولا علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> دا جیہڑا .....  
 حضرت شیر بہادر خیر توڑ گرا یا  
 منکر مولا علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> دا جیہڑا .....  
 نہ ایہہ روایت اما مال نہ ہی رب فرمایا  
 منکر مولا علی <sup>رضی اللہ عنہ</sup> دا جیہڑا .....  
 تا بعد انہاں دے جنت جاون ساڈے  
 دوہتے پاک نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> دے دے جیہڑے بھنے  
 کریں صبر توں بیٹا کہیا باپ پیارے  
 نہ کیتے کم اما مال <sup>رضی اللہ عنہ</sup> ایس طرح دے نکھے  
 چارے یار نبی <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> دے انہاں چشماں توں منے





# نبی کے قدموں پر جس دم غلام کا سر ہو

جمل شانہ ہو <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>  
 خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے  
 ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے  
 جمل شانہ ہو  
 کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 مر حلیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے  
 مدینے جا کے تمکنا نہ شہر سے باہر  
 خدا سخا سے یہ زندگی و فانا کرے  
 اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں  
 تمام غم رہائی کی وہ دُعا نہ کرے  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 نبی کے قدموں پر جس دم غلام کا سر ہو  
 قضا سے کہتا کہ اک لمحہ بھی قصا نہ کرے  
 شعور نعت بھی ہو اور زبان بھی ہو ادیب  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 وہ آدمی نہیں جو ان کا حق ادا نہ کرے



حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کوئی انتظام ہو جائے ● سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے

نظر سے چوم لوں اک بار سبز گنبد کو

بلا سے پھر مری دنیا میں شام ہو جائے

تجلیات سے بھروں میں کاسہ دل کو ● کبھی جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کو کچھ نہیں مشکل

سمٹ کے فاصلہ یہ چند گام ہو جائے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما جو سن لیں تو بائیں جائے ● حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما جو کہہ دیں تو کام ہو جائے

شراب حب نبی کا تو لطف ہی جب ہے

صراحی سینہ بنے آنکھ جام ہو جائے

مزا تو تباہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں ● صبح مدحت خیر الانام ہو جائے



# نعت شریف

حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے

جو یادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کو بہلا یا نہیں کرتے

زبان پر شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے

نجیسی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا غم سے گھبرا یا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہاں لیونوں کا کیا کہنا

یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

اے اونا سمجھ قربان ہو جان کے روضے پر

یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اپنی بزم میں تشریف لاتے ہیں

مگر وہ دل کے اندھوں کو نظر آیا نہیں کرتے

جو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت و اہلسہ ہیں اے حامد

کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلا یا نہیں کرتے

بِحُضُورِ جَنَابِ غوثِ اعظم

# شیخ عبد القادر جیلانی

سارے ولیوں سے افضل ہے رتبہ تیرا  
 میرے غوث الوار کی تیری کیا بات ہے  
 آپ کرے چوراں تائیں قطب ولی  
 اے سخی شہنشاہ تیری کیا بات ہے  
 آپ آل نبی ہیں اولادِ علیؑ  
 آپ محکم رازِ خفی و جلی  
 پھٹ کے چوراں تائیں آپ کرے ولی  
 تیرے جو دو سخا کی کیا بات ہے  
 میراں کبیتی جدوں اک کر دے ولی  
 بارہ برسوں دی ڈبی نوں دتا سہارا  
 مائی بولی یہ زباں سے بے ساستہ  
 میرے مشکل کشا تیری کیا بات ہے

تیرا وسدا رہوے دوارا پیا

سانوں کافی اے سہارا تیرا

میرے غم وا آخ ہوے چارہ پیا

میری حاجات میرے حاجت روا تیری کیا بات ہے

صدقہ نہر علی مہر کا ہو نگاہ

صدقہ پنجتن دا میری دکی بگڑ سی بنا

نور حسن وی ہے تیرے در وا گدا

تیرے دست عطا تیری کیا بات ہے

## مَنْقِبَاتِ پیرانِ پیر

نبی کے خلق کا پیر تو ہے سیرتِ غوثِ اعظم کی

علیؑ کے حسن کا مظہر ہے صورتِ غوثِ اعظم کی

جلالِ حیدر میؑ صبرِ حسینؑیؑ ان کا ورثہ ہے

جھکا دیتی ہے سر شاہوں کا عظمتِ غوثِ اعظم کی

سداقت میں، شرافت میں، خطابت میں، سخاوت میں

زمین سے آسمانوں تک ہے شہرتِ غوثِ اعظم کی

خداے پاک کی اُلفت ہے حُبِ شافعِ محشر

رسولِ خدا کی اُلفت ہے غوثِ اعظم کی

قیامت میں ہوں گے غوثیہ پرچم کے سائے میں

جنہیں حاصل ہے دنیا میں محبتِ غوثِ اعظم کی

یقین ہے میرے دل کو اسے سکنہ لطفِ خالق سے

مجھے جنت میں لے جائے گی مدحتِ غوثِ اعظم کی

## قَصِيدَةُ وَطْبِيَّةٍ وَمَنَاجِيَّةٍ وَاسْتِغَايَةِ

جناب محمد منظور تخلص منظور

اس قصیدہ کو بعد نماز صبح یا بعد نماز عشاء کے کوئی شخص برائے حاجت

دینی و دنیوی کے ایک سو گیارہ بار اول و آخر درود شریف پڑھ کے اور گیارہ

بار نام حضرت غوثِ پاکؒ کے شروع کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مرا د حاصل ہوگی۔

## قَصِيدَةُ

پڑھ کے بسم اللہ بن مدحت سرائے دستگیر  
حمد حق تعالیٰ نبی لکھ پھر تنکے دستگیر

بھیکر صلوٰۃ احمد پر اور اس کی آل پر  
 تابعین پر اور تبع تابعین پر بھی سدا  
 پھر سلام اصحاب پر بھیجے برائے دستگیر  
 مدحت حق ہو دلا بہر دلائے دستگیر  
 یہ امید دل مری جلدی برائے دستگیر  
 کون گرتوں کو سنبھالے گا برائے دستگیر  
 دولت دارین حاصل اسکی پابوسی میں ہے  
 افسر شاہی مگر ہے کفش پائے دستگیر

خاک پائوسی گہر کا نقش پائے سلسبیل

اُبڑے دین و دنیا ہے بہائے دستگیر

ماہ شمع منزل شب پنج شاخہ منہر صبح ،  
 تا حجاب نور احمد کے یہ معراج کو  
 کیوں کہا کہ پردش ہو نیائے دستگیر  
 کیوں نہ روشن چشم مردم میں جا دستگیر  
 عرش منزل ہے وہ اُسکے عکس روشن قمر  
 تخت شہ ہرنگ راہ اور کوچہ اسکا خلد ہے  
 زندہ جاوید سلطان ہے گدائے دستگیر

مہر و مہ دامن گریباں کہکشاں بند قبا

چرخ اطلس ہے مگر عکس قباے دستگیر

اس کے قدموں پر فدا ہو یوسف جان عزیز  
 مُردہ دل کو زندگی حاصل ہے اُسکے ذکر سے  
 آرزو ہے خواب میں صورت دکھائے دستگیر  
 ہیں کرامت باہرہ معجز نمائے دستگیر  
 ہوں ولی اس کا صلا دیکر صلائے دستگیر  
 مدح امل سے تیرا ہے مکھوں اب مدح شاہ

پاس سے میرا بڑی سب کے دل میں چاہ ہو خلق کوئے مسخر خود خدائے دستگیر

کشتہ الماس کا جو ہر ہے اور لعل حسین

کون اس بحرین کا در ہے سوائے دستگیر

ہی جو گم کشتہ میں جوں حیوان صامت مردہ دل

خضر سا اب آب حیواں سے جلائے دستگیر

صورت امید بن کر یہ بگڑ جاتی ہے اب

ہم سے کیا بن آوے گا بگڑی کون بنائے دستگیر

خلق اس پر ہے فدا جو ہے فدائے دستگیر

اسکے در پر جو جھکا اس سے جھکا عالم تمام

رو رہا ہوں شمع کی صورت ہنسائے دستگیر

شب شب نوروز ہو غنچہ سحر کا کھل کھلائے

کیوں نہ طالع کر کے روشن دن پھر آد دستگیر

گوہر خان کرمت ہے وہ نجم قطب دیں

چلے تیغ شام گرا برو بلائے دستگیر

ہوں زمین پر ظلم عصیاں تو ابھی تھو نچاں آئے

یعنی رشک قمر قبیر ہے سہلے دستگیر

پایہ منزل ہے، ان کا عرش پر تھے اہل شرع

خضر سا غائب ہے یاں منزل رسا دستگیر

کون ہے اس امر پر قادر کہ قادر سے ملائے

باغ ہستی میں ہے یہ عین عطاءے دستگیر

غنچہ سادل تنگ ہوں حاصل ہو یارب اب مراد

میر کی نرگس کو ہے سر مرہ خاک پائے دستگیر

چشم باطن نور پائے ہے یہی منظور عین



# بَشَانٌ وَلَا يُتُّ

الْآنَ اَوْ لِيَاءِ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ  
الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ط

(جوالہ کرامت غوث اعظم ص ۱۲)

ترجمہ سنئے! خبردار تحقیق اللہ کے دوستوں کو کچھ خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کو کوئی غم ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں

## تفسیر پر یہ

اَمَّا بَعْدُ! اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ جس مضمون کے انکار کا احتمال

ہو، وہاں عربی میں اَلَا يَا اِنَّهَا و غیر حروف تنبیہ لائے جاتے ہیں۔ چونکہ

رَبِّ تَعَالٰی کو علم تھا کہ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ کے فضائل و کمالات ان کے مراتب درجات

اور ان کی قدرت و اختیارات ان کے مناقب کے بہت سے متکرر پیدا ہونے

والے ہیں۔ لہذا اس مضمون کو دو حروف تاکید سے شروع فرمایا اَلَا اِنَّ

خبر داسے شک تحقیق اَوْلِيَاءِ وَّلٰی کی جمع ہے۔ وَّلٰی کے چند معنی ہیں۔ مثلاً

قریب، دوست، ناصر، مددگار، مالی یعنی اللہ تعالیٰ کے قریب دوست

رہنے والے یا اللہ کے دین کے مددگار، اللہ تعالیٰ کے دوست اولیاء کہلاتے ہیں۔ جنہیں اللہ پاک نے منتخب فرمایا اور شیطان کے دوست جنہیں شیطاں نے یا ہمارے نفوس نے منتخب کیا، اولیاء الشیاطین یا اولیاء من دُون اللہ یا حرب الشیاطین کہلاتے ہیں۔ قرآن پاک نے اولیاء من دُون اللہ کی سخت مذمت فرمائی۔ ان کے ماتھے والوں کو کافر فرمایا۔ اور اولیاء اللہ کے مناقب بیان کئے۔ آیت اولیاء اللہ کے محامد کی ہے۔ اسی لیے فرمایا اولیاء اللہ تاکہ شیطاں نکل جاویں۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا أَصْحَابٌ يَحْزَنُونَ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دنیا کے خطرات سے بے خوف کر دیا ہے۔ اور قیامت سے ان کو اللہ پاک نے محفوظ کر دیا ہے۔ یعنی اولیاء اللہ کو نہ دنیا کا خوف ہے اور نہ ہی قیامت کا غم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان ولی کامل کو دونوں جہانوں میں محفوظ رکھا ہے۔  
 امام اہلسنت صورالافاضل حضرت مولانا سعید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کے حاشیہ پر رقم طراز ہیں۔ ولی کی اصل دلاسے ہے جو قرب نصرت کے معنی میں ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرانس سے قرب الہی حاصل کرے اور اطاعت الہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نور جلال الہی کی معرفت میں مستغرق ہو۔ جب وہ دیکھے تو دلائل قدرت الہی کو دیکھے اور جب وہ

دیکھیے تو دلائل قدرتِ الہی کو دیکھیے اور جب وہ سنے تو اللہ تعالیٰ کی آیات ہی  
سنے اور جب وہ بولے تو اپنے رب تعالیٰ کی ثناء ہی کے ساتھ بولے اور  
جب بولے تو اپنے رب تعالیٰ کی ثناء ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے  
اور جب کوشش کرے تو اس امر میں کوشش کرے، جو ذریعہ قرب الہی  
ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ تھکے اور دل کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے سوا غیر  
کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء اللہ کی ہے جب بندہ اس حال پر پہنچتا ہے تو  
اللہ پاک اس ولی کا حاضر و ناظر اور معین و مددگار ہو جاتا ہے۔ متکلمین کہتے  
ہیں کہ ولی اللہ وہ ہے جو اعتقاد صحیح بلٹی بر دلی رکھتا ہو اور شرع مطہرہ  
کے مطابق اعمال صالحہ بجالاتا ہو، یعنی عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے  
قرب الہی اور ہمیشہ اللہ پاک کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام  
پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ ہی کسی شے کے قوت  
ہو جانے کا غم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ولی اللہ  
وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ پاک یاد آ جائے۔ سبحان اللہ! طبری کی حدیث  
پاک میں بھی ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ولی اللہ وہ ہے جس میں وہ  
صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ یعنی  
ایمان اور تقویٰ دونوں کا جامع ہو علیہما دین فرمایا کہ ولی اللہ وہ ہے جو

خالص اللہ پاک کے لیے محبت کریں۔ بعض اکابرین نے فرمایا! ولی اللہ وہ ہیں۔ جو اطاعت و قرب الہی حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ حسن کی احدیث کا برہان کے ساتھ اللہ پاک کفیل ہو، اور اس کا حق بندگی ادا کرنے کے لیے ہو۔

حضرت داتا گنج بخش عالم منظر نور خدا

## ناقصاں را پیر کامل علیہ السلام را استنا حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

آپ کا فرمان ہے کہ ولی اللہ وہ ہے، جو اپنے دل میں ماسوا اللہ پاک کی محبت کے دنیا و عقبیٰ وغیرہ کو نہ رکھے اور اپنے دل کو دنیا و عقبیٰ سے خالی کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے اپنے رب تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، چونکہ اولیاء اللہ مدیران ملک احوال عالم سے خبردار اور تمام عالم کے والی ہوتے ہیں، اور نظام عالم میں ان کا تصرف ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ان کے رائے تمام اہل الرائے پر نائق ہو اور تمام قلوب کے مقلد ہیں ان کا دل شفیق تر ہو، ولایت کی انتہا نبوت کی ابتداء ہے، اس لیے کوئی ولی نبی نہیں ہو سکتا، جبکہ ہر نبی کا ولی ہونا ضروری ہے۔ (کشف المحجوب)

غوث الاعظم درمیان اولیاء چوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درمیان انبیاء

# قرمان حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سیدنا غوث الاعظم کے حق میں

حضرت محبوب سبحانی، قطبِ دہلوی، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حبیب اللہ تعالیٰ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو معراج ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اولیاء کی ارواح کو آپ کے استقبال کے لیے بھیجا۔ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرشِ مجید کے پاس پہنچے تو اس کو بیت اُونچا پایا۔ جس پر چڑھنے کے لیے سیڑھی کا ہونا ضروری تھا، تو اللہ تعالیٰ نے سیری طرف وحی کو بھیجا، میں نے سیڑھی کی جگہ اپنے گندھے مبارک رکھ دیئے، جب آپ نے میرے گندھوں پر اپنا قدم مبارک رکھنے کا ارادہ کیا، تو میرے بارے میں دریافت کیا تو الہام ہوا کہ یہ تیرا بیٹا ہے۔ اس کا نام عبدالقادر ہے، اگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو آپ کے بعد عہدِ نبوت انہیں عطا ہوتا۔ اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک کا شکر ادا کیا، حضرت

سیدنا غوث الاعظم دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میرے نانا جان !

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا ! اے میرے بیٹے  
تجھے مبارک ہو تو نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے بہرہ اندوز ہوا، پھر سے  
بھی مبارک ہو جس نے تجھے دیکھا یا تیرے دیکھنے والے کو دیکھا یا دیکھنے والے  
کو دیکھا اور میں نے تجھے دنیا اور آخرت میں اپنا یہ قدم تمہاری گردن پر  
رکھا اور تمہارا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا۔

(کرامت غوث الاعظم میں ص ۲۷)

## منکر غوث الاعظم کا بھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا

مشائخ کرام سے منقول ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
معرانہ کی رات سات آسمانوں کو طے کر کے عرش عظیم کے نزدیک پہنچے تو  
بہت بلند پایا اور عالم قدس سے یہ ندا سنی کہ پیارے حبیب صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کہا فوراً اُپر آؤ، تو آپ نے خیال فرمایا !  
کہ اتنے بلند عرش پر کیسے چڑھوں۔ اسی وقت ایک خوبصورت نوجوان  
حاضر ہوا، اور آپ کی ذاتِ اقدس کے مناسب آداب بجالا کر بیٹھ گیا

اور زبان باطن سے اپنے کندھے پر قدم مبارک رکھنے کی آرزو کی تو حضور نبی  
 پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا قدم مبارک عبد القادر کی گردن پر رکھا،  
 پھر وہ کھڑا ہو کر بڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ عرش عظیم تک پہنچ گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت فرمایا! وہ ہاتھ  
 باندھ کر آپ کے سامنے باادب کھڑا ہو گیا تو آپ کے دل میں خیال آیا  
 کہ اس نوجوان کا مرتبہ ولایت سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہو گا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نداء سنی، ارشاد باری تعالیٰ ہوا،  
 اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ تیرا بیٹا ہے، تیری  
 آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کا نام عبد القادر ہے، جو اہل بدعت اور ملحدوں  
 کی کثرت کے وقت تیرے دین اسلام کو زندہ کرے گا۔ اس کا خطاب محی الدین  
 ہو گا، یہ خطاب سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے  
 میری آنکھوں کے نور اور میرے اہل بیت کی ضیاء جیسے میرا قدم تیری گردن  
 پر ہے، ایسے ہی تمہارا قدم تمام اولیاء کرام کی گردنوں پر ہو گا اور جو تیرے  
 قدم کو قبول کرے گا۔ اس کا درجہ عظمیٰ ملے گا اور جو منکر ہو گا۔ اس کی ولایت  
 چھین لی جائے گی، جو شخص حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ غوثیت کبریٰ  
 کا منکر ہو گا، وہ ولی کبھی بن نہیں سکتا نہ خوشبو تک سونگھ سکے گا۔

# حضرت سیدنا غوث الاعظم کا فرمان

فُرُورِ عِلْمِ! آپ نے فرمایا کہ علم پڑھو، پھر گوشہ نشین بنو کیونکہ بے علم عابد کے جملہ کام بہ نسبت سدھرنے کے بگڑتے زیادہ ہیں۔ چراغ شریعت لے کر عبادت الہی میں مشغول ہونا چاہیے، جو شخص اپنے علم پر اہل ہوتا ہے، خدا تعالیٰ اُسے علم لانی عطا کرتا ہے۔

فُرُورِ عِلْمِ! آپ فرماتے ہیں اللہ پاک سے ہمیشہ ڈرتے رہو اُس کی اطاعت میں ہر وقت کوشاں رہو، ظاہر شروع کو لازم بکٹو، استینہ کو حسد کینہ سے خالی کرو، فیزی و درویشی اختیار کرو، اللہ پاک کی یاد سے ایک دم کے لیے بھی غافل نہ ہو،

تعلیم الشریعت سیدنا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو، خدا تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہا، مانو ان کے حکم سے باہر نہ نکلو، دین اسلام کو سچ مانو، اور اس میں شک نہ کرو، مصائب پر صبر کرو، گناہوں سے پاک رہو، اپنے رب سے منہ نہ پھیرو، ہر وقت توبہ کرتے رہو،



# پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی

## قدس سرۃ العزیز

المدد یا غوث الاعظم و دستگیر المدد و یاد دستگیر آل نقیب الاشراف  
 بغداد شریف و حیدر العصر ماہر علوم شریعت و اکتف روضہ طریقت محرم  
 اسرار خفی و حلّی قدوة الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا پیران پیر شیخ  
 ضمیر قطب الاقطاب سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیدانی القادر کبیر بغدادی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدم آگے سزارا قدس جامع مسجد منہاج القرآن لاہور

# فضائل شب قدر

اس میں پورے رات کی عبادت سے بہتر ہے حضور نے فرمایا جو اس سے محروم رہا وہ اس کی خیر و برکت سے محروم رہا۔ محروم نہیں کیا جاتا مگر بد نصیب ہے۔ شب قدر تیسری دہائی کی پانچ راتوں میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں تلاش کریں۔ اس شب قدر میں حبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اترتے ہیں۔ ۴ جھنڈے کعبہ شریف، مسجد نبوی، بیت المقدس اور طور سینا پر نصیب کرتے ہیں۔ پھر فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ ہر مومن مسلمان کے گھر میں پھیل جاؤ کشتی اور جہاز میں خوشخبری سنائیں۔ یہ فرشتے اہل عبادت کو خوشخبری سناتے ہیں۔ شب بیداروں سے مصافحہ کرتے ہیں مگر جہاں فوٹو، تصویر، کتا سورا اور شراب ہونہیں جاتے۔ یہ فرشتے طلوع فجر تک رہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے اور تکبیر و تہلیل کرتے ہیں۔

(۱) ۲ رکعت، ہر رکعت میں الحمد شریف

انا انزلنا ایک بار، سورۃ اخلاص تین بار

## نوافل شب قدر

پڑھے تو اس کو شب قدر کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور ثواب حضرت ادریس، حضرت

شعیب، حضرت ایوب، حضرت داؤد، اور حضرت نوح علیہم السلام جیسا عطا ہوگا۔ اور اس کو ایک شہر جنت میں عطا کیا جائے گا۔ جو مشرق سے مغرب تک لیا ہوگا۔

۲: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر میں ۲ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف قل ہو اللہ، مرتبہ بعد ختم نماز استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا هو الی القیوم والیوب الیہ، مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مہلے سے سر نہ اٹھائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرمادے گا۔ اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کے لیے جنت میں میوؤں کے درخت لگاتے رہیں۔ محل تعمیر کرتے رہیں، نہریں بناتے رہیں یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنا آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لے گا۔ اس وقت تک اس کو موت نہ آئے گی۔

۳: جو شخص ۳ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف ایک بار الہاکمہ التکاثر اور قل ہو اللہ تین بار پڑھے اس پر موت کی سختی آسان ہوگی۔ عذاب قبر اٹھ جائے گا۔ اس کو جنت میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر سزا محل ہوں گے۔

۱۴: جو شخص ۲۷ ویں شب رمضان کو ۳ رکعت پڑھے ہر رکعت میں

الحمد شریف اور انا انزلنا تین مرتبہ، قل هو اللہ . ۵ مرتبہ بعد ختم نماز  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے  
جو مانگے قبول ہوگی۔

۳: جو ۲۷ ویں شب رمضان ۴ رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف،  
انا انزلنا ایک بار، قل هو اللہ ۲ بار پڑھے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا  
ہے گویا ابھی پیدا ہوا ہے اور اس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔

۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جو شب قدر میں بعد نماز عشاء  
۶ مرتبہ انا انزلنا پڑھے ہر مصیبت سے نجات ملے، ہزار فرشتے اس کے لیے  
جنت کی دعا کرتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین، نزہتہ المجاس)

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ كَرِيمٌ تَحِبُّ الْعَفْوَ  
شَبِّ قَدْرِكِي وَعَا  
فَاعْفُ عَنِّي يَا عَفْوٌ يَا عَفْوٌ يَا عَفْوٌ

ترجمہ: اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں اور کریم ہیں غفور کو پسند  
کرتے ہیں لہذا مجھ سے درگزر کر دیجیے۔

حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ  
تمام مومنین و مومنات کے لئے ہر روز ۲۵ یا ۲۷ دفعہ اللہ تعالیٰ سے معافی اور

مغفرت کی دعا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ

مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ

ترجمہ: اے اللہ تمام مومنین اور تمام مومنات اور تمام مسلمین و مسلمات

کی بخشش فرما جو ان میں زندہ ہوں ان کی بھی اور جو ان میں وفات پا گئے

ہوں ان کی بھی۔

## دُعَا

سب کچھ خدا سے مانگ لیا ایک تجھ کو مانگ کر

اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد



یا اللہ۔ ہم تیرے عاجز بندے گنہگار ہیں۔ جو کچھ لکھا یا پڑھا ہے۔

اسے تو قبول فرما۔

یا اللہ۔ جس نے یہ کتاب لکھی ہے اور جس نے اشاعت کی ہے۔ ان

کی روزی میں برکت دے۔ ان پر اپنے فضل و کرم سے رحمت کی بارش

فرما۔ ان کے درجات بلند فرما۔

یا اللہ۔ ہم سب تیرے آگے ہاتھوں کو پھیلا کر التجا کرتے ہیں۔ اپنی بارگاہِ الہی میں قبول فرما۔ اور اپنے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ اور جمیلہ کے صدقہ ان سب کی نیک حاجتوں کو پورا فرما۔

یا اللہ۔ جس گھڑی میں یہ کتاب ہو۔ اُس گھڑی میں جادو ٹوٹو نہ دُور رکھنا۔ جن بھوت، آفات، بلاؤں سے محفوظ رکھنا۔

یا اللہ۔ جو کلام پاک سچی اور دلائل گیارہویں شریف پیش کئے ہیں۔ حضور رحمتِ دو عالم سرورِ کائنات والہی دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ اور جمیلہ کے صدقے قبول فرما کر ہر مسلمان بھائیوں کو ختم دلائل کی مزید توفیق عطا فرما۔

یا اللہ۔ ہمارے کبیرے صغیرے گناہوں کو معاف فرما۔

یا اللہ۔ اس کتاب حقیقت گیارہویں شریف کا ثواب اہل بیعت آپ کے ازواجِ مطہرات۔ آپ کے اصحاب رضوان تعالیٰ کرام اجمعین، پنجتن پاک بارہ امام، چوڑھ معصومین کُل انبیاء شہیدانِ کربلا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام شافعی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خواجہ اولیٰس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت

سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر حیدرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے اہل  
بغداد تشریف کے چاروں طرف جتنے بزرگ دین اولیاء کرام تمام آپ کے  
مُرید جو دنیا سے پردہ کر چکے ہیں۔ سب کی رُوح پاک کو ثواب عطا فرما  
اور جنت الفردوس نصیب فرما۔ (آمینے)

مُرشدِ کامل پکڑنا رت کا قُرب ہے۔ حضرت امام غزالیؒ حجتہ اللہ علیہ  
فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں۔ اُس کا پیر شیطان ہے۔  
• د مَفَوظَاتِ غَزَالِی،

مُرشدِ پیرا ہے ہاری ہمدی کامل سردینارا  
عبدالقادر حیدرانی نام مبارک جانے علم سارا۔

مُرشد جانی جانِ دِلّال دا حالِ دِلّال دا جانے  
مُرشد باجھ نہ مشکل ٹلدری کہہ گئے لوگ سبیا نے

دُودھ وجود تیرے دچہ شیریں روغن دارسانی  
مُرشد لاوے جاگ پریم دی تاں جمدارودھ پانی

وَلَىٰ اللّٰهُ دَعْوَىٰ مَرْدٍ نَّاهِيٍّ كَرِيْمٍ يُّرِيّ دَرْدِيٍّ

کی ہو یا بے دُنیا اتوں طُرکے نال خاموشی

تلم رتانی ہتھ دلیاں دے آئی لکھے جو من بھاوے

دلیاں نوں رت طاقنت بخشی پئی لکھے بیکہ مٹا دے

## مُرشدِ کَامِل

پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ پھڑے دامن مُرشدِ کَامِلِ وَاللّٰہِ

بے توں چاہی وصل الہی طالس حق تعالیٰ

جے چاہی عرفان الہی تھی کَامِلِ رَا بُرَا

کامل دے اک نال اشارے دُور ہو دے لکھ پیرا

جے توں چاہی علم لُدنی چھوڑ کت باں سمجھے

کامل پیر مکمل باہجوں ہرگز رت نہ سمجھے

علم لُدنی سبق صحائف کامل پیر پڑھاوے

علم لُدنی درس لطاف پیر کنوں ہتھ آوے

علم لُدنی سرور پایا تے دست اہل کمالاں

علم لُدنی نمول نہ سمجھے باجھ دلیاں ابدالاں



جے توں چاہی طالب صادق اکبری تجال گزاراں  
کری طواف توں پیر اپنے دے لکھ کروڑ ہزاراں

جے توں چاہی تاج شہانہ فخر عزت و ڈیائی  
جوڑے مرشد کامل دے رکھ ہر دم سرتے چائی

جے توں چاہی دوہی جہانیں روشن دل دیاں اکھیں  
خاک قدم دی سُرے وانگوں وح اکھیاں دے رکھیں

جے چاہی دیوار الہی زیارت پاک نبیؐ دی  
رکھ تصور صورتہ ہر دم کاہل پیر ولی دی

جے توں چاہی عشق الہی عاشق مستی رہ سردا،  
حق رہ بروں فرق نہیں ذرہ عین اوہود پر پرا

مُرشد کامل عین ہُو اللہ لَا مُوجُود سِوَا اللہ  
مُرشد کامل غیر نہیں لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللہ

مُرشد کامل اولیاء اللہ، اللہ اولیاء اللہ  
اللہ اولیاء اللہ دے وح فرق روا نہیں واللہ

مُرشد کامل مظہر ذاتی تے خود ظاہر اللہ  
مُرشد کامل دے ول راجع پاک ضمیر ہُو اللہ

مُرشدِ کاملِ فردِ یگانہ و احدِ اک اکلّا!  
مُرشدِ کاملِ پاکِ مَحْرُومِ دل و دُوحِ رکھ تَسَلّا!

مُرشدِ کاملِ ہے مَعْبُودِ تُوں پڑھ قُلْ یَعْبَادِی  
مُرشدِ ہے مَسْجُودِ ملائک و دُوحِ کلامِ خُدا دِی

مُرشدِ کاملِ ہے اِمَامِ علی شاہِ صورتِ عینِ کمالی

مُرشدِ خاصِ پیرِ سیدِ عبداللہ شاہِ نائبِ سرورِ عالی

مُرشدِ کاملِ ذاتِ مشرفِ و اصلِ ذاتِ خدائی

مُرشدِ کاملِ خاصِ مقربِ حاصلِ ذاتِ اہلی

مُرشدِ کاملِ طائرِ قدسی عنقا مغربِ ذاتی

مُرشدِ کاملِ بازِ ہوائی تے سیرغِ صفائی

مُرشدِ کاملِ شمسِ و جودِی ذاتِ ہوتیتِ وال

مُرشدِ کاملِ قمرِ شہودِی صفتِ انیتِ وال

مُرشدِ کاملِ عارفِ عالمِ علمِ حقیقتِ وال

مُرشدِ کاملِ واقفِ حاکمِ حکمِ شرعیّتِ وال

مُرشدِ کاملِ دُرِّ معانی و حدتِ دے دریاؤں

مُرشدِ کاملِ نُورِ نورانیِ پاکِ عیوبِ خطاؤں

مُرشد کامل ذات میرا واسع ارض سماؤں

مُرشد کامل پاک منسذہ فارغ حرص ہواؤں

مُرشد کامل برزخ جامع عین وجود عدم را

مُرشد کامل ہے خط فاصل بحر حدوث قدم را

مُرشد کامل نسخہ شامل کتب و جوب امکانی

مُرشد کامل پاک مدالہ واد قدرت سبحانی

مُرشد کامل پیر مکمل حق داراہ و کھادے

مُرشد کامل پہن منزل پڑھ قرآن سناوے

مُرشد کامل من عرف را حرف سدا بجاوے

مُرشد کامل بی مع اللہ کل داسیر کرواے

مُرشد کامل سنو کچھ کرنا جو اس دے من بھاوے

مُرشد کامل ڈبے بیڑے پل وٹھ بنے لاوے

مُرشد کامل عاشق تائیس دلیر یار بلاوے

مُرشد کامل طالب نول مطلوب دے کول بہاوے

مُرشد کامل درد منال نول دروں آن چھڑاوے

مُرشد کامل زخم دلال تے مرہم آن لگاوے

مُرشد پیر مغلاں حقیقی تے ساقی میخانہ

مُرشد ذوق شراب پلاوے وحدت، دا پیمانہ

مُرشد ہے ورتاواؤنڈے ربیٰ فیض تاماں

مُرشد کامل توں ہے لائق سب تعظیمِ سلاماں

مُرشد کامل ملے تے ناہیں مشکل ملنا رتبہ دا

پر نہیں باجھوں نیک نصیبیاں مرشد کامل لبھدا

مُرشد کامل پیر سید امام علی شاہ مرد نیارا

دلاں سوئیاں نوں جو اک نظروں زندہ کرے دوبارا

مُرشد کامل پار لنگھایا جو دی لنگھیا بچھڑ کے

ایہہ سمندر عشق حقیقی کوئی نہیں لنگھیا تر کے

مُرشد پیر عبداللہ شاہ جی کامل مرد الہی

مُرشد کامل بخشہ جنہوں قادر کی چشتی شاہی

سنخی ولی پت سنخی ولی دا پوترا سنخی ولی دا

عمر جوانی شان شہانی کرم خدائے جلّیٰ دا

عالیشان ولایت والا تاج سرے تے دھر کے

الْوَالِدُ سِرًّا بِيَدِهِ وَسِيًّا ثَابِتٌ كَرَّكَ

رہبڑیہ

رہبڑیہ راہ ہدایت اندر خواجہ وچہ زمانے

شیر، ہون شیراں دے جائے ساری دُنیا جانے

جس دکی نظر اکیسر مبارک بگڑے کانج سوارے

اُدبول جھک جھک کرن مسلاماں ولی اللہ دے پیارے

جے توں چاہی قُرب ربّانی مل مرشد دیاں تلیاں

اشرف جنہاں کامل پیر نہ لبھا اوہ تین روذیاں کھلیاں،

## آدابِ پیر و مرشد

شیخ العلماء العارفین حضرت صاحبزادہ میاں محمد بشیر قادری عباسی

سجاوہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ غوث العفر حضرت خواجہ محمد عمر قدس اللہ امرارہ

گوجرانوالہ شریف

جس نے دل و شح پالمی اے بس محبت پیر دکی

ہر طرف اوہ دیکھدا اے سوہنا صورت پیر دکی

پیرے قداماں دکی توں جے خاک ہو جاویں کرے

خاک بن اکیسر جاوے نال برکت پیر دکی

جے توں اپنے پیرو کی ہستی سے شرح ہو دیں فنا،

فیر توں ویکھیں گا عظمت تے لطافت پیرو کی

پیرو کی آفت نوں رکھ دن رات اپنے سینے شرح

مصطفیٰ دے درتے پہنچا ہر کی اے آفت پیرو کی

مصطفیٰ دے درتے جو پہنچے اوہ رب نوں ویکھ لے

رب نوں ویکھن واسطے ہو جا امانت پیرو کی

بیعت مرث بیعت ربی تے رسولی ہے ضرور

ہر سماں واسطے واجب ہے بیعت پیرو کی

صادقوں کی معیت مومنوں توں کراختیسا

رب نے دے دتی اے قرآن شرح شہادت پیرو کی

بندے نوں رب نال واصل کرنا کم ہے پیرو دا

وصل جے حاصل ہووے سمجھیں عنایت پیرو کی

ویکھیں جہ توں پیرو توں سمجھیں ویہناں کعبے نوں

نال سچے دل دے کرے توں زیارت پیرو کی

توں جہوں گزریں ارادے تھیں کہاویں گا مرید

حکم ہر من پیرو ہے ایہہ ارادت پیرو کی

جس طرح میت ہووے غسل دے پئی سامنے

اس طرح توں بھی تے ہو جاو چہ حراست پیردی

حکم عدوانی پیر اپنے دی نہ توں ہر گزہ کریں

میتے کجھ چھٹے نہ پتے ایہہ جلالت پیردی

با ادب ہے بانصیب اور بے ادب بے نصیب

دچہ ادب رہے رہے کہی کرتوں اطاعت پیردی

دور ہو وہ ظاہر سی تے باطنی بیماریاں

کر عمل تے سلب منے رکھ توں ہدایت پیردی

نیکاں دی صحبت بنا دیندی لے بریاں نوں وی نیک

نیک بن جاویں گاجے کر لیں توں صحبت پیردی

سُن لے گل منیر سی تے رکھیں ایسا محکم توں بعین

سرور کا لہم جاوے تے نہ چھڑکی عقیدت پیردی

دنیا و چہ تے دین و چہ ایمان و چہ عرفان و چہ

ماہر دے گی اے قادر کی تینوں ضرورت پیردی

نزع و چہ قبر و چہ تے حشر دے میدان و چہ

ہر جگہ ہووے میرے مولا میت پیردی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
**مَجْرِبَتِ نَسَمَةِ عِلَاجِ الْاَعْظَمِ**

اللَّهُ هُوَ۔ سلسلہ قادریہ میں اللہ ہو کا ذکر تصور بلند درجات اور مراتب کے حصول کا انحصار ہے۔ اللہ ہو کا ذکر سانس اندر جائے تو اللہ اور باہر نکلے تو ہو نکلے۔

کلمہ طیبہ : کلمہ شریف کا ذکر ہر نفس کے ساتھ لازمی ہے یا فضل الذکر ہے قلوب کی صفائی و روحانیت میں کمال کے منافع ہے اور گہری ہوئی تقدیر بنا دینے والی چیز ہے۔

سورۃ اخلاص : نماز مغرب کے بعد ایک تسبیح نکالیں۔ زندگی پر امن بسر ہو اور تمام مصائب جاتے ہیں۔ دوزخ کی آگ سے نجات ہو۔

یا حی یا قیوم : اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح نکالیں جس میں پدم کریں وہ شفا پائے۔ زندگی پر امن گزرے اور کوئی غالب نہ آئے۔

درود تاج : درود تاج کے فضائل و خواص احاطہ تحریر میں کس طرح لائے جائیں نعمت غیر مرقبہ ہے اس کا عامل عجیب نظارے کرتا ہے۔

درود اکبر : اس درود شریف کو باقاعدگی سے پڑھنے والا صاحب کمال



بن کر حضور بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار پاتا ہے۔ فکر و غم سے آزادی ملتی ہے۔ رحمتِ حق کا سایہ رہتا ہے۔

دردِ لکھٹی، ایک بار پڑھنے والا لاکھوں ثواب پاتا ہے۔ گیارہ بار روزانہ پڑھنے والا ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔

دعا سیفی :- اللہ پاک کی بارگاہ میں بہترین اور مقبول ترین دعائیں ہیں اصلی نسخہ راقم الحروف سے طلب کریں۔

دعائے گنج العرش یہ دعا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی جس کے عامل کو پانچ اشیاء اول حصول مطالب دینی و دنیوی دوئم آسانی مہمات و حل مشکلات سوم رزق و دفع تنگی چہارم متہوری دشمن اور منجوبی شیطان پنجم محفوظی از جمیع بلیات و آفات۔

# ادھر بھی نگاہِ کرم

## غوثِ الاعظم

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ الاعظم رضی  
 گرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا  
 تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا  
 تمہیں دکھ سنوا اپنے آفت زدوں کا  
 ہو ادھر بھی نگاہِ کرم ساقیا  
 نہیں لاتا خطرے میں شاہوں کا شانا  
 نظر آئے مجھ کو نہ صورتِ الم کی  
 خدا را ذرا ماتھ سینے پہ رکھ دو  
 خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے  
 خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پر  
 فقیروں کے حاجت روا غوثِ الاعظم رضی  
 مدد کے لیے پہنچو سرکارِ غوثِ الاعظم رضی  
 مہم سر ہوئی یک دم غوثِ الاعظم رضی  
 تمہیں درد کی دودوا غوثِ الاعظم رضی  
 ادھر بھی نگاہِ کرم غوثِ الاعظم رضی  
 تیرا بندہ ہے درم غوثِ الاعظم رضی  
 نہ دیکھوں کبھی روئے غوثِ الاعظم رضی  
 ابھی ملتے ہیں غم و الم غوثِ الاعظم رضی  
 کرو ہم پہ فضل و کرم غوثِ الاعظم رضی  
 ہے بس اک تمہارا ہی دم غوثِ الاعظم رضی

دم نزع سرمانے آجاؤ پیارے  
 کوئی دم کے ہیمان ہیں آجاؤ اب تو  
 دم نزع آؤ کہ دم آئے دم میں  
 یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے  
 مری سر بلندی ہیں سے ہے ظاہر  
 لگا لو میرے سر کو قدموں سے اپنے  
 میں ہوں ناتواں سخت کمزور حد کا  
 نہ پلہ ہو ہر لکا ہمارا نہ ہم ہوں  
 کہاں تک ہماری خطائیں گنیں گے  
 تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوث الاعظم  
 سینے میں اٹکا ہے دم غوث الاعظم  
 کر وہم پہ یسین دم غوث الاعظم  
 جہاں چاہو رکھو قدم غوث الاعظم  
 کہ شد زیر پائیت سرم غوث الاعظم  
 تمہیں سر حق کی قسم غوث الاعظم  
 ہیں زوروں والے چڑھے اس دم غوث الاعظم  
 نہ بگڑے ہمارا بھرم غوث الاعظم  
 کریں عفو سب یک قلم غوث الاعظم

یا غوث الاعظم من بے سرو ساماں مددے

قبائے دین مددے کعبہ ایماں مددے

# مَدْحَمَاتُ

## محبوب سبحانی غوث الاعظم جیلانی <sup>رض</sup>

تیری ذات ہے بے شک لاثانی	یا غوث الاعظم جیلانی <sup>رض</sup>
کرد دور یہ میری حیرانی	یا غوث الاعظم جیلانی <sup>رض</sup>
بے تاب ہے دل ناشاد ہے دل	نا کام ہے دل برباد ہے دل
کب تک یہ رہے گی ویرانی	یا غوث الاعظم جیلانی <sup>رض</sup>
گر قابل ہوں تو تیرا ہوں	نا قابل ہوں تو تیرا ہوں
کرینا قبول ثنا خوانی	یا غوث الاعظم جیلانی <sup>رض</sup>
اعظم کو نہیں دولت کی ہوس	عظمت کی ہوس شوکت کی ہوس

مے آپ کے در کی دریا تھی  
یا غوث الاعظم جیلانی <sup>رض</sup>

# شجرہ طریقت دربار عالیہ قادریہ نوشاہیہ

مرتبہ: صاحبزادہ محبوب حسین نوشا ہی سنگھوی شریف

رَبَّنَا حضرت محمد مصطفیٰ کے واسطے

مشکلس آسان کر مشکل کشا کیواسطے

ہم حسن بصری مجدد ہم حبیب عمی فقیر

خواجہ داؤد طائی رہنما کے واسطے

حضرت معروف کرخی سُرّنی سقطنی نامدار

ہم جنید و شیخ شبلی مقتدا کے واسطے

بہر عبدالواحد و ہم بوالقرح طرطوسی!

بوالحسن ہشکاروکی سرربقا کے واسطے

بادشاہ دین و دنیا پیشوائے کمالاں

بوسعید و آفتاب اولیاء کے واسطے

از طفیل پیر پیراں دستگیر نیکیاں

غوث اعظم یادگار مصطفیٰ کیواسطے

باشینِ عوثِ اعظم سید عبدالوہاب

سید صوفی امام الاتقیاء کے واسطے

سید احمد چراغِ خاندانِ بو تراب!

سید مسعودِ حلبی با صفا کے واسطے

حضرت سید علی نام و نشانِ بینجتن!

سید شہ میر فخر اولیاء کے واسطے

نورِ عن شیرِ زرداں راحتِ قلبِ حسن

پیر شمس الدین آلِ ترقی کے واسطے

از طفیلِ حضرتِ معروف نورِ معرفت

شاہ سلیمان سرگردو اولیاء کے واسطے

گنج بخشِ فیضِ عالم دستگیرِ خاص و عام

نوشہ حاجی محمد حق نما کے واسطے

باشم دریا دل و آلِ جانشینِ گنج بخش

حضرت دولا سعید و پارسا کے واسطے

حضرت عبدالرسول و ہم محمد نیک پیر

ہم غلامِ الحسنینِ فخر اولیاء کے واسطے

دبر و دریا دل و چشم و چراغِ گنج بخش!

چنبی وائے چشمہ جو دوسخا کے واسطے

عاشقِ حقِ مردِ کامل پیرِ سلطانِ علمی

ملکِ شاہِ مرکزِ ہمدرد و وفا کے واسطے

مخزنِ جود و سخاوتِ حضرتِ ہادیِ حسین؟

مرشد و مولا آقا و رہنما کے واسطے

رہبرِ راہِ ہدایتِ عاشقِ ربِّ جلیل؟

حضرتِ ایوبِ مردِ پارسا کے واسطے

کر کرمِ محبوبِ پر رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وارثانِ سلسلہ نوشاہیہ کے واسطے

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا لِيَصِفُونَ ۝ شجرہ طریقت پیرانِ قادریہ

## شجرہ مکرم قادریہ

برائے مریدین و احباب سید عالیہ حضورِ اعلیٰ غوثِ دارین مُرشدِ برحق  
 پیرِ حاجی سیدِ امامِ علی شاہ صاحبِ نور اللہ مرقدہ با جازتِ سجادہ نشین جناب  
 مُرشدِ کاملِ برحق تاج الفقراء پیرِ روشن ضمیرِ حاجی حضرت سید عبداللہ شاہ صاحبِ ادام  
 اللہ فیوضہم حُسنی بہدانی دربارِ حُسنی قبضِ رسالِ بھنگالی شریف ڈاکخانہ خاص  
 براستہ سکوہ تحصیل گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی۔

مُرشد میرا ہے ہادی مہدی کارِ ملِ مردِ نیاز  
 عبد اللہ شاہ نامِ مبارک جانے عالم سارا



أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا

## يَا فَتَّاحُ

يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا عَلَى الْبَيْتِ الْكَرِيمِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ

شَفِيعَ الْمُذْبِينَ أَيْسُ الْخَرِيْبِيِّينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ رَاحَةً

الْعَاشِقِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ الْآمِينَ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ

أَجْمَعِينَ ۝

۱: یا الہی بجزمت سیدنا حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ -

۲: یا الہی بجزمت سیدنا حضرت امام حسین شہید کربلا معلی رضی

۳: یا الہی بجزمت سیدنا حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

۴: یا الہی بجزمت سیدنا حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

۵: یا الہی بجزمت سیدنا خواجہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

- ۷ : یا الہی بجزمتِ سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔
- ۸ : یا الہی بجزمتِ سیدنا حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ ۔
- ۹ : یا الہی بجزمتِ سیدنا حضرت امام معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۰ : یا الہی بجزمتِ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۱ : یا الہی بجزمتِ حضرت حذیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۲ : یا الہی بجزمتِ حضرت ابو الحسن سری سقظی رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۳ : یا الہی بجزمتِ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۴ : یا الہی بجزمتِ حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۵ : یا الہی بجزمتِ حضرت عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۶ : یا الہی بجزمتِ حضرت شیخ ابو الفرطوس رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۷ : یا الہی بجزمتِ حضرت ابو الحسن علی ہسکار کا رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۸ : یا الہی بجزمتِ حضرت ابو سعید المبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ ۔
- ۱۹ : یا الہی بجزمتِ قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۔

۲۰ : یا الہی بجزمتِ حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ ۔

۲۱ : یا الہی بجزمتِ حضرت سید بہا الدین رحمۃ اللہ علیہ ۔

- ۲۱: یا اہلی بچرت حضرت شاہ عقیل رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۲: یا اہلی بچرت حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۳: یا اہلی بچرت حضرت شہید رحمن رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۴: یا اہلی بچرت حضرت سید اندلسی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۵: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ کدائی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۶: یا اہلی بچرت حضرت شاہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۷: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ شاد کمال کیتھی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۸: یا اہلی بچرت حضرت شاہ سکندر کیتھی رحمۃ اللہ علیہ
- ۲۹: یا اہلی بچرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۰: یا اہلی بچرت حضرت کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۱: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۲: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ علامہ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۳: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ سید عبدالرشاد رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۴: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۵: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ حافظ احمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۳۶: یا اہلی بچرت حضرت خواجہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ

۳۷: یا الہی بجزمت حضرت خواجہ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ

۳۸: یا الہی بجزمت حضرت خواجہ سلطان گل محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۹: یا الہی بجزمت حضرت خواجہ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ

۴۰: یا الہی بجزمت حضرت خواجہ موحد بن حضرت خواجہ عبدالعزیز

۴۱: یا الہی بجزمت حضرت خواجہ محمد ملوک صاحب کرماتی رحمۃ اللہ علیہ

۴۲: یا الہی بجزمت حضرت خواجہ نظام الحق والدین ولی رومی منگل تھاروی

کشمیری کیانی رحمۃ اللہ علیہ

۴۳: یا الہی بجزمت حضرت ولی دوران خواجہ سید محمد شاہ صاحب گجرات

۴۴: یا الہی بجزمت جناب قبیلہ وکعبہ غوث دارین مرشد کامل پیر حضرت

حاجی شبیر امام علی شاہ صاحب حسینی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۴۵: یا الہی بجزمت فخر الاولین والآخرین سلطان العارفين والعاشقين

شمس السالکین والبخندوبین ولی من اولیاء اللہ تاج الفقراء

صاحب جو دو سخا قطب الارشاد غوث الوقت مرشد کامل مسند آراء

منظر نور خدا پیر روشن ضمیر حاجی شبیر حضرت عبداللہ شاہ حسینی ہمدانی

ادام اللہ فیو منهم ذبا حسینی فیض رسال بھنگالی شریف

۴۶: یا الہی بجزمت پیر طریقت، مادری شکم اولیاء حضرت صاحبزادہ پیر سید

محمد جابر علی شاہ صاحب مدظلہ حسین ہمدانی سجادہ نشین دربار عالیہ

بھنگالی شریف

## مقام حسین علیہ السلام

اے پیچتن پاک والا ایہہ کنبہ حسین دا  
 یارو اس دنیا توں، نرالا اے رتبہ حسین دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسین دا

## کیوں نرالا اے

او صاحبزادہ انہاں دا خیر جنہاں توڑیا اے  
 اے دوہترا انہاں دا جنہاں چن توڑ جوڑیا اے  
 اوہ بنی پاک وانگوں دستے حلیہ حسین دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسین دا  
 اوہ یارو موہنڈیاں تے کھینڈن والا علی دا دلارا  
 ایہہ سجدہ لمبا کران والا اوہ نانے دا پیارا اے

ایہہ دسیا نہیں جاندا مسیتوں رتبہ حسینؑ دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسینؑ دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسینؑ دا  
 اوہ کربلا زمین اتے نعرہ حق دا بولیا اے  
 اوہ دے پدے ظالماں نے سانوں پھڑ پھولیا اے  
 ایپر رب دے دبار ہوسی ایہہ دعویٰ حسینؑ دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسینؑ دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسینؑ دا  
 اوہ وھو کر خون دا ریتاں تے پا مصلے  
 عشق دی نماز ہوندری اشرف تیغاں سیماں تھلے  
 قیامت والے دن ایہہ رتبہ حسینؑ دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسینؑ دا  
 یارو اس دنیا توں نرالا اے رتبہ حسینؑ دا

# اظہارِ شکر

میں ان جملہ احباب کا ہتھ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کو  
پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری امداد فرمائی ہے جن کے اسم گرامی ذیل میں  
درج کرتا ہوں، جو خاص طور پر میرے شکر یہ کے مستحق ہیں۔

۱: حضرت علامہ سید علاؤ الدین صدیقی صاحب نقشبندی مقرر شعلہ بیان  
فخر اہلسنت سجاد نقشبندی آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ نیریاں شریف  
تراڑکھل ضلع پونچھ۔ آزاد کشمیر A.K (پاکستان)

۲۲

۲: حکیم الامت حضرت علامہ مولانا فخر اہلسنت والجماعت الحاج مفتی

احمد یار خان صاحب گجراتی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ خطیب چوک  
(پاکستان گجرات)

۳: جناب صاحب صاحبزادہ مفتی افتخار احمد خان نعیمی اشرف صاحب مظاہر العالی

خطیب اعظم ماہک نعیمی کتب خانہ سرپرست مدرسہ غوثیہ نعیمیہ گجرات  
(پاکستان)

۴: جناب مفتی محمد حسین قادر کی رضوی صاحب، مدظلہ، جناب  
مفتی محمود احمد صاحب مدظلہ،

۵: قاری الحاج عبد الحفیظ صاحب چشتی خطیب العصر مرکزی  
جامع غوثیہ، چشتیہ مسجد موٹر ہاؤس۔ تحصیل و ضلع اسلام آباد  
(فیڈرل ایریا)

۶: حضرت علامہ الحاج مولانا مفتی محمد حسین صاحب چشتی بانی و مہتمم  
سنی حنفی دارالعلوم رجسٹرڈ عباس پور۔ ضلع پونچھ آزاد کشمیر پاکستان

۷: حضرت مفسر قرآن، شیخ الحدیث ابو النصر میر مفتی محمد ریاض الدین  
صاحب قادر کی چشتی، نقشبندی، سہروردی، قطب شاہی اعوان  
بانی و مہتمم مرکزی دارالعلوم جامدہ، غوثیہ، معینیہ، رضویہ ریاض الاسلام  
(رجسٹرڈ) انگلہ صدر (پاکستان)



۱۸ حضرت علامہ محمد فیض احمد صاحب اولیسی رضوی قادری

خطیب اعظم بہاولپور - (پاکستان)

۱۹ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال قریشی صاحب لفظ بندی خطیب

مرکزی جامع مسجد راجگان ممیام شریف تحصیل کہوٹہ۔ ضلع راولپنڈی۔

۱۰ - حضرت علامہ مولانا سیدنا مختار حسین شاہ صاحب تلہ گنگ والے

حال خطیب مرکزی خوشیہ مسجد کلہ سیداں۔

۱۱ - پیر طہقیت پیر محمد اعظم صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ چشتیہ

گرہھی افغاناں شریف ٹیکسلا۔

۱۲ - حضرت پیر محمدی الدین محمد صالح گل سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ مکہ شریف

ضلع اٹک۔



# صَلَاةٌ وَسَلَامٌ

یا رسولؐ سلام علیک	یا نبیؐ سلام علیک
صلوة اللہ علیک	یا حبیبؑ سلام علیک
السلام اے نورِ انور	السلام اے میرے سرور
اے شفیع روزِ محشر	السلام اے رب کے دلبر
یا رسولؐ سلام علیکم	یا نبیؐ سلام علیک
صلوة اللہ علیک	یا حبیبؑ سلام علیک
جلوۂ نورانی دکھایا	عرش پر حق نے بلایا
واہ کیا شان پایا	انبیاء نے سر جھکا یا!
یا رسولؐ سلام علیک	یا نبیؐ سلام علیک
صلوة اللہ علیک	یا حبیبؑ سلام علیک
عرش پر مہمان ہے تو	دو جہاں کی جان ہے تو
بوتا قرآن ہے تو	شہنشاہِ مسلمان ہے تو
یا رسولؐ سلام علیک	یا نبیؐ سلام علیک

یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
نور خدا کا ہے پیارا	ہم کو ہے تیرا سہارا
محشر میں مولا خدا را	پردہ رکھ لینا ہمارا
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
تیرے در پر جو بھی آئے	ہستی اپنی کو مٹ جائے
جھولیاں وہ بھر کے جائے	صاف دل سے جو سنائے
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
آپ اگر در پہ بلا تے	جلوہ نورانی رکھاتے
جا کے درتے پھرنے آتے	در پہ ہنسی یہ گیت گاتے
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک



دست بستہ ہیں کھڑے حاضر غلام  
پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام

اے خدا کے لاڈلے پیارے رسولؐ  
 یہ سلام عاجزانہ ہو قبول  
 یا آہنی از پئے زلفِ رسولؐ  
 یہ سلام عاجزانہ ہو قبول  
 اَلسَّلَامُ اَے سبزگنبد کے مکین  
 اَلسَّلَامُ اَے مَحَبَّةٌ لِلْعَالَمِیْنَ

ہزاروں ہزاروں ہزاروں ہزاروں  
 ہزاروں ہزاروں ہزاروں ہزاروں  
 ہزاروں ہزاروں ہزاروں ہزاروں

# مُنَاجَاةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے بہشتی پیرِ چشتی خواجہ پیراں بے نظیراں پیشوا  
اے جنابِ غوثِ اعظم مینوں تیرا آسرا  
مِ طِبِّیْمِ و من مریضم بے نصیبم لا اقدوا  
اردے گردے علیٰ چوگردے مصطفیٰ  
میری مشکل کو حل کیجئے یا مشکل کشا

اے خواجہ، خضر کہ مہر کی نگاہ اللہ الصمد کے واسطے  
محمد و علی و فاطمہ رضوانہم اجمعین کے واسطے  
آؤ اشرف کی مدد کے واسطے

اگر کسی مریض کی صحت کاملہ کے لیے دعا مانگنی ہے تو اس مریض کا نام لیں  
نوٹ، اول و آخر گیارہ بار درود شریف پھر یہ مناجات پڑھ کر اپنے یا کسی  
کے لیے دعا کریں۔ انشاء اللہ العزیز فیض ہوگا۔

فقط طالب دعا: خلیفہ محمد اشرف قاسمی نقشبندی قادری، الجبشتی کلریا پلہ  
گجرات

ایک ساعت اولیاء کی ہمراہی

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بے ریا سو سال عبادت سے بڑی

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

جو خدا کے پاس چاہے بیٹھنا

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا

اولیاء کے پاس سکھے بیٹھنا

اونشیں در حضور اولیاء

اولیاء اللہ کو وہ طاقت ملی

اولیاء را ہست قدرت از الہ

جس سے نکلے تیر کی ہو واپسی

تیر جستہ باز گرداند تہ را ہ

درود شریف ارات کو بروز سوموار اور جمعرات کو اسو بار پڑھ کر سوتے

تو اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ . صَلَوَةٌ تَنْجِيْنَا بِرَهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَحْوَالِ وَالْاَفَاَتِ

وَتَقْضٰی لَنَا بِرَهَا مِنْ جَمِيعِ الْحَاجَاتِ وَتَطَهَّرْنَا بِرَهَا مِنْ جَمِيعِ

السَّيِّئَاتِ وَتَرَفَعْنَا بِرَهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّمَجَاتِ وَتَبَلِّغْنَا بِرَهَا

اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰی عِبَادِكَ

الصّٰلِحِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُكْرِمَنِيْ بِرُزِيَّتِهِ

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ

مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّیْنَ فِي الْمَنَامِ وَاَنْ تُغْفِرَ لِيْ وَالْوَالِدِيْنَ وَالْاَ

سْتَاذِيْ وَالْجَمِيعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَتُجَبِّرَ اِلَيَّ مِنْ عَذَابِكَ وَتَوْحِيْبَ لِيْ رَفْعَتِكَ

وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِيْنَ

ایں نسب حضرت غوث الثقلین است  
 نقد کمر حیدرو نسل حنین است  
 مادرش حسینی نسب است و پدراؤ  
 ز اولادِ حسن یعنی کریم الا بوس است

پادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است  
 سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است  
 آفتاب ماہتاب و عرش و کرسی لوح و قلم  
 نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

سگِ درگاہِ میاں شو خواہی قرب ربانی  
 کہ بر شیراں شرف وارد سگِ درگاہِ حیلانی

## دُرُودِ صِدْقَةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَمُرْسُولِكَ

وَصَلِّ عَلٰی اُمَّوْمِنِيْنَ وَاُمَّوْمِنَاتِ وَاَلْمُسْلِمِيْنَ



## وَالْمَسَامَاتُ ط

جس کے پاس صدقہ خیرات کے لیے مال نہ ہو اس کو چاہیے کہ یہ  
 دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرے یہ صدقہ خیرات کا نعم البدل ہوگا  
 اور مال میں برکت و زیادتی کا باعث بھی ۛ

## اِرْشَادَاتُ خُوشِ الْاَعْظَمِ

- تم عاجزی اور حسن ادب اختیار کرنے سے معزز بن جاؤ گے۔
- جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے اسے نیچا دکھایا۔
- سچا فتویٰ یہ ہے کہ جس کام کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس کو کرو اور جس سے منع کیا ہے اس کو چھوڑ دو۔
- مُرُوہ دراصل وہ ہے جس نے غافل اور نافرمان بن کر اللہ تعالیٰ سے  
 منہ موڑ لیا۔

- تقدیر کو اپنے نفس کی ضد قرار دے کر نیک عمل مت چھوڑو۔
- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن اور فرماں بردار بندے

- کو جو حلال کمائی کھاتا ہے۔ محبوب بنا لیتا ہے۔
- دُنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا۔
- قرآنِ کریم پر ایمان لاؤ۔ اس پر عمل کرو۔ اور اپنے اعمال پیدا کرو۔
- اے کم عقل ہمسایہ غریب ہے۔ اور تیرے متعلقین حاجت مند ہیں سچھ کو تجارت میں ہر روز نفع ہوتا ہے۔ اور تیرے پاس ضرورت سے زیادہ دولت موجود ہے اس کے باوجود غریبوں کی مدد نہ کرنا کس قدر افسوسناک ہے۔

- جب تم اس شخص کی صحبت اختیار کرو گے جو تقویٰ اور علم میں تم سے افضل ہے تو اس کی نصیحت تمہارے لیے باعثِ برکت میں بڑا ہے مگر اس کے پاس تقویٰ ہے نہ علم تو اس کی صحبت تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

- یہ دنیا ایک سمندر اور ایمان اس کی کشتی ہے۔
- جاہل دُنیا میں خوش رہتا ہے اور عالم غمگین۔
- نادان تقدیر سے لڑتا جھگڑتا ہے اور دانا تقدیر سے موافقت کرتا ہے۔
- جس شخصیت نے شریعت پر عمل نہ کیا وہ دنیا کے سمندر میں ڈوب گیا۔
- اسلام کلمہ توحید کے اقرار کا نام ہے۔ اور ایمان کلمہ توحید کی مضبوطی کا

سر بلا کو جناب حضرت علی و حسن و حسینؑ نو مانی فاطمہؑ کو بارہاں امامؑ چودہ  
 معصوم۔ حضرت عذرت الاعظم پیراں پیر۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ حضرت خواجہ  
 ابوالحسن خرقانیؒ سلطان العارفین سخی سلطان بایزیدؒ حضرت داتا گنج بخشؒ پیرا شاہ غازی  
 دمٹریاں والی سرکاد۔ حضرت خواجہ احمد میرونیؒ حضرت خواجہ محمد نقشبند۔ حضرت خواجہ  
 معین الدین چشتی اجمیریؒ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ حضرت پیر غلام محی الدین بابو  
 جیؒ حضرت پیر محمد قاسم موہڑویؒ حضرت میاں فضل الدین چشتی کلیامیؒ حضرت معظم شاہ  
 جلیاریؒ حضرت برنی امام شاہ عبداللطیفؒ نور پور شاہاں کے والدین نوروی  
 باغ والے حضرت پیر سید عبداللہ شاہ بھنگالی شریف والے۔ حضرت امام غازی فونان  
 شریف بالکھو والے حضرت بابا شاہ شریؒ حضرت سر شاہ مست ملاں والے۔  
 حافظ جی صاحبؒ بابا بالعل شاہ قلندہ سورا سہی شریف۔ سائیں اسماعیلؒ کو ری  
 شہر والے۔ بی بی مائی آزاد۔ چن پیر بادشاہ پند وریاں شریف رحمۃ اللہ علیہ  
 جمیع اولیاء کرامؒ کی ارواح پاک کو ثواب پہنچا اور خاص کر اس مرحوم جو بھی ہو  
 کی روح کو ثواب بخشیں۔ آمین

یا الہی جمیع مومنات و مومنین و مسلمات و کلمہ طیب پڑھنے

والوں کو ایصال ثواب پہنچا دے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم برہمتک یا

آمین ثم آمین

الرحم الرحیمین ہ

نام ہے۔

• استغفار کو اپنی زبان کی عادت گناہوں کے اقرار کو اپنے دل کو عادت اور سکون کو اپنے باطن کی عادت بناؤ۔

• خواہشات نفس کے مطابق زیادہ کھانا دل کو سخت بنا دیتا ہے۔ باطن کو قید کر لیتا ہے۔ ذکاوت کو زائل کر دیتا ہے۔ نیند اور غفلت کو بڑھا دیتا ہے۔ حرص کو قوتی اور آرزوؤں کو دراز کر دیتا ہے۔ اسے اپنے انجام سے بے خبر اور اپنے نفع اور نقصان سے ناواقف ہے اگر تو سمجھتا نہیں تو اب سمجھ لے موت کو یاد رکھنا ہر خوبی اور سلامتی کی گنجما ہے۔

• مکان بنانے میں تو عمر ختم کر رہا ہے۔ اس میں بسیں گے دوسرے حساب دے گا تو۔

• تیرا گل تیرے عقائد کی دلیل سے اور تیرا ظاہر تیرے باطن کی علامت ہے

• زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی یافت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی ہے۔ ہماری عبادت جینا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

• بزرگوں کی اس دعوت و تذکیر میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی کہ خلق خدا ان کے گرد جمع ہو گئی۔ حتیٰ کہ سلاطین زمانہ تک نے بزرگوں

کی بیعت کی اور ان کی دعوت الی حق کو قبول کیا۔ سیرگانِ دین نے  
 دنیا کے تمام علائق کو ایمان و محبت کے رشتوں پر قربان کر دیا تھا۔ انہوں  
 نے سچائی اور حق پرستی کی راہ اختیار کی اور دنیا کو اسی راہ پر چلنے کا  
 سارے عمر درس دیتے رہے۔

یا شیخ سید عبد القادر جیلانیؒ

**وَظیفۃ**

از غم میرا آزاد کن درد و جہاں دلشاد کن  
 غوثِ زمان یاد کن امداد کن امدادِ کُرض



# رَبَائِعِي

الف۔ ابا بیزید بسطام دے شہ سجانی کا اعظم نشانی کہیا  
 انا سخن منصور حلاج میاں سر سولی تے رکھ اعلانی کہیا!  
 کل اولیادے کندھے قدم میرا دیکھ پیر پیراں گیلانی کہیا  
 مردہ ہو یا زندہ جدوں تم باذنی عاشق پیر شمس مدنی کہیا

## ب

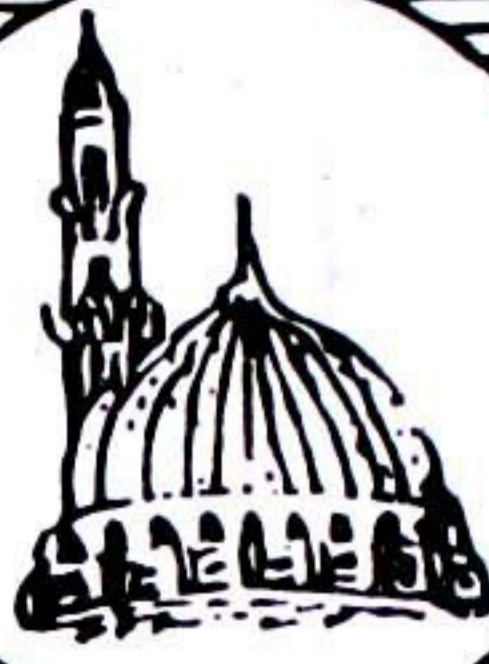
بغداد شہر دی کوئی نشانی اچیاں لیاں چیراں ہو  
 تن من میرا پُرزے پُرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہو  
 انہاں لیراں دی گل کفتی پاکے زلساں سنگ فقیراں ہو  
 بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں کرساں میراں میراں ہو



## آخرت کی تیاری کیلئے

## مناسب سامان سفر

بھائیو! خدا تمہیں اجر دے، وسائل سفر،  
 آخرت کو تیار کر لو کہ ندائے کفر (یعنی جنازے کی  
 آواز بلند ہونے والی ہے۔ دنیا میں ہتے کی مدت کم سمجھو  
 اور خدا کی طرف) جانے کے لئے مناسب سامان (طاعت  
 و بندگی) ہتیا کر لو کیونکہ قبر تمہارے سامنے ہے جس کی  
 گھاٹیاں دشوار گزار اور ہولناک اور منزلیں خوفناک  
 ہیں ان میں وارد ہونے اور قیام کرتے سے کوئی راہ قرار  
 اختیار نہیں کر سکتا۔ جان لو کہ موت کا گوشہ مہتاری  
 طرف گھور رہا ہے گویا تم اس کے پنجہ میں گرفتار ہو، اور  
 سخت مصیبتیں اچانک تم پر آ رہی ہیں۔ پس دنیا کی حرص  
 کم کر کے گوشہ پرستگاری کو تیار کر لو تاکہ آخرت کی پریشانیوں  
 سے بچ سکو۔



واللہ اعلم بالصواب  
 حضرت اقدس شاہ احمد رضا خان بریلوی قادری دارالافتاء  
 دارالافتاء دارالمدینات

# مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

- صلی اللہ علیہ وسلم
- شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
  - ہم غریبوں کے آفتاب پہ بے حد درود
  - اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
  - جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
  - وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں
  - اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
  - اُس کفِ پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام
  - جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
  - اس دلِ افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
  - ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
  - شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام



# ہمارے لاجواب کتب

آج ہی خرید کر پڑھیے

ختم شریف غوثیہ	تذکرۃ الاصفیاء
گیارہویں شریف	تذکرۃ الانبیاء
سوانح حیات	کربلا کا منظر
اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی	وظائف اولیاء
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	عملیات اولیاء
عملیات اشرف	کرشمہ عملیات
گلشنِ نعت	ذکر حبیب
کرامات اولیاء	قصص الاولیاء
آخرت کا منظر	دوزخ کا منظر

منگوانے کا پتہ

المپک پلازہ الکریم مارکیٹ  
اردو بازار لاہور

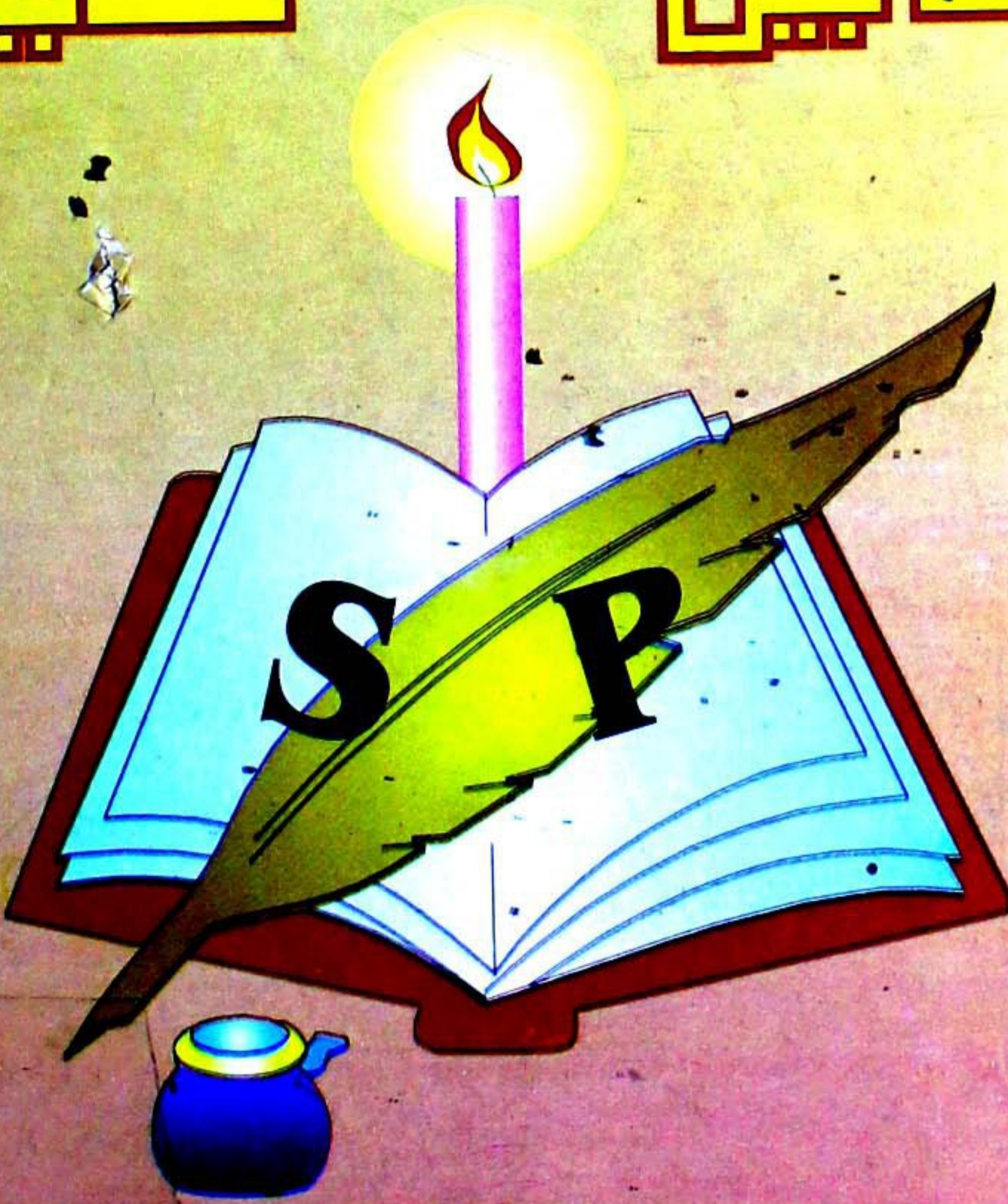
## جمع بک اینڈ پبلسٹی



SHAHBAZ PUBLISHERS LAHORE

مہمیری  
کتا بیس

ہجاری  
کتا بیس



توحید پارک امامیہ کالونی  
شاہدرہ لاہور

شہباز پبلشرز \*